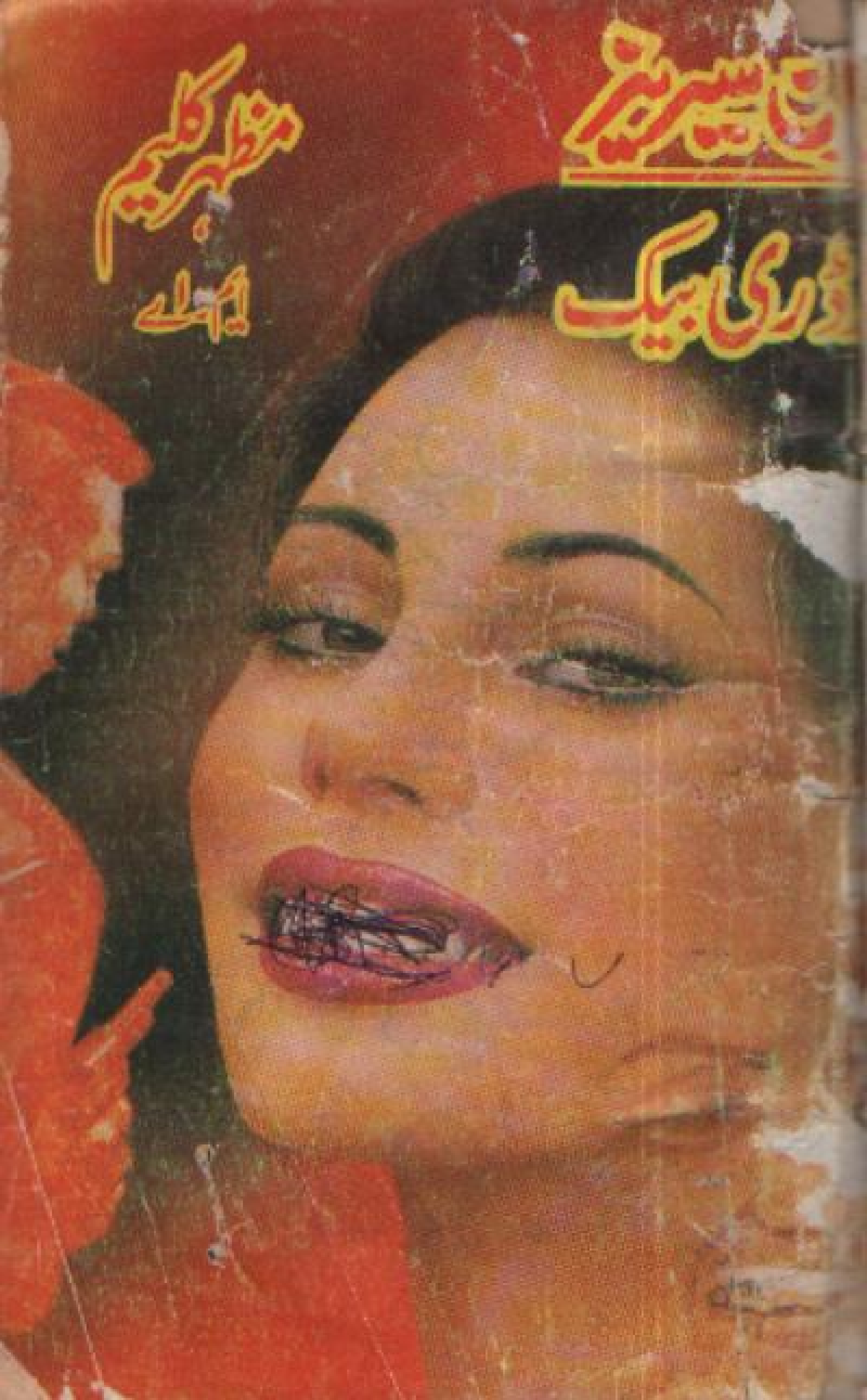
ن سیریز
ڈری بیگ
مظہر کلیم
ایم اے

محفوظ

اس ناول کے تمام نام' مقام' کردار' واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی جس کے لئے پبلشرز' مصنف' پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- اشرف قریشی

-------- یوسف قریشی

تزئین ------ محمد بلال قریشی

طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ----- -/90 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "ہارڈری بیک" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اکثر قارئین کو شکایت رہتی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی مشن تو مکمل کر لیتے ہیں اور اس کی تفصیل پڑھنے کو مل جاتی ہے لیکن مشن کے اختتام کے ساتھ ہی ناول بھی ختم ہو جاتا ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی واپسی کے بارے میں کچھ نہیں لکھا جاتا۔ موجودہ ناول اس شکایت کے جواب کے طور پر سامنے آیا ہے۔ اصل میں عام طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کی مشن کے اختتام کے بعد واپسی میں چونکہ کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی اس لئے اس کی تفصیل نہیں لکھی جاتی لیکن اس بار عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اپنا مشن تو آسانی سے مکمل کر لیا لیکن ان کی واپسی کو اس حد تک ناممکن بنا دیا گیا کہ اصل مشن سے زیادہ خوفناک جدوجہد عمران اور اس کے ساتھیوں کو واپس پاکیشیا پہنچنے کے لئے کرنا پڑی۔ ایسی جدوجہد کہ ہر لمحہ انہیں اپنی زندگی کا آخری لمحہ محسوس ہونے لگا تھا۔ اس لحاظ سے یہ ناول تمام ناولوں سے واقعی منفرد اور اچھوتے موضوع کا حامل ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا اور آپ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کریں گے لیکن ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ

کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

کوٹ ادو سے محمد عامر قریشی لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ آپ نے "پارٹن" اور "راڈکس" جیسے ناول لکھ کر واقعی قلم کا حق ادا کر دیا ہے البتہ ایک سوال آپ سے ہے کہ کیا سپرنٹنڈنٹ فیاض جان بوجھ کر عمران کے ہاتھوں احمق بنتا رہتا ہے۔ کیا اسے واقعی یہ معلوم نہیں ہوتا کہ عمران اسے چکر دے کر اس سے بھاری رقمیں وصول کر لیتا ہے۔ امید ہے آپ ضرور میرے اس سوال کا جواب دیں گے"۔

محترم محمد عامر قریشی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی دلچسپ سوال پوچھا ہے لیکن کیا آپ کو واقعی اب تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ سوپر فیاض کس مزاج اور طبیعت کا آدمی ہے۔ کیا وہ عمران کو ویسے ہی بھاری رقمیں دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اگر آپ غور کریں تو آپ کو اپنے سوال کا جواب خود ہی مل سکتا تھا کہ سوپر فیاض تو رقم دینے پر کسی طرح بھی آمادہ نہیں ہوتا البتہ صرف اس وقت وہ مجبور ہو جاتا ہے جب اس کی کوئی غرض پھنس جاتی ہے۔ معلوم اسے بھی ہوتا ہے کہ اسے چکر دیا جا رہا ہے لیکن چونکہ وہ اپنی غرض کی وجہ سے مجبور ہوتا ہے اس لئے اسے رقم دینا پڑتی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی ناظم آباد سے محمد آصف لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا نیا قاری ہوں لیکن مجھے آپ سے انتہائی سخت شکایت ہے کہ آپ عمران اور جولیا کے درمیان ایسی جذباتی اور کھلم کھلا گفتگو لکھتے ہیں جو ہوتی تو اشاروں میں ہے لیکن کھلم کھلا فحاشی کے زمرے میں آتی ہے۔ حالانکہ عمران جولیا کے لئے نامحرم ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم آصف صاحب۔ آپ نے اپنے آٹھ صفحات پر پھیلے ہوئے طویل خط میں جو کچھ لکھا ہے میں نے اس کا بنیادی نکتہ لکھ دیا ہے کیونکہ چند باتوں کے صفحات میں واقعی چند باتوں کی ہی گنجائش ہوتی ہے۔ عمران اور جولیا کے درمیان جو گفتگو ہوتی رہتی ہے اسے آپ نے کھلم کھلا فحاشی کا نام دے کر واقعی زیادتی کی ہے۔ فحاشی اس تحریر میں ہوتی ہے جسے پڑھ کر انسان کے سفلی جذبات کو تحریک ملے اور سفلی خیالات اور جذبات قوت پکڑیں۔ اس لئے مجھے امید ہے آپ ایک بار پھر اپنی بات پر غور کریں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

چک نمبر 124/RB پڑوپیاں ضلع فیصل آباد سے حافظ محمد فراز احمد لکھتے ہیں۔ "آپ کے تمام ناول مجھے پسند ہیں۔ خاص طور پر اس لئے کہ آپ اپنے ناولوں میں عورتوں کو جو عزت اور احترام دیتے ہیں اور جس طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کے اعلیٰ کردار کو پیش کرتے ہیں اس کے اثرات یقیناً آپ کے قارئین پر بھی پڑتے ہیں اور میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے قارئین بھی عورت کی عزت اور احترام کرنا سیکھ گئے ہیں البتہ ایک بات کا جواب آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے ناولوں میں حتی الوسع لفظ "عورت" کا استعمال کرنے

تے ہیں اور اس کی جگہ "خاتون" کا لفظ زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم حافظ محمد فراز احمد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ہمارا دین ہمیں یہی سکھاتا ہے کہ ہم عورتوں کی عزت اور احترام کرنا سیکھیں۔ پاکیزگی کو نصف ایمان کہا گیا ہے اور پاکیزگی صرف جسمانی ہی نہیں ہوتی اس میں خیالات، کردار، نظروں اور ذہنوں کی پاکیزگی بھی شامل ہے۔ جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے تو آپ نے بڑا دلچسپ سوال پوچھا ہے۔ دراصل مجھے لفظ عورت کچھ عریاں عریاں سا لگتا ہے۔ شاید اس لئے بھی کہ عورت اور عریانی ملتے جلتے لفظ ہیں ویسے عورت عربی زبان کا لفظ ہے جس کا لغوی معنی وہ چیز جس کے ننگا ہونے سے شرم آئے۔ اس لئے ناف سے ٹخنے تک جسم کو بھی اصطلاحی طور پر عورت کہا جاتا ہے۔ اس طرح عربی زبان کا لفظ عور ہے جس سے لفظ عورت بنا ہے۔ عور کا معنی عریاں اور ننگا ہوتا ہے جبکہ خاتون ایسا لفظ ہے جو ویسے ہی باپردہ سا لگتا ہے۔ ویسے خاتون ترکی زبان کا لفظ ہے اور اس سے عورت کی عزت و احترام جھلکتا ہے۔ اس لئے کعبہ کو خاتون عرب بھی کہا جاتا ہے کیونکہ کعبہ پر غلاف ہر وقت موجود رہتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ٹیکسلا سے اعجاز احمد شیخ لکھتے ہیں۔ "آپ کو اچھا رائٹر ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ کے ناول جہاں ہمیں فریشنس دیتے ہیں وہاں ساتھ ساتھ معلومات اور ذہنی و روحانی پختگی کا باعث بھی بنتے ہیں۔ بالخصوص روحانیت پر لکھے گئے ناول بے حد پسند آتے ہیں اور آپ نے نیا ناول "سینڈی زوم" لکھ کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ دین اسلام صرف کتابوں میں یا صرف عبادات کا ہی نام نہیں ہے بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ ایک مکمل نظام جس کا معاشی نظام پوری دنیا کے لئے خیر و برکت کا موجب ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی ایسے ہی موضوعات پر قلم اٹھاتے رہیں گے"۔

محترم اعجاز احمد شیخ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ دین اسلام واقعی مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسی لئے تو غیر مسلم قوتیں اس کی عملی جہت کے نفاذ کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کرتی رہتی ہیں۔ کیونکہ انہیں بھی معلوم ہے کہ اسلام کا معاشی نظام اگر عملی طور پر نافذ ہو گیا تو پھر اس کی خیر و برکت کھل کر سب کے سامنے آجائے گی اور اس کے مقابلے پر انسانوں کے وضع کردہ نظام حرف غلط کی طرح مٹ کر رہ جائیں گے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے عارفہ رباب لکھتی ہیں۔ "مجھے آپ کی عمران سیریز جنون کی حد تک پسند ہے۔ آپ کا ہر ناول میرے لئے نمبرون کی حیثیت رکھتا ہے البتہ جب آپ کسی بھی سچوئیشن میں کرنل فریدی یا میجر پرمود کو عمران سے برتر دکھاتے ہیں تو ہمیں آپ پر بے حد غصہ آتا ہے۔ مثلاً

سٹارگ" میں عمران کو مشین چلانا نہیں آتی جبکہ کرنل فریدی نے اسے آسانی سے آپریٹ کر لیا۔ ہمیں اس بات پر واقعی بے حد غصہ آیا کہ کرنل فریدی کو عمران سے برتر کیوں دکھایا گیا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ ان باتوں کا خیال رکھا کریں گے"۔

محترمہ عارفہ رباب صاحبہ۔ خط لکھنے اور جنون کی حد تک عمران سیریز پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کا خط طویل ہونے کے باوجود خاصا دلچسپ تھا۔ آپ نے جس خلوص سے خط لکھا ہے اس کے لئے میں آپ کا مشکور ہوں۔ جہاں تک عمران اور کرنل فریدی کے کرداروں کا تعلق ہے تو عمران کے لئے پسندیدگی کا یہ مطلب نہیں ہونا چاہئے کہ آپ دوسرے کرداروں کو یکسر نظرانداز کر دیں۔ ویسے بھی عمران کرنل فریدی کو مرشد کہتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

اب اجازت دیجئے

والسّلام

مظہر کلیم ایم اے

درد کی ایک تیز لہر عمران کے جسم میں دوڑتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی روشنی میں تبدیل ہو گئی تھی پھر جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے بے اختیار اپنے جسم کو سمیٹنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں موجود تھا۔ اس کے دونوں بازو اوپر کر کے دیوار کے ساتھ لوہے کے کنڈوں میں جکڑ دیئے گئے تھے۔ البتہ اس کے پیر اور پنڈلیاں آزاد تھیں جبکہ خاص بات یہ تھی کہ گردن سے لے کر پیروں تک دیوار میں لوہے کے مضبوط راڈز اس انداز میں لگائے گئے تھے کہ راڈز اس کے جسم کے گرد گھوم کر دوسری طرف دیوار میں نصب نظر آ رہے تھے۔ یہ بالکل ویسے ہی راڈز تھے جیسے راڈز والی کرسیوں میں ہوتے ہیں لیکن یہ راڈز دیوار میں باقاعدہ نصب کئے گئے تھے۔ اس طرح صرف اس کا سر ان راڈز سے

باہر تھا جبکہ باقی پورا جسم سوائے اوپر کو اٹھے ہوئے بازوؤں کے راڈز میں جکڑا ہوا تھا۔ عمران نے تیزی سے گردن گھمائی تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گئی۔ اس کے سارے ساتھی بھی اسی طرح دیوار میں جکڑے ہوئے کھڑے تھے اور وہ سب ہوش میں آنے کے پراسیس سے گزر رہے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ شاگل اور ریکھا دونوں کا اکٹھا ہونا ہماری زندگی کے لئے فائدہ مند ثابت ہوا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر ان میں سے ایک ہوتا تو پھر انہیں نہ اس طرح بے ہوش کیا جاتا اور نہ ہی ہوش میں لایا جاتا۔ وہ یقیناً وہیں صحرا میں ہی انہیں گولیاں مار کر ختم کر دیتے لیکن چونکہ انہیں معلوم تھا کہ اگر ان میں سے کسی ایک نے ایسا کیا تو دوسرا اس کی شکایت کر دے گا اور پھر وہ قانون کی گرفت میں آجائے گا اس لئے دونوں ہی اس حرکت سے باز رہے تھے۔ اسی لمحے اس کے ساتھ کھڑے تنویر کی آواز سنائی دی اور پھر آہستہ آہستہ اس کے سارے ساتھی بھی ہوش میں آگئے۔ عبدالجبار بھی ان کے ساتھ ہی تھا۔

"یہ سب کیا ہے"...... سب نے ہی ہوش میں آتے ہی ایک جیسا سوال کیا۔

"ہمیں قانونی طور پر ہلاک کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تم نے پوری سیکرٹ سروس کی توہین کرا دی ہے نانسنس۔

اس طرح مارے جانے سے بہتر تھا ہم وہاں لڑتے ہوئے مارے جاتے"...... یکلخت تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"موت زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور صرف اسے ہی معلوم ہے کہ کس نے کس وقت مرنا ہے لیکن اس نے خودکشی کرنے سے بھی منع کر دیا ہے اس لئے زندگی بچانے کا حیلہ کرنا بھی ہم پر فرض ہے۔ وہاں جو صورت حال تھی ہم کسی صورت بھی کتوں سے نہیں بچ سکتے تھے اور پھر مسلح فوجی اور اوپر گن شپ ہیلی کاپٹر۔ تم خود بتاؤ کہ کیا نتیجہ نکلتا"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے لیکن اب کیا ہو گا"...... تنویر نے اس بار دھیمے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ مجھے تو یقین تھا کہ یہ لوگ وہیں صحرا میں ہی ہم پر فائر کھول دیں گے لیکن ایسا وہاں نہیں ہوا اور پھر یہاں بھی انہوں نے باقاعدہ ہمیں ہوش دلایا ہے۔ اس کی کیا وجہ۔ ورنہ ریکھا اور شاگل دونوں ہی ہمارے خون کے پیاسے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اگر وہاں اکیلا شاگل ہوتا یا اکیلی ریکھا ہوتی تو پھر یقیناً ایسا ہی ہوتا جیسے تم نے سوچا ہے اور پھر ہم سرنڈر بھی نہ کرتے لیکن دونوں کی موجودگی کی وجہ سے وہ دونوں ہی غیر قانونی کام سے باز رہے ہیں اور اب ہمیں ہوش میں اس لئے لایا جا رہا ہے کہ ہمیں قانونی طور پر

ہلاک کیا جائے۔ یہاں ہمارا کورٹ مارشل ہوگا اور پھر ہم پر فائر کھول دیا جائے گا اور اس طرح یہ قانونی موت کہلائے گی"....... عمران نے جواب دیا۔

"اب یہاں سے نکلنے کی کیا صورت ہوگی"....... اسی لمحے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"میں نے چیک کیا ہے۔ کڑوں کے بٹن پریسڈ ہی نہیں ہوتے۔ شاید ان کے سرے ٹھونک کر پھیلا دیئے گئے ہیں"....... صالحہ نے کہا۔

"جولیا اور صالحہ تم دونوں کڑوں سے ہاتھ نکالنے کی کوشش کرو۔ مجھے یقین ہے کہ تم ایسا کر لینے میں کامیاب رہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن یہ راڈز بھی تو اتنے مضبوط ہیں کہ انہیں توڑا بھی نہیں جا سکتا اور پھر پیروں تک ہیں اس لئے نیچے بیٹھا بھی نہیں جا سکتا"۔ جولیا نے کہا۔

"ان کی فکر مت کرو۔ یہ تو ان کی حماقت کا شاہکار ہیں۔ تم اپنے ہاتھ کڑوں سے نکال کر دونوں ہاتھ اوپر والے راڈز پر رکھ کر جسم کو اوپر اٹھاؤ اور جس طرح الٹی قلابازی کھائی جاتی ہے اس طرح اوپر اٹھتے چلے جاؤ۔ یقیناً چند لمحوں بعد تم قلابازی کھا کر سامنے فرش پر کھڑی نظر آنے لگو گی"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ جولیا یا صالحہ کچھ کرتیں اچانک ہال کمرے کا دروازہ کھلا

اور تین فوجی جن میں سے ایک جنرل اور دو کرنل تھے، اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے چار فوجی تھے جن میں سے تین فوجیوں نے پلاسٹک کی کرسیاں اٹھائی ہوئی تھیں۔ انہوں نے تینوں کرسیاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے رکھیں اور پھر سائیڈ پر ہٹ کر کھڑے ہو گئے جبکہ چوتھا فوجی پہلے ہی ایک سائیڈ پر کھڑا تھا۔ چاروں نے مشین گنیں کاندھوں سے اتار کر ہاتھوں میں پکڑ لی تھیں جبکہ تینوں فوجی ان کرسیوں پر اکڑے ہوئے انداز میں بیٹھ گئے تھے۔ ایک کرنل کے ہاتھ میں فائل تھی اور عمران سمجھ گیا کہ کورٹ مارشل کی رسمی کارروائی شروع ہونے والی ہے۔

"میرا نام جنرل کھنہ ہے اور میں اس کورٹ کا سربراہ ہوں جبکہ میرے ساتھ کرنل ونود اور کرنل گپتا ہیں اور یہ اس کورٹ کے ممبران ہیں اور حکومت کافرستان کے خصوصی احکام پر تمہارے خلاف کورٹ مارشل کی کارروائی کی جا رہی ہے۔ اگر عدالت نے تمہیں مجرم قرار دیا اور سزا دی تو یہ چاروں مسلح فوجی فائرنگ اسکوارڈ کے ارکان ہونے کے بنا پر اس سزا پر عملدرآمد کریں گے"۔ جنرل کھنہ نے بڑے سپاٹ اور سرد لہجے میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"جنرل کھنہ۔ اس کارروائی کو کیا صدر اور پرائم منسٹر، کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل اور پاور ایجنسی کی چیف مادام ریکھا بھی مانیٹر کریں گی یا نہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ سب فوجی کارروائی ہے اس لئے ان کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کرنل ونود ملزموں کو ان کے جرائم کے بارے میں بتاؤ"...... جنرل کھنہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی کرنل ونود نے فائل کھولی اور اس طرح پڑھنا شروع کر دیا جیسے بچے استاد کو سبق سناتے ہیں۔ سب سے بڑا جرم سیکر صحرا میں کافرستان کی لیبارٹری کی تباہی کا ہی تھا۔

"کیا تم اپنے جرم کا اقرار کرتے ہو"...... جنرل کھنہ نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے واقعی یہ لیبارٹری تباہ کی ہے اور پاکیشیائی غدار سائنس دان ڈاکٹر کو بھی ہلاک کیا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چونکہ تم نے جرم کا اقرار کیا ہے اس لئے اب مزید کارروائی کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ تمہیں اس جرم میں موت کی سزا دی جاتی ہے اور فائرنگ اسکوارڈ کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ فوری طور پر عدالت کی دی ہوئی سزا پر عمل درآمد کرے"...... جنرل کھنہ نے سپاٹ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی دونوں کرنل بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کیا تم اپنا فیصلہ تحریر نہیں کرو گے تاکہ تم بین الاقوامی طور پر ثابت کر سکو کہ تم نے واقعی عدالتی کارروائی کی ہے۔ ویسے میں رضاکارانہ طور پر آفر کرتا ہوں کہ اگر تم فیصلہ تحریر کرو تو میں اور میرے ساتھی اس کی باقاعدہ تصدیق کرتے ہوئے اور اپنے جرم کا

اقرار کرتے ہوئے اپنے دستخط کر دیں گے"...... عمران نے کہا تو جنرل کھنہ چونک پڑا۔

"لیکن تم کیوں ایسا کرنا چاہتے ہو"...... جنرل کھنہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ دنیا کو معلوم ہو سکے کہ ہمیں باقاعدہ عدالت کی سزا کے سلسلے میں موت کے گھاٹ اتارا گیا ہے۔ ہم کافرستان کے کسی ایجنٹ کی گولی سے نہیں مرے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو یہ پاکیشیا کی شکست سمجھی جاتی جبکہ عدالتیں تو سزا دیتی ہی رہتی ہیں۔ اس میں شکست کا کوئی مسئلہ نہیں ہو گا"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری خواہش پوری کی جا سکتی ہے۔ سنو۔ تم لوگ یہاں چوکنا رہو گے۔ ہم ساتھ والے کمرے میں بیٹھ کر فیصلہ تحریر کرتے ہیں۔ اس کے بعد سزا پر عمل درآمد ہو گا لیکن اگر اس دوران یہ کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کریں تو پھر تمہیں اجازت ہو گی کہ تم عدالت کی دی ہوئی سزا پر عمل درآمد کر گزرو"۔ جنرل کھنہ نے مسلح فوجیوں سے کہا۔

"یس سر"...... چاروں فوجیوں نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر جنرل کھنہ اور دونوں کرنل تیز تیز قدم اٹھاتے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران کے ساتھیوں کے چہرے ستے ہوئے تھے۔ انہیں سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اب وہ کیسے اس سچوئیشن سے نکلیں گے

کیونکہ دیوار میں نصب راڈز گردن سے لے کر پیروں تک تھے اس لئے اگر وہ ہاتھ کڑوں سے نکال بھی لیتے تب بھی ان کا ان راڈز سے نکلنا بے حد مشکل تھا اور اب تو اس بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا کیونکہ سامنے چار مسلح فوجی کھڑے تھے اور وہ پلک جھپکنے میں ان پر فائر کھول سکتے تھے۔ لیکن عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑا تھا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے اسے اپنی موت کی ذرہ برابر بھی فکر نہ ہو۔

"عمران صاحب۔ آپ نے کیا سوچا ہے"...... اچانک صفدر نے فرانسیسی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سب کام میں نے ہی سوچنے ہیں۔ کچھ تم بھی سوچ لیا کرو"۔ عمران نے بھی فرانسیسی زبان میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہاری وجہ سے سیکرٹ سروس ہلاک ہو رہی ہے۔ صرف تمہاری وجہ سے"...... تنویر نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن زبان بہرحال اس نے بھی فرانسیسی ہی استعمال کی تھی۔

"گھبراؤ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اگر ہماری زندگی منظور ہے تو ہمیں کچھ نہیں ہو گا۔ ویسے آثار بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ہماری زندگی ہی منظور ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن کس طرح۔ کیا سوچا ہے تم نے"...... جولیا نے کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو بہرحال سوچنا ہی پڑے گا۔ فی الحال میں نے یہی سوچا ہے کہ کچھ وقت مل جائے ورنہ اب تک یہ لوگ فائرنگ مکمل

کر چکے ہوتے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور جنرل کھنہ اور دونوں کرنل اندر داخل ہوئے۔

"فیصلہ تحریر کر دیا گیا ہے اور اس پر ہم نے دستخط کر دیئے ہیں"۔ جنرل کھنہ نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک کاغذ عمران اور اس کے ساتھیوں کو دکھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لاؤ اس پر میں بھی اقرار جرم کر کے دستخط کر دوں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن تمہارے ہاتھ تو جکڑے ہوئے ہیں"...... جنرل کھنہ نے اس طرح چونک کر کہا جیسے اسے پہلی بار اس بات کا خیال آیا ہو۔

"کیا فرق پڑتا ہے۔ میرا ایک ہاتھ کھول دو۔ دوسرا ہاتھ بندھا ہے اور ویسے بھی گردن سے لے کر پیروں تک راڈز موجود ہیں۔ ہم کیا کر سکتے ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ کورٹ مارشل کی کارروائی کی ساکھ کو پوری دنیا تسلیم کرے"...... عمران نے بڑے لاپرواہ سے لہجے میں کہا۔

"اس کا ہاتھ کھولو کرنل ونود اور دستخط کراؤ"...... جنرل کھنہ نے کہا۔

"جناب۔ ہمیں خصوصی طور پر حکم دیا گیا ہے کہ انہیں آزاد نہیں کرنا اور کارروائی جلد سے جلد مکمل کرنی ہے"...... کرنل ونود نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کرنل ونود۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ چند منٹ گزر جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اگر ان کا اقرار جرم تحریر ہو جائے تو اس کارروائی کی کریڈیبیلٹی پوری دنیا میں تسلیم کر لی جائے گی۔ ویسے بھی ایک ہاتھ کے آزاد ہو جانے سے یہ کیا کر لیں گے"...... جنرل کھنہ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... کرنل ونود نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا اور عمران کی سائیڈ پر آ کر اس نے ہاتھ اٹھائے اور دونوں ہاتھ کڑوں پر رکھ کر اس نے انہیں مخصوص انداز میں حرکت دی تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی کڑا کھل گیا اور عمران کا دایاں بازو آزاد ہو گیا۔

"لو یہ کاغذ اس پر دستخط کراؤ"...... جنرل کھنہ نے کہا۔

"یس سر"...... کرنل ونود نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس نے جنرل کھنہ کے ہاتھ سے کاغذ لیا اور پھر جیب سے پین نکال کر وہ واپس عمران کے پاس آ گیا۔

"یہ لو پین اور کاغذ پر اقرار جرم لکھ کر دستخط کر دو"...... کرنل ونود نے پین اور کاغذ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ اس حالت میں تحریر کیسے کاغذ پر لکھی جا سکتی ہے۔ آپ اس کاغذ کے نیچے کوئی گتہ وغیرہ رکھ دیں اور اسے پکڑ لیں۔ میں لکھ کر دستخط کر دوں گا"...... عمران نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ جاؤ اور گتہ لے آؤ"...... جنرل کھنہ نے

کہا تو کرنل ونود سر ہلاتا ہوا مڑا اور کاغذ اس نے دوسرے کرنل کے ہاتھ میں دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم بے حد مطمئن کھڑے ہو۔ کیا تمہیں موت سے خوف نہیں آتا"...... اچانک جنرل کھنہ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہم مسلمان ہیں جنرل کھنہ صاحب اس لئے ہمارا ایمان ہے کہ زندگی اور موت کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ کسی انسان کے پاس نہیں ہے اس لئے اگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو پھر ہمیں موت سے کوئی نہیں بچا سکتا اور اگر نہیں ہے تو ہمیں کوئی مار نہیں سکتا۔ ویسے میں نے اکثر دیکھا ہے کہ جب بھی ہماری موت کا دنیاوی طور پر وقت قریب آتا ہے تو ہماری بجائے موت کسی دوسرے کا گلا ناپ لیتی ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت پر پورا بھروسہ ہے کہ اب بھی ایسا ہی ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور کرنل ونود اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سافٹ بورڈ کا بنا ہوا ایک کلپ لگا ہوا رائٹنگ بورڈ موجود تھا۔ اس نے دوسرے کرنل کے ہاتھ سے کاغذ لیا اور اسے اس گتے میں کلپ سے لگایا اور پھر وہ عمران کی طرف آ گیا۔ اس نے ایک ہاتھ سے گتے کو پکڑا جبکہ دوسرے ہاتھ میں موجود قلم اس نے عمران کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔ عمران نے قلم ہاتھ میں لے کر کاغذ پر تحریر کو پڑھنا شروع کر دیا۔ اچانک اس کے ہاتھ سے قلم نکلا اور نیچے گر گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ سوری کیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا جبکہ کرنل ونود تیزی سے نیچے جھکا تاکہ فرش پر گرنے والا قلم اٹھا سکے کہ اچانک عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ہاتھ میں موجود گتہ ہوا میں اڑتا ہوا جنرل کھنہ کی گردن سے اس طرح جا ٹکرایا جیسے تلوار کی ضرب گردن پر لگتی ہے اور جب تک کرنل ونود سیدھا ہوا جنرل کھنہ چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ اسی لمحے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے نیچے ہوا اور کرنل ونود جو جنرل کھنہ کو مڑ کر دیکھنے لگا تھا، کی سائیڈ ہولسٹر میں موجود مشین پسٹل عمران کے ہاتھ میں پہنچ چکا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہاں موجود مسلح افراد سچوئیشن کو سمجھتے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی وہ چیختے ہوئے نیچے گرے۔ کرنل ونود تیزی سے مڑا لیکن دوسرے لمحے وہ بھی سینے میں گولیاں کھا کر اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا تھا۔ عمران مسلسل فائرنگ کئے چلا جا رہا تھا اور چند لمحوں بعد جب اس نے ٹریگر سے انگلی ہٹائی تو کمرے میں چاروں مسلح فوجیوں کے ساتھ ساتھ جنرل کھنہ، کرنل ونود اور کرنل گپتا کی لاشیں پڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کی نال دوسرے ہاتھ پر موجود کڑے کی سائیڈ پر رکھی اور ٹریگر دبا دیا۔ کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی کڑا اس جگہ سے ٹوٹ گیا جہاں سے وہ دیوار میں پیوست تھا۔ عمران نے مشین پسٹل کو منہ میں دبایا اور دونوں ہاتھ سب سے اوپر والے راڈ پر رکھ دیئے اور پھر پلک جھپکنے

میں اس کا جسم اوپر کی طرف اٹھتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد عمران کا جسم واقعی اس کمان کی طرح اکٹھا ہو کر اوپر کو اٹھ رہا تھا جس کے دونوں بازوؤں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہو اور اس کے ساتھ ہی عمران الٹی قلابازی کھا کر سامنے فرش پر جا کھڑا ہوا۔ یہ سب کچھ اس تیز رفتاری سے ہوا تھا کہ عمران کے ساتھی واقعی پلکیں جھپکتے رہ گئے تھے۔ عمران نے دوڑ کر دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر اس نے جھک کر فرش پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی۔ مشین پسٹل وہ جیب میں ڈال چکا تھا اور مشین گن اٹھائے وہ آگے بڑھا اور اس نے ساتھ کھڑے ہوئے تنویر کے راڈز کے ان سروں پر فائر کھول دیا جو دیوار میں نصب تھے اور چند لمحوں بعد راڈز ایک سائیڈ سے ٹوٹ چکے تھے۔ عمران نے ہاتھ سے انہیں ہٹایا اور پھر مشین گن نیچے رکھ کر اس نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور تنویر کے ایک کڑے پر دونوں ہاتھ رکھ کر انہیں مخصوص انداز میں گھمایا۔ اس کے ساتھ ہی کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی تنویر کا ہاتھ آزاد ہوتا چلا گیا تو عمران نے آگے بڑھ کر اس کے دوسرے ہاتھ کے کڑے کے ساتھ بھی یہی عمل دوہرایا اور تنویر کا دوسرا ہاتھ بھی آزاد ہو گیا تو وہ ٹوٹے ہوئے راڈز کو ہٹا کر باہر آ گیا۔

" جلدی کرو۔ اپنے ساتھیوں کو آزاد کراؤ میں باہر چیک کر لوں"...... عمران نے کہا اور مشین گن اٹھا کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں شاگل، مادام ریکھا اور کاشی تینوں موجود تھے۔ ان تینوں کے سامنے میز پر ایک مشین موجود تھی جس کی بڑی سی سکرین پر ایک کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا۔ اس کمرے میں دروازے کے ساتھ ایک باوردی کیپٹن کھڑا تھا۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا لیکن اس کیپٹن کے علاوہ وہاں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ چند لمحوں بعد دروازے کی سائیڈ پر موجود کیپٹن یکلخت چوکنا ہو گیا تو شاگل، ریکھا اور کاشی تینوں بھی چوکنا ہو کر بیٹھ گئے۔ کیپٹن کی پوزیشن دیکھ کر وہ بھی سمجھ گئے تھے کہ جن لوگوں نے وہاں آنا تھا وہ پہنچ گئے ہیں۔ شاگل اور مادام ریکھا، عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوشی کے عالم میں سیکر صحرا کی پٹی سے جیپ میں ڈال کر بنگور ایئر فورس بیس پر لے آئے تھے اور پھر اس بیس سے شاگل نے ٹرانسمیٹر پر صدر صاحب سے رابطہ کیا اور انہیں سیکر میں موجود

لیبارٹری کی تباہی کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں کی گرفتاری اور اس وقت بے ہوشی کے عالم میں بنگور ایئر فورس بیس پر ان کی موجودگی کے بارے میں اطلاع دی۔ صدر صاحب نے لیبارٹری کی تباہی پر انتہائی غصے کا اظہار کیا لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کی گرفتاری کی وجہ سے ان کا غصہ زیادہ نہ بڑھا اور انہوں نے نہ صرف شاگل بلکہ مادام ریکھا کو بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کی جانے والی جدوجہد پر خراج تحسین ادا کیا۔ گو شاگل اور مادام ریکھا دونوں نے صدر صاحب سے بار بار یہی درخواست کی کہ ان لوگوں کو ہوش میں لانے سے پہلے ان کا خاتمہ کر دیا جائے لیکن صدر صاحب نے غیر قانونی اقدامات سے یکسر انکار کر دیا۔ انہوں نے حکم دیا کہ قانون کے مطابق اس کا باقاعدہ کورٹ مارشل ہو گا اور کورٹ جو سزا انہیں دے گی اس پر عمل درآمد ہو گا اور اس ساری کارروائی کی باقاعدہ فلم بنے گی تاکہ پاکیشیا اور دیگر ممالک کو یہ فلم دکھا کر ان پر ثابت کیا جا سکے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو نہ صرف رنگے ہاتھوں پکڑا گیا تھا بلکہ ان کے خلاف باقاعدہ قانونی کارروائی بھی کی گئی اور انہیں سزا دی گئی۔ البتہ شاگل اور ریکھا کے خدشات کی بنا پر انہوں نے یہ حکم دے دیا کہ شاگل اور ریکھا جس طرح چاہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہوش میں لانے سے پہلے جکڑ دیں تاکہ ہوش میں آنے کے بعد وہ کسی صورت بھی فرار نہ ہو سکیں۔ چنانچہ شاگل اور ریکھا نے باہم مشورہ کر کے عمران اور اس

کے ساتھیوں کو دیوار کے ساتھ اس طرح جکڑ دیا تھا کہ وہ کسی صورت دیوار میں نصب راڈز کو نہ ہٹا سکیں اور نہ ہی باہر آ سکیں۔ کورٹ مارشل کارروائی کے لیۓ جی ایچ کیو میں ایک علیحدہ عمارت مخصوص تھی جس کا نام ڈیفنس ہاؤس تھا اور عمران اور اس کے ساتھی ڈیفنس ہاؤس میں موجود تھے لیکن باوجود اصرار کے شاگل اور ریکھا کو ڈیفنس ہاؤس میں رہنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی کیونکہ ان کی وہاں موجودگی کورٹ مارشل کے بین الاقوامی قانون کے خلاف تھی کیونکہ اس طرح سمجھا جا سکتا تھا کہ ان کی وہاں موجودگی کی وجہ سے کورٹ پر دباؤ تھا اور اس نے غیر جانبدارانہ فیصلہ نہ کیا تھا۔ البتہ ڈیفنس ہاؤس سے کچھ فاصلے پر ایک اور چھوٹی سی عمارت میں انہیں نہ صرف بٹھا دیا گیا تھا بلکہ ڈیفنس ہاؤس سے ان کا رابطہ ایک مشین سے کر دیا گیا تھا تاکہ وہ علیحدہ بیٹھ کر کارروائی کے بارے میں اطلاع حاصل کر سکیں۔ البتہ ان کا رابطہ اس کمرے سے نہیں تھا جس میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے کیونکہ وہاں ایک خفیہ کیمرہ نصب کیا گیا تھا تاکہ بعد میں اس کی بنائی ہوئی فلم کو بطور ثبوت سامنے لایا جا سکے۔ اس کیمرے اور مشین کا رابطہ اس کمرے سے اس لیۓ نہیں کیا گیا تھا کیونکہ اس طرح کیمرے کی کارکردگی میں فرق آ سکتا تھا۔ البتہ اس کمرے سے ان کا رابطہ تھا جہاں کورٹ مارشل کی کارروائی میں حصہ لینے والے جنرل اور کرنلوں نے پہلے اور بعد میں آ کر بیٹھنا تھا۔ حکومت کی طرف سے اس عدالت کے لیۓ

جنرل کھنہ کو چیئرمین اور کرنل ونود اور کرنل گپتا کو ممبران نامزد کیا گیا تھا اور انہیں خصوصی ہدایات دے دی گئی تھیں کہ وہ اس کارروائی کو بین الاقوامی سطح پر غیر جانبدارانہ بنانے کی پوری کوشش کریں اور اس وقت سکرین پر نظر آنے والے کمرے میں موجود کیپٹن کے چوکنا ہو جانے پر وہ سمجھ گئے تھے کہ جنرل کھنہ اور اس کے ساتھی اس کمرے میں داخل ہونے والے ہیں اور پھر وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد ایک جنرل کمرے میں داخل ہوا اور اس کے بعد دو کرنل تھے۔ وہاں موجود کیپٹن نے ان سب کو فوجی سیلوٹ کیا۔ تینوں وہاں کرسیوں پر بیٹھ گئے تو شاگل نے ایک طرف رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے بٹن پریس کر دیئے۔ ریکھا اور کاشی دونوں چونک کر اسے دیکھنے لگیں لیکن وہ خاموش رہیں کیونکہ بہرحال یہ سارا سلسلہ اس کا تھا اور وہی انچارج تھا۔ اسی لمحے جنرل اور کرنلوں کے سامنے میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جنرل کھنہ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جنرل کھنہ نے بڑے وقار بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں"۔ شاگل نے اپنے مخصوص انداز لہجے میں کہا۔

"یس۔ فرمائیے"...... جنرل کھنہ نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ ان مجرموں کو ہوش میں لائے بغیر

کورٹ مارشل کی کارروائی مکمل کر کے انہیں سزا سنا دیں اور پھر اس پر فوری عمل درآمد کرا دیں"...... شاگل نے کہا۔

" نہیں جناب۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس ساری کارروائی کی باقاعدہ فلم تیار ہو گی اس لئے ایسا ممکن ہی نہیں اور اگر ایسا کیا جانا مقصود ہوتا تو پھر اس ساری کارروائی کا کوئی مقصد نہ تھا"...... جنرل کھنہ نے جواب دیا۔

" اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ لیکن آپ نے جلد از جلد یہ کارروائی مکمل کرنی ہے"...... شاگل نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ہمیں صدر صاحب کی طرف سے بھی باقاعدہ ہدایات مل چکی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" آپ خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہیں۔ جس انداز میں ان لوگوں کو جکڑا گیا ہے وہ کسی صورت بھی رہا نہیں ہو سکتے اور پھر وہاں جنرل اور دو کرنلز کے ساتھ فائرنگ اسکوارڈ کے مسلح فوجی بھی مستقل موجود رہیں گے اس لئے ان کے لئے سچوئیشن تبدیل کرنے کا کوئی خدشہ نہیں ہے"...... ریکھا نے کہا۔

" اس کے باوجود مجھے خدشہ ہے کہ یہ شیطان کچھ بھی کر سکتے ہیں"۔ شاگل نے کہا۔

" نہیں۔ اس بار وہ واقعی ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ بات طے سمجھیں"...... ریکھا نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو شاگل

ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

" کیپٹن اس دوران کمرے سے جا چکا تھا اور اب وہاں صرف جنرل اور دونوں کرنلز موجود تھے اور وہ تینوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن واپس آیا اور اس نے انہیں سیلوٹ کر کے کچھ کہا تو جنرل نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھا اور سر ہلایا تو کیپٹن باہر چلا گیا جبکہ جنرل اور دونوں کرنلز ویسے ہی بیٹھے رہے۔ البتہ جنرل کھنہ بار بار گھڑی دیکھ رہا تھا۔

" وہ ہوش میں آ چکے ہوں گے۔ کاش ہم انہیں چیک کر سکتے"۔ شاگل سے نہ رہا گیا تو وہ ایک بار پھر بول پڑا۔ لیکن ریکھا اور کاشی دونوں خاموش تھیں۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد جنرل کھنہ اٹھا تو دونوں کرنلز بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور آگے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔ اب کمرہ خالی تھا۔

" کتنی دیر میں مکمل ہو جائے گی یہ کارروائی"...... اس بار کاشی نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ زیادہ سے زیادہ دس منٹ لگ جائیں گے"۔ ریکھا نے جواب دیا تو کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر واقعی دس منٹ بعد جنرل کھنہ اور اس کے پیچھے دونوں کرنلز کمرے میں داخل ہوئے تو شاگل نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

" یس"...... جنرل کھنہ نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر

رسیور اٹھا لیا۔

"شاگل بول رہا ہوں۔ کیا کارروائی مکمل ہو گئی ہے۔ یہ ایجنٹ ختم ہو گئے ہیں"...... شاگل نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"کورٹ مارشل کی کارروائی مکمل کر دی گئی ہے اور عدالت نے انہیں موت کی سزا بھی سنا دی ہے لیکن انہوں نے آفر دی ہے کہ ہم اس کارروائی کو تحریر میں لے آئیں اور وہ اس پر اپنا اقرار جرم کر کے تصدیقی دستخط کر دیں گے اس طرح بین الاقوامی سطح پر اس کارروائی کی کریڈیبلٹی یقیناً بڑھ جائے گی اس لئے ہم یہاں اسے تحریر کرنے آئے ہیں"...... جنرل کھنہ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ صرف وقت لینا چاہتے ہیں۔ وہ نکل جائیں گے"۔ شاگل نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ایسا کیسے ممکن ہے جناب۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ وہاں جکڑے ہوئے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ وہاں فائرنگ اسکوارڈ کے مسلح افراد موجود ہیں۔ میں انہیں حکم دے کر آیا ہوں کہ اگر وہ کوئی غلط حرکت کریں تو فوری طور پر انہیں اڑا دیا جائے"...... جنرل کھنہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے لیکن جلدی کریں۔ ان شیطانوں کا خاتمہ کر دیں"...... شاگل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ویسے آپ کی بات درست ہے۔ اس عمران نے یقیناً وقت حاصل کرنے کے لئے یہ بات کی ہے لیکن اس بار وہ یقیناً ہلاک ہو

جائیں گے۔ آپ تسلی رکھیں"...... ریکھا نے کہا تو شاگل نے کچھ کہنے کی بجائے صرف ہونٹ بھینچ لئے۔ جنرل کھنہ اور کرنل میز پر رکھے ہوئے گتے پر لگے ایک کاغذ پر کارروائی تحریر کر رہے تھے۔ پھر انہوں نے تحریر ختم کی۔ کاغذ کلپ سے نکالا اور اسے اٹھا کر وہ تینوں ایک بار پھر اس کمرے سے باہر چلے گئے اور شاگل نے بے اختیار کرسی سے اٹھ کر کمرے میں ٹہلنا شروع کر دیا جبکہ ریکھا اور کاشی اس کی حالت دیکھ کر بے اختیار مسکرا رہی تھیں۔ کافی دیر تک شاگل ٹہلتا رہا لیکن پھر مڑا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے میں ایک کرنل داخل ہوا تو وہ سب چونک پڑے لیکن اس کرنل نے میز پر موجود گتہ اٹھایا اور تیزی سے واپس چلا گیا اس لئے اس سے پوچھنے کا شاگل کو وقت ہی نہ ملا تھا۔

"بہت دیر ہو گئی ہے۔ ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی۔ ارے ہاں۔ اوہ۔ اوہ"...... شاگل بات کرتے کرتے ایک بار پھر چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا ہے"...... ریکھا نے حیران ہو کر کہا۔

"دستخط کرنے کے لئے تو عمران کے ہاتھ آزاد کرنے ہوں گے۔ اوہ۔ اوہ۔ تو اسی لئے اس نے یہ چکر چلایا ہے۔ ویری بیڈ۔ مجھے خود وہاں جانا ہو گا۔ اب چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے"...... شاگل نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"صدر صاحب اپنے احکامات کی خلاف ورزی کسی صورت بھی

پسند نہیں کرتے مسٹر شاگل۔ ویسے آپ بااختیار ہیں"...... ریکھا نے کہا تو شاگل ایک جھٹکے سے مڑا اور پھر اس طرح کمرے میں آگیا جیسے میلوں دوڑتا ہوا آیا ہو۔

"آخر آپ کو کیوں اس بات کا یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی فرار ہو جائیں گے۔ کوئی وجہ جبکہ آپ جانتے ہیں کہ اس بار ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید شاگل کی کیفیت کا دل ہی دل میں لطف لے رہی تھی۔

"جتنا میں اس عمران کو جانتا ہوں تم نہیں جانتی"...... شاگل نے چبا چبا کر بات کرتے ہوئے کہا تو ریکھا نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ سمجھ رہی ہو کہ شاگل کی بے چینی احمقانہ ہے لیکن وہ خاموش رہی۔ چند لمحوں بعد وہ تینوں بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ کمرے میں اچانک عمران ہاتھ میں مشین گن پکڑے داخل ہوا۔ اس نے گھوم کر کمرے کو دیکھا اور پھر تیزی سے واپس چلا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ عمران یہاں۔ کیا مطلب"...... ریکھا نے انتہائی حیرت سے کہا۔

"اب جا کر روک لو اسے۔ نانسنس۔ میں پہلے ہی کہہ رہا ہوں کہ وہ شیطان ہے لیکن کوئی مانتا ہی نہیں"...... شاگل نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنی بات کے پورا ہونے پر خوشی ہو رہی ہو۔ وہ اسی طرح کمرے میں ٹہل رہا تھا۔

"آؤ کاشی۔ ڈیفنس ہاؤس یہاں سے قریب ہے۔ آؤ"...... ریکھا

نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف دوڑ پڑی جبکہ کاشی بھی اس کے پیچھے دوڑنے لگی تھی۔ شاگل نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس جنرل گوپال بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس۔ پاکیشیائی مجرم جن کے خلاف ڈیفنس ہاؤس میں کورٹ مارشل کی کارروائی ہو رہی تھی زندہ سلامت فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ آپ فوراً جی ایچ کیو میں ریڈ الرٹ کرا دیں۔ فوراً۔ اور جہاں بھی یہ پاکیشیائی ایجنٹ نظر آئیں انہیں گولیوں سے اڑا دیں کیونکہ انہیں کورٹ مارشل میں موت کی سزا دی جا چکی ہے"...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ کیسے نکل سکتے ہیں جناب"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو ورنہ وہ جی ایچ کیو سے بھی نکل جائیں گے اور پھر ہاتھ نہیں آئیں گے"...... شاگل نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر وہ تیزی سے کرسی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اس عمارت میں گھوم کر واپس اس کمرے میں پہنچا جہاں ان کے خلاف کورٹ مارشل کی کارروائی کی گئی تھی تو اس کے سارے ساتھی راڈز اور زنجیروں سے آزاد ہو چکے تھے۔

"جلدی سے اسلحہ لے لو۔ ہم نے فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے۔ باہر ایک کیپٹن موجود تھا اسے میں نے ہلاک کر دیا ہے۔ جلدی کرو۔ کسی بھی لمحے یہاں فوجی پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب باہر برآمدے میں پہنچ گئے جہاں دو ملٹری کی جیپیں موجود تھیں۔

"جلدی کرو۔ ہم نے یہاں سے نکلنا ہے۔ پوری طرح ہوشیار رہنا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دوڑ کر وہ اچھلا اور ایک جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ جولیا اور صفدر، عمران والی جیپ پر سوار ہو گئے جبکہ تنویر دوسری جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ صالحہ، کیپٹن شکیل اور عبدالجبار سوار ہو گئے۔ عمران نے اگنیشن کی تاریں توڑ کر جیپ کو سٹارٹ کیا اور پھر تیزی سے اسے لے کر پھاٹک کی طرف گیا۔ تنویر بھی چونکہ ایسے کاموں کا ماہر تھا اس لئے اس نے بھی عمران کی پیروی کی تھی۔ عمران نے جیپ پھاٹک کے قریب روکی اور اس کے ساتھ ہی وہ خود اچھل کر نیچے اترا اور پھر دوڑتے ہوئے آگے بڑھ کر اس نے پھاٹک کھول دیا اور پھر واپس آ کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے جیپ ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور تیزی سے دائیں طرف مڑ کر آگے دوڑتی چلی گئی۔ اس کے پیچھے تنویر کی جیپ بھی اس طرف کو آ گئی۔ دونوں جیپیں تیزی سے ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں کہ اچانک ان کے کانوں میں سائرن بجنے کی تیز اور گونجدار آوازیں پڑیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہمارے بارے میں انہیں علم ہو گیا ہے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ ویسے بھی یہ کوئی فوجی چھاؤنی ہے یا ہیڈ کوارٹر ہے"...... عمران نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کو بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف کو موڑ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی رفتار بڑھا دی۔ ابھی انہیں اس سائیڈ روڈ پر مڑے چند ہی لمحے گزرے تھے کہ اچانک انہیں سامنے سے دو جیپیں سڑک پر آڑی ترچھی کھڑی ہوئی دکھائی دیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ سڑک کو پوری طرح گھیرتیں عمران کی انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی

جیپ ایک جیپ کی سائیڈ سے دھماکے سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی دونوں جیپیں ایک دوسرے سے ٹکرا کر سائیڈ پر ہوئیں اور عمران کی جیپ ہراتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ اس کے پیچھے تنویر کی جیپ بھی نکل آئی۔ اب سامنے ہی ایک بڑا سا ہیلی پیڈ نظر آ رہا تھا جس میں دو ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر کھڑے نظر آ رہے تھے۔ عمران کے ہونٹ بھینچ گئے کیونکہ اس کا خیال تھا کہ اگر گن شپ ہیلی کاپٹر مل جاتے تو زیادہ آسانی ہو جاتی۔ ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر گن شپ ہیلی کاپٹر کی طرح سے تیزی سے نہ اڑ سکتا تھا اور نہ ہی اس میں ڈیفنس یا حملہ کرنے کے لئے گنیں موجود ہوتی تھیں لیکن ظاہر ہے اس وقت ہیلی پیڈ پر ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر ہی موجود تھے اور سوائے ہیلی کاپٹر کے وہ کسی اور صورت اس فوجی چھاؤنی سے باہر نہ نکل سکتے تھے۔ دونوں جیپیں دوڑتی ہوئی ہیلی پیڈ کے قریب پہنچیں تو چار مسلح فوجی تیزی سے دوڑ کر ان کی طرف آتے دکھائی دیئے۔

" اڑا دو انہیں"...... عمران نے جیپ کو ایک ہیلی کاپٹر کے قریب روکتے ہوئے کہا تو صفدر نے فائر کھول دیا اور وہ چاروں چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ عمران اور اس کے ساتھی جیپ سے اترے اور دوڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگے۔ دوسری جیپ میں سوار تنویر اور دوسرے ساتھی بھی جیپ سے نکل کر ان کے پیچھے دوڑ رہے تھے اور چند لمحوں بعد وہ سب ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر میں سوار ہو چکے تھے۔ عمران پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا اور

پھر چند لمحوں بعد ہی ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھا۔ ہیلی کاپٹر ذرا سا بلند ہو گیا تو عمران نے بے شمار جیپوں کو ہیلی پیڈ کی طرف دوڑتے ہوئے دیکھا۔ اسے خطرہ کسی واچ ٹاور میزائل گن فائرنگ کا تھا لیکن وہاں دور دور تک کوئی واچ ٹاور نظر نہ آ رہا تھا اور پھر جب تک جیپیں ہیلی پیڈ تک پہنچیں عمران کا ہیلی کاپٹر اتنی بلندی پر پہنچ چکا تھا کہ اس کو نیچے سے عام مشین گنوں سے ہٹ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑا اور تیزی سے اسے آگے بڑھائے لے گیا۔ لیکن ابھی وہ زیادہ دور نہ گئے تھے کہ عمران نے یکلخت ہیلی کاپٹر کو نیچے اتارنا شروع کر دیا اور اس کے ساتھی اتنی جلدی ہیلی کاپٹر کو نیچے اترتا دیکھ کر چونک پڑے لیکن وہ خاموش رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر درختوں کے ایک گھنے جھنڈ کے قریب زمین پر اتر گیا۔

" آؤ۔ ورنہ ابھی جنگی جہاز اس ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی تباہ کر دیتے آؤ"...... عمران نے نیچے اترتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد ہی وہ سب ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آئے۔

" آؤ۔ یہاں سے قریب ہی مین روڈ ہے۔ وہاں سے کسی بس میں بیٹھ کر نکل جائیں گے"...... عمران نے کہا اور وہ سب دوڑتے ہوئے دائیں طرف کو بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واقعی مین روڈ پر پہنچ گئے۔ وہاں خاصی ٹریفک تھی۔

" یہ کون سی جگہ ہے"...... جولیا نے کہا۔

" ہم جی ایچ کیو کے قریب ہیں اور جی ایچ کیو کافرستانی دارالحکومت

"کے شمال مغرب میں تقریباً بیس کلو میٹر کے فاصلے پر ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بس کو دور سے آتے دیکھا تو اس نے آگے بڑھ کر ہاتھ اٹھا دیا۔ چند لمحوں بعد بس ان کے قریب آ کر رک گئی۔ یہ مضافات سے دارالحکومت جانے والی لوکل بس تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی بس میں سوار ہو گئے اور بس آگے بڑھ گئی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد بس دارالحکومت میں داخل ہو گئی اور پھر جیسے ہی وہ ایک سٹاپ پر رکی عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ایک دوسرے کے پیچھے وہ بس سے اترے اور اس طرح آگے بڑھتے چلے گئے جیسے وہ یہیں کے رہنے والے ہوں۔ یہ مضافاتی علاقہ تھا۔ البتہ جس جگہ وہ اترے تھے وہاں کافی ساری دکانیں تھیں۔ ایک طرف پبلک فون بوتھ بھی موجود تھا۔

"تم سب علیحدہ علیحدہ ہو کر ادھر ادھر اوٹ لے لو۔ ہو سکتا ہے کہ فوجی وغیرہ یہاں چیکنگ کرنے کے لئے پہنچ جائیں۔ میں ناٹران کو فون کر کے کوئی بندوبست کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا وہ فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ ٹیلی فون کارڈ سے چلتا تھا۔ اس نے اپنی ایک خفیہ جیب ٹٹولی تو اس میں کچھ رقم موجود تھی۔ اس نے قریب ہی ایک سٹیشنری کی دکان سے کارڈ خریدا اور پھر فون بوتھ میں داخل ہو کر اس نے کارڈ کو فون پیس میں ڈالا اور اسے پریس کیا تو فون پیس پر ایک بلب جل اٹھا۔ عمران نے ہک سے

رسیور نکالا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ناٹران"...... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ۔ کیا آپ پاکیشیا سے کال کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"نہیں۔ ہم کافرستان دارالحکومت کے شمال مغربی مضافاتی علاقے راجیش پورہ میں موجود ہیں۔ تمہارا بانڈا میں ہمیں ملنے والا آدمی عبدالجبار بھی ہمارے ساتھ ہے۔ ہم جی ایچ کیو سے نکل کر یہاں پہنچے ہیں اور لازماً پوری فوج، انٹیلی جنس، سیکرٹ سروس اور پاور ایجنسی ہماری تلاش میں پورے دارالحکومت کی ایک ایک اینٹ الٹ پلٹ کر دیں گے۔ تم مجھے کوئی ایسی جگہ بتاؤ جہاں ہم پہنچ کر لباس بھی تبدیل کر سکیں اور میک اپ بھی"...... عمران نے کہا۔

"آپ راجیش پورہ کی آبادی میں چلے جائیں۔ یہ نئی آبادی ہے۔ وہاں برگد کا ایک بہت پرانا درخت موجود ہے۔ ایک ہی درخت ہے وہاں بہت پرانا۔ اس کے بالکل سامنے سڑک پر سرخ رنگ کے پتھروں سے مزین ایک بڑا سا مکان ہے۔ یہ ہمارا نیا اور خاص اڈا ہے۔ وہاں ایک آدمی توفیق موجود ہو گا۔ میں اسے فون کر کے کہہ دیتا ہوں وہاں آپ کو سب کچھ مل جائے گا اور آپ وہاں سے مجھ سے تفصیلی بات بھی کر لیں گے"...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ"....... عمران نے کہا اور رسیور ہک سے لٹکا کر اس نے کارڈ نکالا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ فون بوتھ سے باہر آ گیا۔ پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو اس مکان کے بارے میں تفصیل بتائی اور ساتھ ہی انہیں کہہ دیا کہ وہ علیحدہ علیحدہ گھومتے ہوئے اس وقت وہاں پہنچیں جب عمران اس آدمی توفیق سے بات کر لے۔ ایسی صورت میں عمران اس کا چھوٹا پھاٹک تھوڑا سا کھلا چھوڑ دے گا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے تو عمران سڑک کراس کر کے ایک اور سڑک پر مڑ گیا۔ یہ سڑک کالونی کے اندر جاتی تھی۔ یہ واقعی نو تعمیر شدہ کالونی تھی اور پھر تھوڑی سی تلاش کے بعد عمران نے برگد کا انتہائی قدیم درخت تلاش کر لیا۔ اس کے سامنے سڑک پر واقعی ایک بڑا سا مکان موجود تھا جس کی بیرونی زیبائش سرخ پتھروں سے کی گئی تھی۔ اس کا پھاٹک بند تھا۔ عمران سڑک کراس کر کے پھاٹک پر پہنچا اور پھر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا اور ایک مقامی نوجوان باہر آ گیا۔

"تمہارا نام توفیق ہے"....... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ مگر آپ کون ہیں"....... نوجوان نے حیران ہو کر کہا۔

"میرا نام عمران ہے"....... عمران نے کہا تو توفیق بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ۔ ابھی باس نے مجھے فون پر آپ کے بارے میں بتایا ہے۔ آیئے"....... توفیق نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو عمران

سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ توفیق اس کے پیچھے اندر داخل ہوا اور اس نے پھاٹک بند کر دیا۔

"پھاٹک تھوڑا سا کھلا رکھو۔ میرے آدمی اس نشانی پر اندر داخل ہوں گے۔ دو عورتیں اور چار مرد ہوں گے۔ وہ علیحدہ علیحدہ آئیں گے۔ جب تعداد پوری ہو جائے تو تم پھاٹک بند کر کے ساتھ آ جانا۔ البتہ مجھے وہ کمرہ یہیں سے اشارے سے بتا دو جہاں فون موجود ہے"....... عمران نے کہا تو توفیق نے اس کمرے کے بارے میں بتا دیا اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اندرونی عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کمرہ جس میں فون تھا سٹنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا اس لئے وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے رسیور اٹھا کر ایک بار پھر ناٹران کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"....... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں ناٹران۔ توفیق والے مکان سے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا ہوا ہے۔ آپ تو وہاں سیکر میں مشن مکمل کرنے گئے تھے۔ کیا ہوا اس مشن کا"....... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم معاملات سے بے خبر رہتے ہو"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسے معاملات"....... ناٹران نے چونک کر کہا۔

ہی لمحے صفدر کمرے میں داخل ہوا اور وہ خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہم نے سیکر میں ان کی لیبارٹری تباہ کر دی لیکن ہم وہاں بنگور میں پکڑے گئے اور شاگل اور ریکھا ہمیں بنگور سے یہاں جی ایچ کیو میں لے آئے اور یہاں انہوں نے ہمیں اپنی طرف سے انتہائی خوفناک انداز میں دیوار میں نصب راڈز میں جکڑ کر ہمارے خلاف کورٹ مارشل کی کارروائی کی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا ہم پر خاص کرم ہو گیا کہ ہم زندہ سلامت وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے لیکن تم یہاں موجود ہو اور تمہیں یہ بھی معلوم تھا کہ سیکرٹ سروس کی ٹیم یہاں مشن مکمل کرنے آئی ہوئی ہے لیکن تمہیں کسی معاملے کا علم نہیں ہوا۔ اگر وہ لوگ ہمیں ہوش میں لائے بغیر گولی مار دیتے تو پھر۔۔"
عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب۔ عبدالجبار کو میں نے کہہ دیا تھا کہ کسی بھی سچوئیشن میں وہ ٹرانسمیٹر پر مجھے کال کر سکتا ہے لیکن اس کی طرف سے کوئی کال نہیں آئی اور میں نے اسے کال کرنے کی کوشش کی تو اس نے کال ہی اٹنڈ نہ کی۔ اس سے میں یہی سمجھا کہ وہ آپ کے ساتھ مل کر مشن مکمل کرنے میں مصروف ہو گا"...... ناٹران نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"بہرحال تمہیں شاگل اور ریکھا کے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ رکھنا چاہئے تھا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے وہاں سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہاں کسی کو کچھ معلوم ہی نہ تھا۔ ریکھا اور شاگل دونوں ہی اپنے اپنے ہیڈ کوارٹر سے مسلسل غائب تھے اور نہ ہی انہوں نے اپنے ہیڈ کوارٹر سے کوئی رابطہ رکھا تھا"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہرحال اس بار تو میں چیف کو تمہارے بارے میں رپورٹ نہیں دوں گا لیکن آئندہ تمہاری طرف سے ایسی کوتاہی نہیں ہونی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"شکریہ عمران صاحب۔ آئندہ آپ کو یا چیف کو کوئی شکایت نہیں ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ اس دوران ایک ایک کر کے باقی ساتھی بھی کمرے میں پہنچ گئے تھے۔

"ہم نے مشن مکمل کر لیا ہے لیکن اس بار مسئلہ ہماری واپسی کا بن گیا ہے۔ یہاں سے بھی ہمیں میک اپ اور لباس تبدیل کر کے نکلنا ہو گا کیونکہ یہ آبادی جی ایچ کیو کے قریب ہے اور سیکرٹ سروس اور پاور ایجنسی کے لوگ بھی بہرحال یہاں پہنچ سکتے ہیں اس لئے اب تم شہر میں ایسا کوئی اور خفیہ ٹھکانہ بھی بتا دو اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دو کہ ہمارے یہاں سے نکلنے کے لئے تم کیا انتظام کر سکتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ ہیڈ کوارٹر آ جائیں۔ یہاں آپ محفوظ رہیں گے۔ یہاں بیٹھ کر کوئی پلان بنائیں گے"...... ناٹران نے کہا۔

"فی الحال ایسا کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس لئے کوئی اڈا بتا دو۔ پھر وہاں پہنچ کر میں حالات دیکھ کر کوئی فیصلہ کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"رین بو کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے بلاک میں پہنچ جائیں عمران صاحب۔ فیصل جان وہاں موجود ہو گا"...... ناٹران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے کہہ دینا کہ ہمارا انتظار کرے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

پریذیڈنٹ ہاؤس کے خصوصی میٹنگ روم میں موت کی سی خاموشی طاری تھی۔ مادام ریکھا اور شاگل دونوں منہ لٹکائے اس طرح بیٹھے ہوئے تھے جیسے ان کے انتہائی قریبی عزیز وفات پا گئے ہوں۔ ان کے کاندھے لٹکے ہوئے تھے۔ چہرے بجھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور کافرستان کے صدر اندر داخل ہوئے تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ صدر کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔ شاگل اور ریکھا دونوں نے اپنے اپنے مخصوص انداز میں سلام کیا۔ صدر کے پیچھے ان کے ملٹری سیکرٹری بھی تھے۔

"بیٹھیں"...... صدر نے جھٹکے دار لہجے میں کہا تو شاگل اور ریکھا دونوں واپس اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ صدر خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔

"آپ دونوں کی ایجنسیوں پر حکومت بے پناہ اخراجات کرتی ہے لیکن آپ سے چار پانچ آدمی بھی نہیں پکڑے جا سکتے۔ آپ اپنے ملک میں ہی بے بس ہو کر رہ گئے ہیں جبکہ وہ لوگ پاکیشیا سے یہاں آکر نہ صرف انتہائی قیمتی لیبارٹری تباہ کر دیتے ہیں بلکہ جی ایچ کیو سے بھی نکل جانے میں کامیاب رہتے ہیں اور اب آپ کا کورٹ مارشل ہو گا۔ دونوں کا"...... صدر نے اپنے عہدے کا خیال رکھے بغیر چیخ چیخ کر بولنا شروع کر دیا۔

"جناب یہ مشن سیکرٹ سروس کے ذمے لگایا گیا تھا۔ اس مشن کے چیف شاگل صاحب تھے۔ میں تو صرف ان کی امداد کر رہی تھی"۔ ریکھا نے فوراً ہی اپنا پہلو بچانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے یاد آگیا ہے۔ شاگل صاحب کی فرمائش پر یہ مشن اکیلے انہیں دیا گیا تھا اس لئے ٹھیک ہے ان کا کورٹ مارشل ہو گا۔ صرف ان کا"...... صدر نے پہلے سے زیادہ تیز لہجے میں کہا۔ ان کی کھا جانے والی نظریں شاگل پر جمی ہوئی تھیں جو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"اب آپ بولتے کیوں نہیں۔ اب خاموش بیٹھنے سے کیا ہو گا۔ بولیں۔ جواب دیں"...... صدر کو شاید شاگل کی خاموشی پر زیادہ غصہ آگیا تھا۔

"یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا ہے جناب صدر۔ صرف آپ کی قانون پسندی کی وجہ سے۔ آپ ہر کام قانونی طور پر چاہتے ہیں۔ میں نے آپ کو کتنی بار کہا کہ پہلے انہیں گولی مار دی جائے پھر کورٹ

مارشل ہوتا رہے گا لیکن آپ نہ مانے۔ میں نے آپ سے کتنا اصرار کیا کہ ڈیفنس ہاؤس میں مجھے موجود رہنے دیں لیکن آپ نہیں مانے۔ میں نے آپ کو کس کس طرح سمجھایا کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور یہ جنرل اور کرنلز کے بس کا روگ نہیں ہیں لیکن آپ نے مجھے ڈیفنس ہاؤس سے دور بٹھائے رکھا۔ آپ کو بین الاقوامی ساکھ چاہئے تھی۔ اب مل گئی ہے بین الاقوامی ساکھ آپ کو۔ آپ کر دیں میرا کورٹ مارشل۔ مجھے پھانسی پر لٹکا دیں۔ مجھے گولی مار دیں تاکہ آپ کی قانونی پسندی کی شہرت ہو جائے۔ یہ سب میرا قصور ہے۔ میں نے انہیں گرفتار کیا۔ میں نے انہیں بے ہوش کیا لیکن آپ کی وجہ سے یہ لوگ بچ کر نکل گئے۔ ٹھیک ہے۔ مار دیں مجھے۔ مجھے گولی مار دیں"...... شاگل نے یکلخت ایک جھٹکے سے کھڑے ہو کر اس طرح چیخ چیخ کر بولنا شروع کر دیا جیسے اس کا ذہنی توازن ہی درہم برہم ہو گیا ہو جبکہ صدر اور اس کا ملٹری سیکرٹری اور ریکھا تینوں اس طرح حیرت بھری نظروں سے شاگل کو دیکھ رہے تھے جیسے انہیں یقین ہی نہ آرہا ہو کہ شاگل ملک کے صدر کے سامنے اس انداز میں بول سکتا ہے۔

"بیٹھ جائیں۔ آپ مجھ سے بھی زیادہ پریشان ہیں۔ بیٹھ جائیں۔ میں آپ کی جرأت کی داد دیتا ہوں کہ آپ نے ان حالات میں بھی جو سچ تھا وہ بول دیا۔ بیٹھ جائیں"...... صدر نے اس بار نرم اور مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری جناب صدر۔ مجھے ایسے نہیں بولنا چاہئے تھا لیکن جناب صدر اس عمران کے خاتمے کا انتہائی شاندار موقع ہاتھ سے نکل گیا"...... شاگل نے اس بار انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مسٹر شاگل۔ آپ ایک سروس کے سربراہ ہیں اور ہو سکتا ہے کہ ڈیوٹی کے دوران آپ کے ہاتھوں مخالف ایجنٹ مرتے رہتے ہوں لیکن میں بحیثیت صدر کیسے کسی کو بغیر مقدمہ چلائے اور عدالت کی طرف سے سزا کے اعلان کے بغیر گولی مار دینے کا حکم دے دیتا۔ اپنے اپنے منصب کے تقاضے ہوتے ہیں"...... صدر نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ آئی ایم سوری سر"...... شاگل نے ایک بار پھر اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ جائیں۔ آپ نے جو بات کی ہے اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس میں واقعی آپ کا کوئی قصور نہیں ہے۔ ویسے آپ انہیں گرفتار کر کے اور بے ہوش کر کے دارالحکومت لے آئے اور پھر ہمارے حوالے کرنے سے بھی یہی بات ثابت ہو رہی ہے کہ آپ قانون کا احترام کرتے ہیں ورنہ آپ وہاں بھی انہیں گولیوں سے اڑا سکتے تھے۔ بہرحال لیبارٹری تو جو تباہ ہونا تھی ہو گئی۔ وہ مسئلہ تو ختم ہو گیا لیکن اب انہیں کسی بھی انداز میں زندہ کافرستان سے باہر نہیں جانا چاہئے۔ اب انہیں عدالت کی طرف سے سزائے موت

سنائی جا چکی ہے۔ اب انہیں گولی مار دینا قانون کی خلاف ورزی نہیں ہو گی۔ مجھے بتائیں کہ آپ نے انہیں تلاش کرنے کے لئے اور ملک سے فرار ہونے سے روکنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں"...... صدر نے کہا۔

"جناب صدر"...... شاگل نے اٹھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"بیٹھ کر بات کریں۔ بار بار اٹھنے کی ضرورت نہیں ہے"۔ صدر نے کہا تو شاگل دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جناب صدر۔ پوری سیکرٹ سروس دارالحکومت سے باہر جانے والے راستوں کی انتہائی کڑی نگرانی کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ میں نے ٹریننگ ایجنسی کے میجر راجیش کو تفصیل سے بریف کر کے ان کی تلاش پر مامور کر دیا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ٹریننگ ایجنسی کس طرح ملک میں چھپے ہوئے افراد کو ٹریس کرنے کے سلسلے میں تربیت یافتہ بھی ہے اور تجربہ کار بھی اور میں نے انہیں یہ حکم بھی دے دیا ہے کہ انہیں ٹریس کر کے فوراً گولی مار دی جائے کیونکہ انہیں عدالت کی طرف سے سزائے موت دے دی گئی ہے"...... شاگل نے کہا۔

"آپ مادام ریکھا۔ آپ نے اس سلسلے میں کیا کیا ہے"...... صدر نے اس بار خاموش بیٹھی ہوئی مادام ریکھا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"جناب صدر۔ میرے ذہن میں واقعی یہ خیال نہیں تھا کہ عمران

اور اس کے ساتھی وہاں سے فرار بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ انہیں جس انداز میں جکڑا گیا تھا وہ سو فیصد فول پروف تھا لیکن بہرحال ایسا ہو گیا۔ ابھی ہم نے وہ فلم نہیں دیکھی کہ وہ کس طرح فرار ہوئے ہیں لیکن چونکہ ابھی ہم نے انہیں فوری گرفتار کرنا ہے اور یہ لوگ اس وقت دارالحکومت میں چھپے ہوئے ہیں اور یہ بات درست ہے کہ چونکہ یہ لوگ اپنا مشن مکمل کر چکے ہیں اس لئے اب انہوں نے صرف یہاں سے فرار ہونا ہے۔ میں نے اس سلسلے میں بہت غور کیا ہے۔ یہ لوگ میک اپ کے ماہر ہیں۔ ان کے ایجنٹ بھی یہاں موجود ہیں جو ان کو نئے کاغذات بھی مہیا کر سکتے ہیں اور پھر ان کو یہاں سے نکالنے کے لئے بھی تعاون کر سکتے ہیں۔ میں نے اپنے آپ کو ان کی جگہ رکھ کر سوچا ہے اور پھر جو کچھ میری سمجھ میں آیا ہے اس کے مطابق میں ان کے فرار ہونے کے ہر راستے پر اپنی فورس سے چیکنگ کرا رہی ہوں اور مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ بہرحال میری فورس کے ہاتھوں ہی مارے جائیں گے"...... ریکھا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے کیا اقدامات کئے ہیں۔ تفصیل بتائیں"...... صدر نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ میں علیحدگی میں بتا سکتی ہوں"...... ریکھا نے کہا تو صدر صاحب اور شاگل دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا مسٹر شاگل سے آپ اپنے اقدامات چھپانا چاہتی

ہیں۔ وجہ"...... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب شاگل نے بھی اپنے اقدامات کی تفصیل نہیں بتائی جناب۔ اور ویسے بھی یہ سروس یہی چاہتی ہے کہ کریڈٹ اسے ملے۔ جناب شاگل کی سیکرٹ سروس کو آپ نے لیبارٹری کی حفاظت کا مشن دیا تھا جو ناکام ہو گیا۔ اب یہ مشن اول تو بہتر ہے آپ صرف پاور ایجنسی کے ذمے لگا دیں اور جناب شاگل اور ان کی سیکرٹ سروس کو علیحدہ رکھیں یا دوسری صورت میں ہم علیحدہ علیحدہ کام کریں۔ اس صورت میں جو اقدامات میں نے کئے ہیں وہ میں جناب شاگل صاحب کے سامنے نہیں بتانا چاہتی"...... ریکھا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ یہ مشن کسی ایک ایجنسی کے ذمے نہیں لگایا جا سکتا اس لئے مسٹر شاگل آپ علیحدہ کام کریں اور مادام ریکھا آپ علیحدہ کام کریں گی اور مجھے اب اقدامات معلوم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں چاہئیں اور جو ایجنسی کامیاب رہے گی وہ بعد میں سلامت رہے گی جبکہ دوسری ایجنسی کو ختم کر دیا جائے گا یا کامیاب ایجنسی میں مدغم کر دیا جائے گا"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی شاگل اور ریکھا بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر صدر صاحب کے جانے کے بعد ریکھا تیزی سے مڑی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"تم اب دانستہ میرے منہ آنے لگ گئی ہو ریکھا اس لئے اب عمران کے خاتمے کے بعد مجھے تمہارے بارے میں بھی سوچنا پڑے گا"...... شاگل نے اونچی آواز میں کہا۔

"تم سے جو ہو گا کر لینا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کیا کر سکتے ہو"۔ ریکھا نے مڑے بغیر کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے سے باہر چلی گئی۔ شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس اپنے دفتر میں پہنچ گیا۔ اس نے آفس پہنچتے ہی سب سے پہلے میز کی دراز کھولی اور جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور اس پر ایک مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل کالنگ میجر راجیش۔ اوور"...... شاگل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ میجر راجیش اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا پوزیشن ہے میجر راجیش۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کوئی خاص اطلاع۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"ہم ان کے قریب پہنچتے جا رہے ہیں جناب۔ مجھے یقین ہے کہ جلد ہی ہم آپ کو خوشخبری سنائیں گے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ کس طرح۔ تفصیل بتاؤ۔ صدر صاحب نے ابھی

میٹنگ کال کی تھی جس میں انہیں میں نے تمہارے متعلق بتایا ہے اور انہیں یقین دلایا ہے کہ ہم کامیاب رہیں گے۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"بے حد شکریہ جناب۔ میں مختصر طور پر آپ کو بتاتا ہوں۔ میں نے ہیلی کاپٹر اترنے والے سپاٹ سے انہیں ٹریس کرنا شروع کیا اور پھر ہم نے معلوم کر لیا کہ دو عورتیں اور پانچ مردوں کا ایک گروپ ایک لوکل بس میں بیٹھ کر راجیش پورہ سٹاپ پر اترا ہے۔ وہاں سے معلومات حاصل کی گئیں تو پتہ چلا کہ ایک آدمی نے وہاں کی ایک مقامی دکان سے فون کارڈ خریدا اور ایک پبلک فون بوتھ کے ذریعے فون کیا جبکہ باقی افراد ادھر ادھر گھومتے رہے۔ چونکہ یہ مضافاتی علاقہ ہے اس لئے یہاں پبلک فون بوتھ زیادہ استعمال نہیں ہوتے اس لئے میں نے فون کمپنی کو کال کر کے وہاں سے معلومات حاصل کیں تو مجھے بتایا گیا کہ آخری کال وہاں سے ایک گھنٹہ پہلے کی گئی ہے۔ ہر کال کا ریکارڈ چونکہ کمپنی میں چوبیس گھنٹے رکھا جاتا ہے اس لئے میں نے کال سنی تو پتہ چلا کہ یہ لوگ راجیش پورہ کی کالونی کے ایک مکان میں گئے ہیں۔ ہم نے اس مکان کو گھیرے میں لے لیا اور اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی اور پھر ہم اندر گئے تو وہاں صرف ایک آدمی تھا۔ اسے ہوش میں لایا گیا اور اس سے پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے بڑی مشکل سے زبان کھولی۔ اس نے بتایا کہ پانچ مردوں اور دو عورتوں کا گروپ وہاں آیا تھا۔ انہوں نے وہاں لباس

تبدیل کئے۔ میک اپ کئے اور پھر وہ اس مکان میں موجود کاروں میں بیٹھ کر وہاں سے چلے گئے ہیں۔ ہم نے اس آدمی سے کاروں کی تفصیل حاصل کی ہے اور اب میرے آدمی ان کاروں کو تلاش کر رہے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ یہ کاریں جلد ہی ٹریس کر لی جائیں گی۔ اوور"...... میجر راجیش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ دو باتوں کا خیال رکھیں۔ ایک تو یہ کہ یہ گروپ پاکیشیائی خطرناک ایجنٹوں کا گروپ ہے اس لئے آپ پوری طرح محتاط رہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہیں جلد از جلد ٹریس کیا جائے اور مجھے فوراً ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دی جائے۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر میز کی دراز میں رکھا۔ پھر اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"موہن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں۔ تمہارے آدمیوں نے کوئی رپورٹ دی ہے یا نہیں"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"نو سر۔ ابھی تک کوئی مشکوک آدمی یا گروپ سامنے نہیں آیا۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"سنو۔ پاور ایجنسی کی مادام ریکھا نے بھی اپنے طور پر باہر جانے والے تمام راستوں پر آدمی تعینات کیے ہوئے ہیں تاکہ وہ ان لوگوں کو ٹریس کر کے ہلاک کر سکے اور کریڈٹ خود لے جبکہ میں ایسا نہیں چاہتا۔ تم اپنے آدمیوں کو حکم دے دو کہ اگر ایسی کوئی صورت حال سامنے آئے تو بلاتکلف وہ پاور ایجنسی کے آدمیوں کو گولی سے اڑا دیں۔ میں سنبھال لوں گا لیکن ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہلاکت کا کریڈٹ بہرحال سیکرٹ سروس کو ہی ملنا چاہئے"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ مجھے بھی رپورٹ مل چکی ہے اور میں نے اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دیا ہے"...... موہن نے جواب دیا۔

"ایک بات اور ذہن میں رکھ لو کہ عمران انتہائی خطرناک ترین ذہانت کا مالک ہے۔ وہ لازماً کوئی ایسا راستہ تلاش کرے گا جس طرف شاید کسی کا خیال ہی نہ جا سکتا ہو اس لئے تمہیں ایسے تمام راستوں کا خیال رکھنا ہو گا"...... شاگل نے کہا۔

"جناب۔ دارالحکومت سے بس، کار یا جیپ سے نکلنے والے تمام چھوٹے بڑے راستوں پر ہمارے آدمی موجود ہیں۔ ایئرپورٹ، چارٹرڈ ایئرپورٹ اور سمندر کے راستوں پر بھی ہمارے آدمی موجود ہیں۔ اس کے علاوہ دارالحکومت میں موجود تمام کمپنیوں کے ہیلی کاپٹروں کو بھی چیک کیا جا رہا ہے اور اس کے علاوہ فوجی ہیلی کاپٹروں کو بھی ہم چیک کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اور تو کوئی راستہ ہے ہی نہیں"۔

موہن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کوئی ایسا راستہ جس سے وہ پیدل چل کر نکل سکتے ہوں"۔ اچانک شاگل نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یس سر۔ ہاں واقعی ایسا ایک راستہ موجود ہے۔ آلاش درے والا راستہ۔ اس کی طرف تو میرا خیال ہی نہ گیا تھا۔ ٹھیک ہے جناب میں وہاں بھی اپنے آدمی بھیج دیتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یہ آلاش درے والا کون سا راستہ ہے۔ مجھے تفصیل بتاؤ"۔ شاگل نے چونک کر کہا۔ اس نے تو بس ویسے ہی یہ بات پوچھی تھی۔ ویسے ایسے کسی راستے کا اسے علم تک نہ تھا اور نہ ہی اس نے آلاش درے کا پہلے کبھی نام سنا تھا۔

" جناب۔ دارالحکومت کے مغرب میں پہاڑی سلسلہ راسوگ ہے اور راسوگ میں ایک درہ ہے جسے آلاش درہ کہا جاتا ہے۔ اس درے سے پیدل آدمی تو گزر سکتا ہے لیکن جیپ یا کار نہیں گزر سکتی۔ دوسری طرف پہاڑی سلسلہ قریبی شہر فیروزہ تک چلا جاتا ہے اور آپ کو تو معلوم ہے کہ فیروزہ سے ہوائی سروس کے ذریعے پاکیشیا تو نہیں البتہ ناپال پہنچا جا سکتا ہے۔ ناپال اور کافرستان کے درمیان ہوائی سروس کا باقاعدہ معاہدہ ہے اور فیروزہ میں ناپالیوں کی اکثریت آباد ہے اس لئے دارالحکومت کے ساتھ ساتھ فیروزہ سے بھی ہوائی سروس جاتی رہتی ہے"...... موہن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ واقعی ایسا راستہ ہے جس کی طرف کسی کا خیال بھی نہیں جا سکتا۔ اس کی مکمل طور پر اور بھرپور انداز میں نگرانی ہونی چاہئے"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

" یس سر۔ میں ابھی دو آدمی وہاں بھیج دیتا ہوں"...... موہن نے جواب دیا۔

" دو آدمیوں سے بات نہیں بنے گی۔ ہمیں خود وہاں جانا ہو گا۔ ٹھیک ہے، تم دو آدمی وہاں بھیج دو۔ میں اپنے آدمیوں سمیت فیروزہ کے قریب پکٹنگ کروں گا کیونکہ بہرحال ان لوگوں نے فیروزہ ہی پہنچنا ہے"...... شاگل نے کہا۔

" آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں جناب۔ میں دو آدمی وہاں فیروزہ ایئرپورٹ پر بھی بھجوا دیتا ہوں"...... موہن نے کہا۔

" نہیں۔ یہ لوگ حد درجہ تیز ہیں اور نجانے مجھے کیوں یقین سا آ گیا ہے کہ یہ لوگ اسی راستے سے ہی فرار ہوں گے اس لئے میں خود وہاں موجود رہنا چاہتا ہوں۔ تم اپنا کام کرتے رہو لیکن کسی بھی خاص بات کے وقوع پذیر ہوتے ہی مجھے ٹرانسمیٹر پر فوری رپورٹ دینا"...... شاگل نے کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ جگدیش بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک

مردانہ آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں جگدیش"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"اپنے ساتھیوں کو تیار کرو۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی درہ آلاش کراس کر کے فیروزہ پہنچیں گے اور پھر وہاں سے وہ ہوائی سروس کے ذریعے ناپال اور پھر ناپال سے پاکیشیا پہنچ جائیں گے اس لئے میں ان کا خاتمہ وہیں فیروزہ میں ہی کرنا چاہتا ہوں۔ ہاں۔ فیروزہ میں ہمارا کوئی سیٹ اپ بھی ہے یا نہیں"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ ایک آدمی موجود ہے۔ اس کا نام رندھیر ہے۔ وہ وہاں فیروزہ ہوٹل کا مینجر ہے"...... جگدیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اسے بھی بتا دو اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی بھی تیاری کر لو۔ ہم نے اس بار ہر صورت میں انہیں ہلاک کرنا ہے۔ ہیلی کاپٹرز، نائٹ ٹیلی سکوپ اور مارٹر گنیں لے کر ہم نے مکمل تیاری کے ساتھ وہاں جانا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ کب جانا ہے"...... جگدیش نے کہا۔

"ابھی اسی وقت۔ وہ لوگ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر یہاں سے نکلنے کی کوشش کریں گے"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ دس منٹ بعد ہیلی کاپٹر تیار ہوں گے"...... جگدیش

نے کہا تو شاگل نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ نجانے کیا بات تھی کہ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ ان لوگوں سے ٹکراؤ فیروزہ میں ہی ہو سکتا ہے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی ریکھا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ریکھا بول رہی ہوں"...... ریکھا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کاشی بول رہی ہوں ریکھا"...... دوسری طرف سے کاشی کی آواز سنائی دی۔

"اوہ کاشی۔ کیا ہوا۔ کچھ پتہ چلا عمران اور اس کے ساتھیوں کا"...... ریکھا نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ابھی تک کسی سپاٹ پر بھی کوئی مشکوک آدمی نظر نہیں آیا لیکن میرے پاس ایک اطلاع پہنچی ہے اور میں اس اطلاع کے سلسلے میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں"...... کاشی نے کہا۔

"کیسی اطلاع"...... ریکھا نے چونک کر کہا۔

"شاگل کے ہیڈ کوارٹر سے اطلاع ملی ہے کہ شاگل اپنے آدمیوں

سمیت فیروزہ پہنچ چکا ہے"...... کاشی نے کہا۔

"فیروزہ۔ کیوں۔ کیا مطلب"...... ریکھا نے حیران ہو کر کہا۔

"اطلاع کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی درہ آلاش سے گزر کر فیروزہ پہنچیں گے اور پھر وہاں سے ہوائی سروس کے ذریعے ناپال اور ناپال سے پاکیشیا۔ اس لئے اس نے فیروزہ میں اپنا کیمپ لگا لیا ہے"...... کاشی نے کہا۔

"اوہ۔ اگر شاگل خود وہاں پہنچ گیا ہے تو پھر اسے لازماً کوئی حتمی اطلاع ملی ہو گی۔ ویسے یہ ذریعہ تو ہمارے ذہنوں میں بھی نہیں تھا اور عمران ایسے ہی راستوں کے انتخاب کا عادی ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"ہاں۔ ویسے یہ بہترین راستہ ہے۔ پھر اب ہمیں کیا کرنا چاہئے"۔ کاشی نے کہا۔

"ہم درہ آلاش کے بعد پہاڑی سلسلے میں پکٹنگ کر لیتے ہیں۔ اس درے سے گزرنے والا پیدل ہی گزر سکتا ہے اس لئے یہ لوگ پیدل ہی اس درے سے گزریں گے اور ہم اوپر پہاڑیوں پر موجود ہوں گے تو ہم آسانی سے انہیں ہٹ کر سکیں گے لیکن یہ لوگ بہرحال بے حد چوکنا ہوں گے۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری وہاں موجودگی کا انہیں علم ہو جائے"...... ریکھا نے کہا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ بہرحال یہ لوگ چھ سات ہیں اور پھر پیدل ہوں گے۔ کہاں بھاگ سکیں گے"...... کاشی نے کہا۔

"ارے ہاں۔ ویری گڈ۔ ہم دونوں اطراف میں پکٹنگ کر لیتے ہیں۔ ویری گڈ۔ تم ایسا کرو کہ فوری تمام انتظامات مکمل کراؤ۔ دیر مت کرو کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے اب صرف کافرستان سے نکلنا ہے اس لئے وہ دیر نہیں کریں گے"...... ریکھا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں انتظامات مکمل کر کے واپس آ رہی ہوں۔ پھر ہم اکٹھے ہی ہیلی کاپٹر پر وہاں جائیں گے"...... کاشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں تمہارا انتظار کروں گی"...... ریکھا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"دارالحکومت کے مغرب میں جو پہاڑی سلسلہ ہے جو فیروزہ تک چلا جاتا ہے اس کا تفصیلی نقشہ بھجواؤ"...... ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں فائل مادام ریکھا کے سامنے میز پر رکھی اور پھر خاموشی سے واپس چلی گئی۔ ریکھا نے فائل کھولی تو اس کے اندر نقشہ موجود تھا۔ وہ نقشے پر جھک گئی۔ وہ اصل میں دارالحکومت سے اس درے تک اور پھر درے سے فیروزہ تک کا راستہ مارک کرنا

چاہتی تھی کیونکہ اس کے ذہن میں بہرحال یہ بات موجود تھی کہ عمران نے اگر اس درے سے فیروزہ پہنچنے کا فیصلہ کیا ہے تو پھر وہ یقیناً عام راستے کا انتخاب نہیں کرے گا اس لئے وہ تمام ممکنہ راستوں کو ذہن میں رکھنا چاہتی تھی۔ پھر اچانک اسے خیال آیا کہ یہ لوگ کوئی بھی راستہ منتخب کریں بہرحال گزرنا تو انہیں درے سے ہی ہو گا کیونکہ ان پہاڑیوں کی ساخت ایسی تھی کہ درے کے علاوہ ان پہاڑیوں کو بغیر ہیلی کاپٹر کے کسی طرح بھی کراس نہیں کیا جا سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے درے کے بعد فیروزہ تک کے مختلف راستوں کو چیک کرنا شروع کر دیا اور پھر وہ ان راستوں کو کافی دیر تک مارک کرتی رہی۔ آخرکار اس نے دو تین راستے مارک کر لئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور کاشی اندر داخل ہوئی۔

"اوہ۔ نقشہ چیک کیا جا رہا ہے"...... کاشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... ریکھا نے کہا اور اسے ساری بات بتا دی۔

"میں نے ایسی جگہ پر پکٹنگ کا انتظام کر دیا ہے کہ وہ کسی بھی راستے سے جائیں ہم سے نہ چھپ سکیں گے اور ہمارے ٹارگٹ میں رہیں گے"...... کاشی نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ کون سی جگہ ہے وہ۔ یہاں نقشے پر دکھاؤ"۔ ریکھا نے کہا تو کاشی نے جھک کر نقشے کو دیکھنا شروع کر دیا اور پھر ایک جگہ انگلی رکھ دی۔

"اوہ ہاں۔ ویری گڈ۔ تم نے واقعی بہترین سپاٹ کا انتخاب کیا ہے۔ اب یہ کسی صورت بھی بچ کر نہ جا سکیں گے"...... ریکھا نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایک اور مسئلہ سامنے آگیا ہے"...... کاشی نے کہا تو ریکھا ایک بار پھر چونک پڑی۔

"کون سا مسئلہ"...... ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شاگل نے ٹریسنگ ایجنسی کے میجر راجیش کی خدمات سرکاری طور پر حاصل کر لی ہیں اور شاگل کے ہیڈ کوارٹر سے معلوم ہوا ہے کہ میجر راجیش نے ان کا سراغ لگا لیا ہے"...... کاشی نے کہا تو ریکھا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کہاں ہیں یہ لوگ"...... ریکھا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"وہ پہلے راجیش پورہ کی آبادی میں ایک مکان پر پہنچے اور پھر وہاں سے میک اپ کر کے اور لباس تبدیل کر کے وہ دو کاروں میں سوار ہو کر دارالحکومت چلے گئے۔ اب میجر راجیش کے آدمی ان کاروں کو تلاش کر رہے ہیں اور ابھی تک تو وہ انہیں ٹریس نہیں کر سکے لیکن تمہیں معلوم ہے کہ ان کے پاس ٹریسنگ کے انتہائی جدید ترین آلات ہیں اور وہ خصوصی طور پر تربیت یافتہ بھی ہیں اس لئے ایسا نہ ہو کہ ہم وہاں پہاڑیوں میں عمران کا انتظار کرتے رہ جائیں اور راجیش ان کا خاتمہ کر ڈالے"...... کاشی نے کہا تو ریکھا بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ ہنس رہی ہیں"...... کاشی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری سادگی پر ہنس رہی ہوں کاشی۔ اگر عمران میجر راجیش کے بس کا روگ ہوتا تو کیا اب تک زندہ ہوتا۔ خود شاگل کو بھی اس کا احساس ہے اس لئے تو وہ خود فیروزہ پہنچ گیا ہے ورنہ وہ کیوں وہاں جاتا"...... ریکھا نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ میجر راجیش اسے صرف ٹریس کر کے ہی شاگل کو اطلاع کر دے اور شاگل ہیلی کاپٹر پر واپس آکر ان کا خاتمہ کر دے"...... کاشی نے کہا۔

"عمران، شاگل کے بس کا روگ بھی نہیں ہے کاشی۔ اس کا اگر کوئی مقابلہ کر سکتا ہے تو وہ صرف میں ہوں ریکھا اور تم دیکھنا کہ آخرکار یہ میرے ہی ہاتھوں ہلاک ہو گا۔ آج ہو چاہے دس سال بعد ہو"...... ریکھا نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن ایک بات اور میرے ذہن میں ہے۔ اب اگر آپ نے بات کر ہی دی ہے تو میں بھی اسے اوپن کر دوں"...... کاشی نے کہا تو ریکھا بے اختیار چونک پڑی۔

"کون سی بات"...... ریکھا نے چونک کر کہا۔

"آپ اور میں ہم دونوں کو اس نے ریگستان میں بے ہوش کر دیا تھا۔ اس کے باوجود عمران ہمیں زندہ حالت میں ہیلی کاپٹر پر ساتھ لئے پھرتا رہا ورنہ وہ ہمیں انتہائی آسانی سے ہلاک کر سکتا تھا اور اگر خود ہلاک نہ کرتا اور وہیں صحرا میں ہمیں چھوڑ کر چلا جاتا تب بھی ہم

وہاں بھوک اور پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتیں"...... کاشی نے کہا تو ریکھا بے اختیار مسکرا دی۔

" ہاں۔ لیکن تم اصل میں کہنا کیا چاہتی ہو"...... ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں اس کی وجہ جاننا چاہتی ہوں۔ مجھے حقیقتاً اس کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔ ہم اسے ہر وقت ہلاک کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں اور اگر وہ خود اپنی کوششوں سے نہ بچ نکلے تو ہم اب تک یقیناً اسے ہزاروں بار ہلاک کر چکے ہوتے لیکن وہ ہمیں ہلاک نہیں کرتا"...... کاشی نے کہا۔

" اسے اس کی حماقت ہی کہا جا سکتا ہے اور کیا کہا جا سکتا ہے"۔ ریکھا نے کہا۔

" نہیں ریکھا۔ میرا خیال اور ہے"...... کاشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا"...... ریکھا نے چونک کر کہا۔

" وہ آپ کو پسند کرتا ہے"...... کاشی نے کہا تو ریکھا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" عمران کے بارے میں ایسا سوچنا دنیا کی سب سے بڑی حماقت ہے کاشی۔ ہم دونوں عورتیں ہیں اور عورتوں میں ایک خاص حس موجود ہوتی ہے کہ وہ ان مردوں کو فوراً پہچان لیتی ہیں جن کے دل میں ان کے لئے معمولی سی پسندیدگی کی لہر بھی پیدا ہوتی ہے لیکن آج

تک میں نے اس کی آنکھوں میں ایسی کوئی لہر پیدا ہوتے نہیں دیکھی۔ وہ تو ہمیں اس طرح دیکھتا ہے جیسے ہم سرے سے عورتیں ہی نہ ہوں یا وہ کسی اور سیارے کی مخلوق ہو جسے سرے سے احساس ہی نہ ہو کہ عورتوں کو پسند بھی کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ایک اور بات بھی ہے اور وہ یہ کہ جو رویہ عمران ہمارے ساتھ رکھتا ہے یعنی باوجود قابو پا لینے کے وہ ہمیں ہلاک نہیں کرتا یہ رویہ وہ شاگل کے ساتھ بھی رکھتا ہے۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ کئی بار اس نے دانستہ شاگل کو زندہ چھوڑ دیا ہے۔ اب تم بتاؤ کہ شاگل کیا کوئی عورت ہے اور عمران کیا اسے پسند کرتا ہے"...... ریکھا نے کہا تو کاشی نے ایک طویل سانس لیا۔

"آپ کی بات درست ہے بلکہ اب یہ بات تو بہرحال واضح ہو گئی ہے کہ اس کی وجہ پسندیدگی نہیں ہے لیکن پھر وہ کیوں ایسا کرتا ہے"...... کاشی نے کہا۔

" اس کی اپنی نفسیات ہے۔ اب کیا کہا جا سکتا ہے"...... ریکھا نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ریکھا کوئی بات کرتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ریکھا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... ریکھا نے کہا۔

" رنجیت بول رہا ہوں۔ میڈم کاشی یہاں موجود ہوں گی"۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو ریکھا نے رسیور کاشی کی طرف بڑھا دیا۔ کاشی کا سیکشن علیحدہ تھا اور اس کے لوگ اسے

میڈم ہی کہتے تھے۔

"یس۔ کاشی بول رہی ہوں"...... کاشی نے کہا۔

" رنجیت بول رہا ہوں میڈم"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"...... کاشی نے چونک کر پوچھا۔

" میڈم۔ میجر راجیش نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی رہائش گاہ تلاش کر لی ہے اور وہ کسی بھی وقت وہاں ریڈ کر سکتے ہیں اس لئے ہمیں کیا کرنا ہے"...... رنجیت نے کہا۔

" تم کیا کر سکتے ہو سوائے نگرانی کے۔ اسے کرنے دو جو وہ کرتا ہے۔ ہاں۔ جب معاملات فائنل ہو جائیں تو مجھے رپورٹ دے دینا"۔ کاشی نے کہا۔

" کیا مطلب میڈم۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"...... دوسری طرف سے رنجیت نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اگر تو عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو جائیں تو مجھے رپورٹ دے دینا اور اگر وہ نکل جائیں اور میجر راجیش ناکام ہو جائے تب بھی رپورٹ دے دینا اور اگر میجر راجیش ہلاک ہو جائے تو پھر تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کرنی ہے اور مجھے رپورٹ بھی دینی ہے"...... کاشی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کاشی نے رسیور رکھ دیا۔

" میجر راجیش کو ناکامی ہی ہو گی"...... ریکھا نے کہا۔

" دیکھو۔ اب اس کا انجام دیکھ کر ہمیں پہاڑوں پر جانا چاہئے"۔ کاشی نے کہا تو ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

رین بو کالونی کی ایک کوٹھی میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ راجیش پورہ کے مکان میں انہوں نے میک اپ کیا اور لباس تبدیل کئے اور پھر ناثران سے اس کوٹھی کا پتہ معلوم کر کے وہ وہاں سے دو کاروں میں بیٹھ کر یہاں پہنچ گئے لیکن عمران نے راستے میں عبدالجبار کو ایک چوک پر اتار دیا تھا تاکہ وہ ان کے ساتھ نہ دوڑتا پھرے اور اپنے اڈے پر پہنچ جائے کیونکہ اس نے تو بہرحال ان کے ساتھ نہیں جانا تھا۔ اس کوٹھی میں فیصل جان موجود تھا اور عمران نے اس سے دارالحکومت اور اس کے نواحی علاقوں کا نقشہ لیا اور اب وہ سب بیٹھے اس نقشے پر غور کر رہے تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ کیوں اس قدر پریشان ہو رہے ہیں۔ کافرستان سے پاکیشیا پہنچنا کون سا مشکل کام ہے۔ میں آپ کو اسمگلروں کی مخصوص لانچ میں بین الاقوامی سمندر میں اور پھر وہاں

سے بڑے جہاز کے ذریعے پاکیشیا اس طرح پہنچا سکتا ہوں کہ کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی"...... فیصل جان نے کہا۔

"ہم نے زندہ سلامت وہاں پہنچنا ہے۔ میری تو خیر کوئی بات نہیں لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کسی رکن کو خراش بھی آ گئی تو چیف صاحب قیامت برپا کر دیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فیصل جان بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں اس کی ضمانت دیتا ہوں کہ کسی کو خراش تک نہیں آئے گی"...... فیصل جان نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی شاگل اور ریکھا کے بارے میں ہمیں پوری طرح علم نہیں ہے اور اس وقت سمندر کی ایک ایک لہر چیک کی جا رہی ہو گی۔ ہم نے کسی ایسے راستے سے نکلنا ہے جس کا ان دونوں کو خیال تک نہ آ سکے"...... عمران نے کہا۔

"پھر ایک ہی راستہ ہے اگر آپ پسند کریں تو"...... فیصل جان نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کون سا راستہ"...... عمران نے پوچھا تو فیصل جان نے اسے آلاش درے والے راستے کے بارے میں تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ ایسا راستہ ہے جس کے بارے میں ان دونوں کو خیال بھی نہیں آ سکتا۔ ویری گڈ۔ لیکن فیروزہ سے ناپال جانے کے لئے ہمیں نئے سرے سے کاغذات بنوانے پڑیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ تو چند گھنٹوں میں بن جائیں گے عمران صاحب"۔ فیصل جان نے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے۔ تم جاؤ اور کاغذات تیار کراؤ۔ ہم اب اسی راستے سے فیروزہ پہنچیں گے اور وہاں سے ناپال۔ یہ واقعی سب سے محفوظ راستہ ہے"....... عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو فیصل جان سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ اسی میک اپ میں جائیں گے"....... فیصل جان نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ہمیں میک اپ تبدیل کرنا ہو گا۔ ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ کسی اور کے کاغذات سے تصاویر لے کر کاغذات تیار کرا لو۔ ہم ان تصویروں کی مدد سے اپنا میک اپ کر لیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"اوکے ۔ میں انتظام کر لوں گا"....... فیصل جان نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"کتنی دیر لگ جائے گی"....... عمران نے کہا۔

"زیادہ نہیں صرف چار گھنٹے"....... فیصل جان نے دروازے میں رک کر کہا تو عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ باہر چلا گیا تو صفدر بھی اٹھ کر اس کے پیچھے گیا تاکہ پھاٹک بند کر سکے اور عمران دوبارہ اس نقشے پر جھک گیا۔

"عمران صاحب۔ اس راستے کا علم بہرحال شاگل اور ریکھا کو بھی ہو گا اس لئے ایسا نہ ہو کہ وہاں بھی چیکنگ ہو رہی ہو"....... کیپٹن

شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وہ اس درے کی طرف توجہ نہیں دیں گے اور ویسے ہم ان کی نظروں سے بچ کر کسی صورت بھی فیروزہ نہیں پہنچ سکتے"....... عمران نے جواب دیا۔

"اس کے باوجود میرا خیال ہے کہ ہمیں اس درے کے سلسلے میں محتاط رہنا چاہئے عمران صاحب"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"محتاط تو ہم نے رہنا ہی ہے"....... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور تنویر تیزی سے اندر داخل ہوا۔ وہ شروع سے ہی دوسری منزل پر نگرانی کے لئے تعینات تھا۔

"کیا ہوا"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہماری رہائش گاہ پر کسی بھی لمحے حملہ ہونے والا ہے۔ دو آدمی مشکوک انداز میں سامنے ایک درخت کی اوٹ میں آ کر رکے ہیں۔ ان کے پاس کوئی سائنسی مشین ہے جو کور سی اور اس میں سے سرخ رنگ کی روشنی بھی نکل رہی ہے۔ مدھم سی روشنی اور ان کی نظریں ہماری کوٹھی پر جمی ہوئی ہیں"....... تنویر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"چوکور سائنسی مشین۔ سرخ روشنی۔ اوہ۔ تو ہمیں باقاعدہ چیک کیا جا رہا ہے۔ اٹھو۔ جلدی کرو ہمیں اوپر والی منزل پر پہنچنا ہے۔ آؤ"....... عمران نے کہا تو وہ سب تیزی سے اٹھ کر دوڑتے ہوئے کمرے سے باہر نکلے اور پھر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر والی منزل پر پہنچ گئے

"یہاں آنے کا کیا فائدہ ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کریں۔ اس صورت میں یہ گیس نیچے سے اوپر پہنچنے تک کچھ وقفہ لے گی اور اس وقفے میں ہم سانس روک لیں گے۔ دوسری صورت میں یہ لوگ میزائل فائرنگ کر سکتے ہیں اور یہ لازمی بات ہے کہ ان کے خیال کے مطابق ہم نیچے والے حصے میں ہوں گے اس لئے وہ میزائل فائرنگ نیچے ہی کریں گے اس طرح بھی ہمیں بہرحال اپنی جانیں بچانے کا موقع مل جائے گا"...... عمران نے کہا۔ وہ کھڑکی کے پردے کی اوٹ میں کھڑا تھا اور اس کی نظریں باہر لگی ہوئی تھیں۔ باقی ساتھی بھی اوٹ میں تھے۔ عمران نے ان دونوں آدمیوں کو چیک کر لیا تھا جو درخت کی اوٹ میں تھے اور ان کے پاس واقعی چوکور ڈبہ نما مشین تھی لیکن اس مشین سے اب کوئی روشنی نہ نکل رہی تھی۔ وہ اس طرح سڑک کی طرف بار بار دیکھ رہے تھے جیسے انہیں کسی کی آمد کا انتظار ہو۔ تھوڑی دیر بعد سیاہ رنگ کی دو کاریں اس درخت کی سائیڈ میں آ کر رکیں اور پھر ان میں سے آٹھ افراد اترے اور تیزی سے دونوں کاروں کی دوسری طرف اوٹ میں ہو گئے جبکہ ایک آدمی درخت کی اوٹ میں موجود آدمیوں کی طرف بڑھ گیا۔ وہ چند لمحوں تک ان سے باتیں کرتا رہا اور پھر تیزی سے مڑا اور کاروں کی اوٹ میں چلا گیا جبکہ درخت کی اوٹ میں موجود دونوں افراد وہیں کھڑے

رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دو آدمی کاروں کی اوٹ سے نکلے اور اس انداز میں سڑک کراس کر کے اس کوٹھی کی طرف بڑھنے لگے جیسے کسی سے ملنے کے لئے آ رہے ہوں۔ پھر وہ کوٹھی کی سائیڈ میں موجود گلی میں داخل ہو کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئے۔ عمران کی نظریں اب اس سائیڈ گلی کی دیوار پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد اس نے گلی میں سے سات آٹھ پیلے رنگ کے چھوٹے چھوٹے کیپسول اڑ کر برآمدے میں گرتے دیکھے۔

"سانس روک لو۔ کیپسول فائر ہو رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی سانس روک لیا۔ چند لمحوں بعد اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا ہو لیکن چونکہ وہ کافی پہلے سانس روک چکا تھا اس لئے یہ رفتار تیز نہ تھی اور چند لمحوں بعد ہی وہ دوبارہ پہلے کی طرح نارمل ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے آہستہ سے سانس لیا اور پھر اس نے تیز تیز سانس لینا شروع کر دیا۔

"اب اس کا اثر بہت محدود ہو گا اس لئے اب تم سانس لے سکتے ہو"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے سانس لینے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد ہی سائیڈ دیوار سے ایک سر ابھرا اور پھر وہ دیوار پر چڑھ کر اندر کود گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا چپٹا پسٹل نکالا اور کھڑکی کا شیشہ ہٹا کر اس نے پسٹل کی نال کو نیچے

کی طرف کر دیا۔ خود وہ ابھی تک پردے کی اوٹ میں تھا۔ دوسرے لمحے پھاٹک کھلا اور پھر ایک ایک کر کے وہی آدمی اندر آنا شروع ہو گئے جو کاروں پر وہاں پہنچے تھے۔ جب نو آدمی اندر پہنچ گئے تو وہ سب مڑ کر تیزی سے اندرونی عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ ان کے چلنے کا انداز بڑا اطمینان بخش تھا۔ ظاہر ہے وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ اندر موجود افراد بے ہوش پڑے ہوں گے اور اسی لئے وہ سب اندر بھی آگئے تھے اور پھاٹک کے قریب کچھ دیر اس لئے رکے رہے تھے کہ اگر اندر عمارت میں گیس کے اثرات موجود ہوں تو وہ بھی ختم ہو جائیں۔ اب وہ کھڑکی سے نظر آنا بند ہو گئے تھے۔ عمران نے اسی لمحے ٹریگر دبا دیا۔ سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی چار کیپسول پسٹل سے نکل کر نیچے گرتے چلے گئے۔

"سانس روک لو"...... عمران نے پسٹل اندر کرتے ہوئے کہا اور خود بھی سانس روک لیا۔ پھر تقریباً تین منٹ تک اس نے سانس روکے رکھا اور پھر اس نے آہستہ سے سانس لیا اور کوئی نامانوس سی بو محسوس نہ کر کے اس نے تیز تیز سانس لینا شروع کر دیا اور اسے سانس لیتا دیکھ کر باقی ساتھیوں نے بھی سانس لینے شروع کر دیئے۔

"آؤ۔ اب ان سے اطمینان سے پوچھ گچھ ہو گی۔ البتہ تنویر یہیں رہے گا تاکہ ان کے مزید ساتھی نہ آجائیں"...... عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ آپ نے گیس پسٹل کیا پہلے سے جیب میں

رکھا ہوا تھا۔ کیا آپ کو معلوم تھا کہ یہ سب کچھ ہونے والا ہے"۔ سیڑھیاں اترتے ہوئے صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ بات نہیں ہے۔ میں کوٹھی میں موجود اسلحہ چیک کر رہا تھا کہ یہ جدید ساخت کا گیس پسٹل نظر آگیا۔ میں نے اس کا میگزین چیک کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا کیونکہ میں اس کی تکنیک کو تفصیل سے چیک کرنا چاہتا تھا اور پھر مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔ بس یوں سمجھ لو کہ اتفاق سے یہ کام آگیا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نجانے ہر بار صرف تمہارے ساتھ ہی کیوں ایسے اتفاق پیش آتے ہیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نیت نیک ہوتی ہے میری"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ برآمدے میں، برآمدے کی سیڑھیوں اور نیچے فرش پر دس افراد ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔

"اس صاحب کو اٹھا کر اندر لے آؤ اور کرسی سے باندھ دو اور باقیوں کو گھسیٹ کر ایک طرف کر دو"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس آدمی کو جس کے بارے میں عمران نے ہدایت کی تھی اندر کمرے میں لا کر ایک کرسی پر نہ صرف بٹھا دیا گیا بلکہ اس کو رسی سے باندھ بھی دیا گیا تھا۔

"اس کے منہ میں پانی ڈالو صفدر تاکہ یہ ہوش میں آجائے"۔

عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ جولیا اور صالحہ بھی ساتھ ہی کرسیوں پر بیٹھ گئی تھیں۔ صفدر نے باتھ روم سے پانی کا جگ بھرا اور پھر اس نے اس آدمی کا منہ بھینچ کر تھوڑا سا پانی اس کے منہ میں ڈال دیا اور پھر جگ ایک طرف رکھ کر وہ بھی ایک طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ کیپٹن شکیل البتہ پہلے ہی باہر جا چکا تھا۔ شاید وہ چیک کرنے گیا تھا کہ عقبی طرف تو ان کا کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ اس آدمی کو چند لمحوں بعد ہوش آگیا تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن رسی سے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا تھا۔

"تم بے ہوش نہیں ہوئے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... اس آدمی نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم اب اتنی بار زندگی میں بے ہوش ہو چکے ہیں کہ بے ہوش پروف ہو چکے ہیں۔ تم اپنی بات کرو۔ تمہارا نام کیا ہے اور تمہارا تعلق کس سے ہے۔ شاگل سے یا ریکھا سے"...... عمران نے کہا تو وہ آدمی بے اختیار چونک پڑا۔

"میرا تعلق کسی سے نہیں ہے"...... اس نے جواب دیا۔

"دیکھو مسٹر یا جو بھی تمہارا نام ہے۔ تم تربیت یافتہ آدمی لگتے ہو اور تمہارے آدمیوں کے پاس ایکس سیٹ ایکس آر مشین موجود تھی۔ یہ مشین ریز کی مدد سے دو ہزار گز کے فاصلے تک چیکنگ کر

سکتی ہے اور ایسی مشین استعمال کرنے والے عام لوگ نہیں ہو سکتے۔ میں اس لئے تم سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ اگر تم سرکاری آدمی ہو تو مجھے بتا دو۔ ابھی تمہارے ساتھی صرف بے ہوش پڑے ہیں ورنہ تم سمیت ان سب کا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے لیکن میں کسی سرکاری آدمی کو ہلاک نہیں کرنا چاہتا"...... عمران نے کہا۔

"تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو"...... اس آدمی نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو پوچھ رہا ہوں کہ تم اپنے بارے میں سچ سچ بتا دو۔ میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو زندہ چھوڑ دوں گا لیکن غلط بات نہ کرنا کیونکہ مجھے بہرحال سچ جھوٹ میں تمیز کرنی آتی ہے"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام علی عمران ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

"ہاں۔ میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر تم سے کوئی بات چھپانا فضول ہے اور مجھے معلوم ہے کہ تم اپنا وعدہ بھی پورا کرتے ہو۔ تو سن لو۔ میرا نام میجر راجیش ہے۔ حکومت کی ایک ایجنسی ہے جسے ٹریسنگ ایجنسی کہا جاتا ہے۔ ہمارا کام غیر ملکی جاسوسوں کو ٹریس کرنا ہوتا ہے۔ زیادہ تر ہمارا تعلق دفاعی سلسلے میں کام کرنے والے غیر ملکی جاسوسوں سے رہتا ہے لیکن اس بار چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل نے ہماری ایجنسی کی خدمات تم لوگوں کو ٹریس کرنے لئے حاصل کیں اور پھر چونکہ تم جی ایچ کیو سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے

اس لئے چیف آف ٹریننگ سٹاف نے جو ہماری ایجنسی کے سر چیف ہیں، تمہارے خلاف کام کرنے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ ہم نے کام شروع کر دیا"...... میجر راجیش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر سے راجیش پورہ اور پھر راجیش پورہ کے مکان میں موجود توفیق سے ملنے والی معلومات کے ذریعے کاروں کو ٹریس کرنے سے لے کر یہاں پہنچنے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

"تم نے ہمارے بارے میں شاگل کو اطلاع دی تھی"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ انہوں نے حکم دیا تھا کہ آپ لوگ جیسے ہی ٹریس ہوں میں ایک لمحہ ضائع کئے بغیر آپ پر حملہ کر کے آپ کو ہلاک کر دوں۔ میرے آدمیوں نے اس کوٹھی میں موجود کاروں کو ٹریس کر لیا لیکن آپ کے حلیئے وہ نہیں تھے جن حلیوں میں آپ جی ایچ کیو سے فرار ہوئے تھے اور نہ ہی آپ کے لباس وہ تھے اس لئے میں نے آپ کو بے ہوش کر کے چیکنگ کرنے کا فیصلہ کیا اور اس فیصلے کے تحت میں نے بے ہوش کر دینے والی گیس اندر فائر کرائی اور پھر جب ہم اندر داخل ہوئے تو برآمدے کے قریب ہی خود بے ہوش ہو کر گر پڑے اور اب مجھے یہاں ہوش آیا ہے"...... میجر راجیش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا اس کوٹھی کے بارے میں تم نے شاگل کو اطلاع دی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے اس وقت انہیں اطلاع دی تھی جب ہمیں کاروں کے بارے میں اطلاع ملی تھی اور ابھی ہم کاروں کو تلاش کر رہے تھے۔ اس کے بعد میں انہیں اس وقت اطلاع دینا چاہتا تھا جب میں چیکنگ مکمل کر لیتا"...... میجر راجیش نے کہا۔

"اسے کیا اطلاع دیتے تم"...... عمران نے پوچھا۔

"یہی کہ آپ کو ٹریس کر لیا گیا ہے اور آپ بے ہوش ہیں۔ پھر وہ جیسے حکم دیتا میں ویسے ہی کرتا"...... میجر راجیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"توفیق آپ کا آدمی تھا"...... عمران نے کہا تو میجر راجیش بے اختیار چونک پڑا۔

"ہماری آدمی۔ نہیں۔ وہ ہمارا آدمی کیسے ہو سکتا ہے"...... میجر راجیش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر اس نے کیوں سب کچھ تمہیں اتنی آسانی سے بتا دیا"۔ عمران نے کہا۔

"وہ بے حد سخت جان آدمی ثابت ہوا تھا۔ ہم نے اپنے مخصوص طریقوں سے اس سے پوچھ گچھ کی اور پھر آخر کار اس کی زبان کھلوانے میں کامیاب ہو گئے"...... میجر راجیش نے جواب دیا۔

"کیا وہ اب زندہ ہے یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں بتا رہا ہوں کہ وہ بے حد سخت جان ثابت ہوا اس لئے وہ ہلاک ہو گیا"...... میجر راجیش نے جواب دیا۔

اگر تم خود بھی زندہ رہنا چاہتے ہو اور اپنے ساتھیوں کو بھی زندہ چھوڑ دیئے جانے کا خیال رکھتے ہو تو پھر میرے سامنے فون کر کے شاگل کو بتاؤ کہ دونوں کاریں تمہیں ایک پارکنگ میں کھڑی مل گئی ہیں لیکن وہ خالی ہیں اور اب تم نئے سرے سے ہمارے کلیو ٹریس کرنے کی کوشش میں ہو"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں یہ کہہ دیتا ہوں"....... میجر راجیش نے کہا۔

"صفدر۔ فون اٹھا کر اس کے قریب لے جاؤ۔ لاؤڈر کا بٹن آن کر دینا اور شاگل کے ہیڈ کوارٹر کے نمبر پریس کر کے رسیور ان کے کان سے لگا دو"....... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میجر راجیش۔ کوئی اشارہ یا کوڈ میں بات نہ کرنا ورنہ رسیور رکھے جانے سے پہلے تمہاری کھوپڑی ٹکڑوں میں تقسیم ہو چکی ہو گی"۔ عمران نے راجیش سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں جانتا ہوں"....... میجر راجیش نے کہا۔ اسی لمحے صفدر نے رسیور اس کے کان سے لگا دیا۔ لاؤڈر میں دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر"....... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میجر راجیش بول رہا ہوں۔ چیف آف ٹریننگ ایجنسی۔ چیف شاگل سے بات کراؤ"....... میجر راجیش نے کہا۔

"میجر راجیش۔ چیف شاگل اس وقت ہیڈ کوارٹر تو ایک طرف دارالحکومت میں بھی موجود نہیں ہیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تو پھر کہاں ہیں۔ میری بات کرائیں"....... میجر راجیش نے کہا۔

"وہ فیروزہ گئے ہوئے ہیں اور ان سے آپ کی بات نہیں ہو سکتی۔ آپ پیغام دے دیں۔ اگر چیف نے رابطہ کیا تو انہیں آپ کا پیغام دے دیا جائے گا"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے فیروزہ کا نام سنتے ہی ایک طویل سانس لیا۔

"انہیں پیغام دے دیں کہ وہ دونوں کاریں جن پر پاکیشیائی ایجنٹ راجیش پورہ سے فرار ہوئے تھے یہاں دارالحکومت کے ایک چوک کی پارکنگ میں کھڑی ملی ہیں لیکن وہ خالی ہیں۔ اب ہم نئے سرے سے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کر رہے ہیں۔ جیسے ہی یہ ملے میں اطلاع کر دوں گا"....... میجر راجیش نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ پیغام پہنچا دیا جائے گا"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو صفدر نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا اور پھر فون اٹھا کر اس نے واپس لا کر عمران کے سامنے رکھا اور خود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم نے توفیق کو ہلاک کر کے ناقابل معافی جرم کیا ہے میجر راجیش اس لئے تم بھی چھٹی کرو"....... عمران نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ میجر راجیش کوئی بات کرتا عمران نے ٹریگر دبا دیا اور چند لمحوں بعد ہی میجر راجیش ہلاک ہو چکا تھا۔

"باہر موجود اس کے سب ساتھیوں کو بھی ہلاک کر دو اور اس کے ساتھ ہی باہر سڑک پر موجود ان کی کاروں کو یہاں سے کافی دور لے جا کر چھوڑ آؤ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہمیں یہ جگہ چھوڑ دینی چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ ابھی میجر راجیش نے اس جگہ کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتایا۔ پھر فیصل جان نے بھی واپس نہیں آنا ہے۔ البتہ اس سارے ہنگامے میں ایک بات معلوم ہو گئی ہے کہ کیپٹن شکیل کی بات درست تھی"...... عمران نے باہر آتے ہوئے کہا جبکہ صفدر پہلے ہی باہر جا چکا تھا۔

"کون سی بات"...... جولیا نے کہا جبکہ عمران ساتھ والے کمرے کی طرف آ گیا تھا۔

"شاگل پہلے ہی فیروزہ پہنچ چکا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا آلاش درے سے گزرنے والا آئیڈیا غلط ہے۔ اگر ہم ایسا کرتے تو لامحالہ پکے ہوئے پھلوں کی طرح سیدھے شاگل کی جھولی میں جا گرتے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی۔ لیکن اسے کیسے یہ بات معلوم ہوئی ہو گی کہ

ہم وہاں بھی پہنچ سکتے ہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی چھٹی حس بھی میری طرح کئی سالوں سے چھٹی پر ہی رکی ہوئی ہے۔ ساتویں جماعت چڑھتی ہی نہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں بے اختیار ہنس پڑیں۔

"پھر اب کیا پروگرام ہے۔ کیا ہم اسی طرح یہاں بیٹھے رہیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ارے ہاں۔ ایک منٹ۔ یہ کام ہو سکتا ہے"...... عمران نے یکلخت اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"میجر راجیش کا قدوقامت مرے جیسا ہے۔ میں اس کا روپ بدل سکتا ہوں۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر اس کے ساتھیوں کے میک اپ میں آ سکتے ہیں۔ البتہ تم دونوں کا مسئلہ رہ جائے گا"۔ عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس طرح کیا ہم پاکیشیا پہنچ جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ فیروزہ تک پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ البتہ ایسا ہو سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ تم دونوں کو بھی ٹریننگ ایجنسی میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ اب شاگل کو یہ تو معلوم نہیں ہو گا کہ ٹریننگ

"بڑا آسان سا پلان ہے عمران صاحب۔ گریٹ لینڈ کی یونیورسٹی کے پروفیسروں کی ایک ٹیم ان دنوں کافرستان کا دورہ کر رہی ہے۔ یہ یہاں کی ایک یونیورسٹی کی دعوت پر آئے ہوئے ہیں۔ ان میں دو عورتیں بھی ہیں اور چار مرد۔ انہوں نے کل واپس گریٹ لینڈ جانا ہے اور میں ان سے مل چکا ہوں۔ آپ اور آپ کے ساتھیوں کو ان کے روپ میں لایا جا سکتا ہے اس طرح آپ بڑے اطمینان سے یہاں سے گریٹ لینڈ جا سکتے ہیں"...... ناٹران نے کہا۔

"اس جیسے تو بے شمار گروپ روزانہ کافرستان سے باہر جاتے رہتے ہوں گے لیکن ہمیں بہرحال میک اپ تو کرنا ہی پڑے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے لیکن آپ جس قسم کے میک اپ کر لیتے ہیں ان کے چیک ہونے کا تو کوئی خدشہ نہیں ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"تم ایئرپورٹ پر گئے ہو ان دنوں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ کیوں"...... ناٹران نے چونک کر کہا۔

"میں ہو کر آیا ہوں۔ میں وہاں چیکنگ کرنے گیا تھا اور میں نے زیرو ایکس کیمرے وہاں نصب دیکھے ہیں اور زیرو ایکس کیمرے ایکریمیا کی جدید ترین ایجاد ہے۔ ان کیمروں سے کسی قسم کا میک اپ خفیہ نہیں رہ سکتا کیونکہ ان سے نکلنے والی ریز انسانی کھال کو کیمرے میں نمایاں کر دیتی ہے اس لئے چاہے تم لوہے کا غلاف بھی چہرے پر چڑھا لو یا جڑی بوٹیوں اور کریموں کا لیپ کر لو زیرو ایکس

کیمرے سے نکلنے والی خصوصی ریز کھال کو نمایاں کر دیتی ہے اس لئے میک اپ چاہے کوئی بھی ہو ان کیمروں سے آدمی بچ کر نہیں نکل سکتا"...... عمران نے کہا۔

"کیا اصل شکل سامنے آجاتی ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"نہیں۔ بلکہ یہ کاشن آجاتا ہے کہ کھال پر کوئی نہ کوئی چیز موجود ہے اور اس طرح وہ آدمی چیک ہو جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو ناٹران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر تو واقعی مسئلہ ہے لیکن اب کیا ہو گا۔ چیف کا فون آیا تھا کہ آپ کو فوری طور پر واپس بھجوایا جائے"...... ناٹران نے کہا۔

"چیف تو سمجھ رہا ہو گا کہ ہم یہاں بیٹھے عیش کر رہے ہیں"۔ عمران نے کہا تو ناٹران بے اختیار مسکرا دیا۔

"مسئلہ تو آپ کا دارالحکومت سے نکلنے کا ہے ورنہ تو کسی بھی ملحقہ ملک کی سرحد کراس ہو سکتی ہے۔ اس بار تو حیرت انگیز انتظامات ہیں۔ حتیٰ کہ فوجی پروازیں بھی چیک کی جا رہی ہیں"...... ناٹران نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"فوجی پروازیں۔ کیا مطلب"...... عمران نے کہا۔

"فوجی ہیلی کاپٹر میں چاہے جنرل ہی کیوں نہ موجود ہو اسے بھی دارالحکومت سے باہر جانے سے پہلے چوکی پر اتر کر چیکنگ مراحل سے گزرنا پڑتا ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"پھر تو ایک ہی صورت ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

"وہ کیا"...... ناٹران نے چونک کر کہا۔

"یہی کہ ہم یہاں اطمینان سے بیٹھے رہیں۔ آخر کبھی تو یہ لوگ تھک جائیں گے"...... عمران نے کہا تو ناٹران بے اختیار ہنس پڑا لیکن اسی لمحے عمران اچانک چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ اوہ۔ وری گڈ"...... عمران نے چونک کر کہا تو ناٹران کے ساتھ ساتھ عمران کے دوسرے ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔ ناٹران نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے۔ تم نے کہا ہے کہ اصل مسئلہ دارالحکومت سے باہر جانے کا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... ناٹران نے کہا۔

"دارالحکومت کے مغرب کی طرف پہاڑی سلسلہ ہے۔ اس میں ایک درہ ہے آلاش۔ وہاں سے آسانی سے گزر کر دارالحکومت سے باہر جایا جا سکتا ہے۔ میں نے فیصل جان کے ساتھ یہ بات طے کی تھی کہ آلاش درے سے نکل کر ہم فیروزہ پہنچ جائیں گے اور پھر فیروزہ سے ہوائی سروس کے ذریعے ناپال اور ناپال سے پاکیشیا۔ لیکن پھر اس میجر راجیش کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ شاگل بذات خود فیروزہ میں بیٹھا ہوا ہے اس کا مطلب ہے کہ اسے کسی بھی طرح یہ شک پڑ گیا ہے کہ ہم اس آلاش درے کو استعمال کر کے فیروزہ پہنچ سکتے ہیں اس لئے میں نے یہ آئیڈیا ڈراپ کر دیا تھا لیکن اب تمہاری بات سن کر مجھے خیال آیا ہے کہ ہم درہ آلاش سے نکل کر فیروزہ جانے کی بجائے شمال کی طرف شہر راگی پہنچ جائیں تو راگی سے ہم ناپال کی سرحد کو پیدل بھی کراس کر سکتے ہیں۔ اس طرح فیروزہ جانے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ شاگل کے ذہن میں یہ بات ہے تو پھر لازماً اس نے اس درے پر بھی پکٹنگ کر رکھی ہو گی اور وہ درہ میرا دیکھا ہوا ہے۔ وہاں سے صرف پیدل نکلا جا سکتا ہے اور ارد گرد پہاڑیوں پر سے درے سے گزرنے والے کو انتہائی آسانی سے نشانہ بھی بنایا جا سکتا ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"لیکن اگر ہم درے کی بجائے ویسے ہی کسی پہاڑی کو کراس کر لیں"...... عمران نے کہا۔

"ویسے تو تقریباً ناممکن ہے کیونکہ یہ پہاڑیاں سلیٹ کی طرح صاف اور پنسل کی طرح سیدھی ہیں۔ صرف وہی درہ ہی ہے جس کی مدد سے اسے کراس کیا جا سکتا ہے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"ان پہاڑیوں میں لازماً قدرتی کریک وغیرہ ہوں گے۔ اس علاقے کے رہنے والا کوئی آدمی مل جائے تو بات بن سکتی ہے ورنہ جس طرح میجر راجیش یہاں پہنچ گیا ہے اسی طرح دوسری تنظیم بھی یہاں پہنچ سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ایک آدمی ہے جابر۔ وہ انہی پہاڑیوں میں واقع ایک گاؤں کا رہنے والا ہے۔ آپ کی بات درست ہے۔ وہ وہاں کے چپے چپے کے بارے میں جانتا ہو گا۔ اگر آپ کہیں تو میں اسے فون کر کے بلواؤں"...... ناٹران نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ناٹران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

ریکھا ایک پہاڑی غار کے اندر موجود تھی۔ اسے یہاں پہنچے ہوئے ایک روز گزر گیا تھا۔ کاشی کا پورا سیکشن یہاں تعینات تھا اور ان سب کا ٹارگٹ آلاش درہ تھا۔ تمام انتظامات کاشی نے کئے تھے اور ریکھا نے ان انتظامات کو دیکھ کر پسندیدگی کا اظہار کیا تھا کیونکہ اب اگر عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچتے تو انہیں ہلاک ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت نہ بچا سکتی تھی۔ ریکھا نے اس غار میں اپنا اڈا بنایا تھا اور یہاں اس کے پاس خصوصی ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ کاشی بھی یہیں اس کے ساتھ ہی رہتی تھی اور اس وقت وہ راؤنڈ پر گئی ہوئی تھی۔ ریکھا کو اب فکر صرف اتنی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی ادھر سے گزرتے بھی ہیں یا نہیں۔ ویسے ریکھا نے انتظامات کو سنبھالنے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرنے کے جو انتظامات کر رکھے تھے ان پر اسے مکمل بھروسہ تھا کہ اس بار عمران

اور اس کے ساتھی بچ کر نہ جا سکیں گے اور مسئلہ صرف اتنا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ٹریس نہ ہو رہے تھے۔ اچانک ریکھا کو ایک [illegible] بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے ساتھ رکھے ہوئے [illegible] کو اپنی طرف کھسکایا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مادام ریکھا کالنگ۔ اوور"...... ریکھا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ رنجیت اٹنڈنگ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ہی ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"رنجیت۔ شاگل اور اس کے گروپ کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"۔ ریکھا نے کہا۔

"وہ فیروزہ میں موجود ہیں اور بے حد الرٹ ہیں۔ البتہ چیف اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر پر آتے جاتے رہتے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ٹریسنگ ایجنسی کے میجر راجیش کی طرف سے کوئی رپورٹ۔ اوور"...... ریکھا نے کہا۔

"میجر راجیش کی کال ہیڈ کوارٹر آئی تھی۔ وہ جن دو کاروں کو ٹریس کر رہا تھا وہ اسے ایک پبلک پارکنگ میں کھڑی مل گئی ہیں لیکن پاکیشیائی ایجنٹ ٹریس نہیں ہوئے۔ وہ انہیں ٹریس کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ اوور"...... دوسری

طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اگر ان کے بارے میں کچھ معلوم ہو تو مجھے فوراً رپورٹ دینا۔ اوور"...... ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ریکھا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسے بہرحال یہ اطمینان ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ابھی تک ٹریس نہیں کیا جا سکا۔ اسی لمحے کاشی اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات تھے۔

"کیا ہوا۔ کوئی خاص بات"...... ریکھا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ شکار آ گیا ہے۔ آؤ میرے ساتھ"...... کاشی نے کہا تو ریکھا بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"کہاں ہے۔ کہاں ہے۔ بولو"...... ریکھا نے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ جلدی آؤ"...... کاشی نے کہا اور پھر وہ دونوں غار سے باہر آ گئیں۔ اونچی نیچی چٹانوں سے گزر کر وہ دونوں ایک چٹان کے پیچھے پہنچ گئیں جو پہاڑی کی چوٹی پر تھی۔ وہاں ایک آدمی پہلے سے موجود تھا۔

"دیکھو نیچے"...... کاشی نے کہا تو ریکھا نے گلے میں لٹکی ہوئی دوربین آنکھوں سے لگائی اور پھر اس نے آگے بڑھ کر نیچے دیکھنا شروع کر دیا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑی۔ نیچے دو عورتیں اور پانچ مرد بڑے اطمینان بھرے انداز میں چلتے ہوئے ایک

پہاڑی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ وہ اپنے لباسوں سے سیاح لگتے تھے اور انہوں نے سیاحوں جیسے تھیلے بھی پشت پر لادے ہوئے تھے۔

"ہاں۔ یہ وہی ہیں۔ عمران کا قدوقامت میں پہچانتی ہوں۔ لیکن یہ لوگ درے کی طرف تو نہیں جا رہے۔ پھر"...... ریکھا نے کہا۔

"مادام۔ میں اس علاقے کا رہنے والا ہوں۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ لوگ کدھر جا رہے ہیں اور کیوں"...... اچانک اس آدمی نے کہا جو پہلے سے چٹان کے پیچھے موجود تھا۔

"اوہ۔ جلدی بتاؤ"...... ریکھا نے چونک کر کہا۔ اس نے دوربین آنکھوں سے ہٹا لی تھی۔

"مادام۔ جس پہاڑی کی طرف یہ بڑھ رہے ہیں اس پہاڑی پر ایک قدرتی کریک موجود ہے۔ یہ کریک اس پہاڑی کی دوسری طرف جا نکلتا ہے اور وہاں سے ایک لمبا چکر کاٹ کر اس جگہ پہنچا جا سکتا ہے جہاں سے فیروزہ کو راستہ جاتا ہے۔ اس طرح درے سے گزرنے کی ضرورت نہیں پڑتی لیکن یہ کریک بے حد تنگ ہے اس لئے اس سے گزرنا خاصا مشکل ہے لیکن بہرحال گزرا جا سکتا ہے"۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تمہارا کیا نام ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"میرا نام شنکر ہے مادام"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"جس جگہ یہ کریک ختم ہوتا ہے وہ جگہ تم جانتے ہو"...... ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ میں نے بتایا ہے کہ میں اس علاقے کا رہنے والا ہوں"...... شنکر نے کہا۔

"یہ لوگ اگر اس کریک میں داخل ہوں تو انہیں وہاں تک پہنچنے میں کتنا وقت لگ جائے گا"...... ریکھا نے کہا۔

"کم از کم دو گھنٹے مادام"...... شنکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کاشی تم جا کر وہ جگہ دیکھو اور پھر اپنے چند آدمیوں کو وہاں اس انداز میں چھپا دو کہ اس کریک سے نکلنے والے کسی صورت بچ نہ سکیں۔ ہم وہیں ان کا شکار کھیلیں گے۔ میں اس دوران انہیں چیک کرتی رہتی ہوں"...... ریکھا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ شنکر"...... کاشی نے کہا تو شنکر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے آگے بڑھ گئے جبکہ ریکھا اب چٹان کے پیچھے زمین پر لیٹ گئی اور اس نے دوربین آنکھوں سے لگا لی۔ وہ لوگ اب پہاڑی کے قریب پہنچنے والے تھے۔

"اب تم بچ کر نہ جا سکو گے عمران۔ اب تمہاری موت مقدر ہو چکی ہے"...... ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک ایک کر کے ایک چٹان کے پیچھے غائب ہو گئے تو ریکھا بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"یہ واقعی اس کریک سے گزریں گے اور اگر شنکر نہ بتاتا تو یہ ہماری پشت پر پہنچ جاتے"...... ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد کاشی واپس آ گئی۔

"کیا ہوا۔ کہاں ہیں یہ لوگ"...... کاشی نے کہا۔

"وہ ایک چٹان کے پیچھے غائب ہو گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ شیکر کی بات درست ہے اور اگر شیکر کو اس کریک کے بارے میں معلوم نہ ہوتا تو یہ لوگ عین ہماری پشت پر پہنچ جاتے"...... ریکھا نے کہا۔

"کوئی مقامی آدمی ان کے ساتھ ہے ورنہ انہیں اس کریک کا علم نہیں ہو سکتا"...... کاشی نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"میرا خیال ہے ریکھا کہ ہم دو گھنٹوں بعد اس کریک کے اندر بم فائر کر دیں یا بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیں"...... کاشی نے کہا۔

"کیوں۔ اس خیال کی وجہ"...... ریکھا نے چونک کر کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی بے حد ہوشیار اور تیز ہیں اور پہاڑیوں میں بہرحال ان کے پاس ادھر ادھر ہونے اور مقابلہ کرنے کے مواقع موجود ہوں گے لیکن اگر ہم اندر بم فائر کر دیں یا بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیں تو پھر انہیں آسانی سے اور یقینی طور پر ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... کاشی نے کہا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن کس وقت"...... ریکھا نے کہا۔

"شیکر نے دو گھنٹے بتائے ہیں۔ ہم ٹھیک دو گھنٹوں بعد فائر

کھول دیں گے"...... کاشی نے کہا۔

"نہیں۔ کریک سیدھا تو نہیں ہو گا لامحالہ ٹیڑھا میڑھا ہو گا اس لئے فائرنگ سے یہ سب لوگ بیک وقت نہیں مر سکتے۔ البتہ بے ہوش کر دینے والی گیس اگر کافی مقدار میں اندر فائر کر دی جائے تو یہ سب یقینی طور پر بے ہوش جائیں گے اور پھر اسی بے ہوشی کے عالم میں انہیں باہر نکال کر اسی حالت میں انہیں گولیوں سے اڑایا جا سکتا ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"لیکن پھر آپ انہیں ہوش میں لانے کا کہیں گی اور یہ لوگ ہوش میں آکر سچوئیشن بدل دیں گے"...... کاشی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ریکھا بے اختیار ہنس پڑی۔

"چلو وعدہ رہا کہ اس بار انہیں ہوش میں نہیں لایا جائے گا اور بے ہوشی کے عالم میں ہی انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے گا"۔ ریکھا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر میں انتظامات کراؤں"...... کاشی نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن خیال رکھنا کام پختہ ہونا چاہئے"...... ریکھا نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا"...... کاشی نے کہا۔

"اب میں بھی اس غار میں رہوں گی۔ جب یہ لوگ بے ہوش ہو جائیں اور انہیں باہر نکال لیا جائے تو مجھے بلا لینا"...... ریکھا نے کہا تو کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

شاگل فیروزہ شہر کے بڑے ہوٹل فیروزہ کے ایک کمرے میں موجود تھا کہ ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ ایم ایس کالنگ ۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا کیونکہ ایم ایس کا کوڈ وہ آدمی استعمال کرتا تھا جو ریکھا کی دوست کاشی کے سیکشن میں شاگل کا خصوصی مخبر تھا۔

" اوہ یس ۔ شاگل اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

" باس ۔ کاشی کا پورا سیکشن اور مادام ریکھا خود مغربی پہاڑیوں پر موجود ہیں ۔ مادام ریکھا کا خیال تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ آلاش درہ کراس کر کے دارالحکومت سے باہر نکلیں گے ۔ اوور"...... دوسری

طرف سے کہا گیا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ ۔ وہ وہاں پہنچ گئی ہیں ۔ ویری بیڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ میں یہاں پاکیشیائی ایجنٹوں کا انتظار کرتا رہوں گا جبکہ وہ وہاں پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ بھی کر دیں گی ۔ ویری بیڈ ۔ اوور"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" لیکن باس میں یہ کال اس لئے کر رہا ہوں کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے نیا راستہ منتخب کر لیا ہے ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی درے پر پہنچ گئے ہیں ۔ کیا واقعی ۔ اوور"...... شاگل نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" وہ درے کی طرف نہیں آئے باس بلکہ وہ کارس پہاڑی میں ایک قدرتی کریک سے گزر کر پہاڑی کے عقب میں پہنچ رہے ہیں اور وہاں سے وہ آسانی سے فیروزہ پہنچ سکتے ہیں بغیر درے کو کراس کئے اور اس وقت وہ کریک میں موجود ہیں ۔ اوور"...... ایم ایس نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ ریکھا اور کاشی وہیں درے پر ان کا انتظار کرتی رہ جائیں گی لیکن تمہیں کیسے علم ہو گیا اس بارے میں ۔ اوور"...... شاگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس ۔ مادام ریکھا اور میڈم کاشی دونوں کو اس کا علم ہے اور انہوں نے ان ایجنٹوں کے خاتمے کا فول پروف انتظام کر لیا ہے ۔ اوور"...... ایم ایس نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیسا انتظام۔ جلدی بتاؤ۔ اوور"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"انہوں نے کارس پہاڑی کے عقب میں جہاں کریک کا دہانہ ہے وہاں اپنے آدمی تعینات کر دیئے ہیں۔ پہلے ان کا خیال تھا کہ جیسے ہی یہ ایجنٹ کریک سے باہر نکلیں گے انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے گا لیکن اب میڈم کاشی نے جو احکامات دیئے ہیں ان کے مطابق ایک گھنٹے بعد جب وہ ایجنٹ کریک کے دہانے کے قریب پہنچ چکے ہوں گے، کریک میں انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس کافی مقدار میں فائر کر دی جائے گی۔ پھر انہیں باہر نکال کر بے ہوشی کے عالم میں ہی گولیوں سے ہلاک کر دیا جائے گا۔ اوور"...... ایم ایس نے کہا۔

"کیا یہ بات یقینی ہے کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہی ہیں۔ اوور"۔ شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ مادام ریکھا اور میڈم کاشی دونوں کو مکمل یقین ہے۔ اوور"...... ایم ایس نے جواب دیا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ کریڈٹ لے جائیں گی۔ کیا تم کسی طرح انہیں روک سکتے ہو۔ تمہیں منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ میں کیسے انہیں روک سکتا ہوں۔ وہ تو مجھے ہی گولی سے اڑا دیں گی۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایم ایس نے

سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ کیا تم ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو الرٹ کر سکتے ہو۔ اوور"...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"الرٹ۔ وہ کیسے جناب۔ وہ تو کریک میں ہیں اور میں کریک سے باہر موجود ہوں اور کریک کے دہانے پر میڈم کاشی کے سیکشن کے افراد کا قبضہ ہے۔ اوور"...... ایم ایس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تم مجھے لوکیشن بتاؤ۔ تفصیل سے بتاؤ کہ کس لوکیشن پر ہے یہ کریک اور کس لوکیشن پر یہ لوگ موجود ہیں۔ اوور"...... یکلخت شاگل نے لہجہ بدلتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے لوکیشن بتا دی گئی۔ شاگل نے کئی سوالات کر کے مزید تفصیلات معلوم کیں اور پھر اوور اینڈ آل کہہ کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ابھی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے کریک سے باہر آنے میں ایک گھنٹہ رہتا ہے اور اس ایک گھنٹے میں سب کچھ مکمل ہو جانا چاہئے"۔ شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون پیس کے نیچے موجود سفید رنگ کے بٹن کو پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا۔ اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ منگل سنگھ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی

ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں"...... شاگل نے مخصوص تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم باس"...... دوسری طرف سے منگل سنگھ نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"کیا ہمارے پاس اوپن ایریا میں فوری طور پر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول موجود ہیں"...... شاگل نے پوچھا۔

"یس باس۔ آپ نے خود ہی تو حفظ ماتقدم کے طور پر ان کا خاصا بڑا ذخیرہ ساتھ لے لیا تھا کہ شاید پاکیشیائی ایجنٹوں کو اوپن ایریئے میں بے ہوش کرنا پڑ جائے"...... دوسری طرف سے منگل سنگھ نے کہا۔

"مختصربات کیا کرو۔ نانسنس۔ کیا میں ہی رہ گیا ہوں یہ کہانیاں سننے کے لئے۔ نانسنس"...... شاگل کو اس کی تمہید سن کر بے اختیار غصہ آ گیا تھا۔

"یس باس۔ یس باس۔ موجود ہیں باس"...... منگل سنگھ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"انہیں ہیلی کاپٹر میں پہنچاؤ اور سیکشن کے دو آدمیوں کو بھی مسلح کر کے ہیلی کاپٹر پر بٹھاؤ۔ میں پہنچ رہا ہوں۔ ہم نے پہاڑیوں پر جا کر مشن مکمل کرنا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے رسیور

رکھا اور اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی اس کی جیپ ہوٹل فیروزہ کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر تیزی سے دوڑتی ہوئی اس طرف کو جا رہی تھی جہاں ایک کھلے احاطے میں اس کے آدمیوں نے ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا۔ وہاں دو ہیلی کاپٹر بھی موجود تھے اور دو بڑی جیپیں بھی۔ منگل سنگھ فیروزہ میں اس کا انچارج تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی جیپ احاطہ میں داخل ہوئی تو وہاں موجود دس بارہ مسلح افراد نے اسے باقاعدہ سیلوٹ کیا۔ شاگل تیزی سے نیچے اترا۔ اسی لمحے ایک چھریرے جسم کا نوجوان تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں شاگل کو سلام کیا۔ یہ منگل سنگھ تھا۔

"کیا ہیلی کاپٹر تیار ہے"...... شاگل نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... اس بار منگل سنگھ نے مختصر سا جواب دیا۔

"جو ساتھ جائیں گے انہیں لے کر میٹنگ روم میں پہنچ جاؤ۔ جلدی کرو۔ ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے"...... شاگل نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے کمرے میں موجود تھا۔ یہاں ایک مستطیل شکل کی میز اور اس کے گرد چار کرسیاں موجود تھیں۔ اسی لمحے منگل سنگھ اور اس کے پیچھے دو نوجوان وہاں پہنچ گئے۔

"بیٹھو"...... شاگل نے کہا تو وہ تینوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"سنو۔ پاکیشیائی ایجنٹ کارس پہاڑی کے ایک قدرتی کریک میں موجود ہیں اور دوسری طرف سے نکل کر وہ فیروزہ آنا چاہتے ہیں تاکہ آلائش درے سے گزرنے سے بچ جائیں لیکن پاور ایجنسی کی مادام ریکھا اور اس کی فرینڈ کاشی اپنے سیکشن سمیت وہاں پہلے سے موجود ہیں۔ شاید انہیں بھی یہی احساس تھا کہ عمران اس درے سے گزرے گا یا پھر انہیں میری یہاں موجودگی کا علم ہو گیا ہو گا اور اس نے یہ سوچا ہو گا کہ عمران اس درے سے گزر کر فیروزہ پہنچے گا اس لئے میں پہلے سے یہاں موجود ہوں۔ چنانچہ اس نے عمران کے خلاف آپریشن وہیں درے میں ہی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے تاکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا کریڈٹ سیکرٹ سروس کی بجائے پاور ایجنسی کو مل جائے۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس درے سے گزرنے کی بجائے کارس پہاڑی کے کسی قدرتی کریک سے گزر کر دوسری طرف پہنچ رہے ہیں لیکن اس کا علم پاور ایجنسی کی ریکھا اور کاشی کو ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے پلاننگ کی ہے کہ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی کریک کے دہانے کے قریب پہنچیں گے وہ کریک میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیں گے اس طرح عمران اور اس کے ساتھی کریک میں ہی بے ہوش ہو جائیں گے اور وہ انہیں باہر نکال کر ان کا خاتمہ کر دیں گی۔ اس طرح ہم یہاں بیٹھے منہ دیکھتے رہ جائیں گے جبکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہلاکت کا کریڈٹ پاور ایجنسی کو حاصل ہو جائے گا اور اس بار صدر صاحب نے کھلے

عام کہہ دیا ہے کہ جو ایجنسی ناکام رہے گی اسے یا تو ختم کر دیا جائے گا یا دوسری ایجنسی میں مدغم کر دیا جائے گا اس لئے اگر پاور ایجنسی کامیاب رہی تو نتیجہ یہ ہو گا کہ ریکھا کو سیکرٹ سروس کا بھی چیف بنا دیا جائے گا اور ہم سب اس کے ماتحت بن جائیں گے۔ اب تم بتاؤ کہ تم ایسا برداشت کر سکتے ہو"...... شاگل نے تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... منگل سنگھ نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم ایسا برداشت کر سکتے ہو"...... شاگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نو باس"...... منگل سنگھ نے چونک کر جواب دیا۔

"کیا یس باس۔ نو باس کی رٹ لگا رکھی ہے۔ کھل کر بات کرو۔ نانسنس"...... شاگل نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ باس۔ آپ نے خود ہی کہا تھا کہ مختصر بات کیا کروں اس لئے باس"...... منگل سنگھ نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نانسنس۔ جلدی بتاؤ۔ تم کیا کہتے ہو"...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ ہم کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ آپ کی بجائے ہم اس مادام ریکھا کے ماتحت بن جائیں۔ آپ جیسا افسر تو صدیوں تک پیدا نہیں ہو سکتا باس"...... منگل سنگھ کو اجازت ملی تو اس نے دوبارہ تفصیلی بات کرتے ہوئے کہا۔ لیکن اس بار چونکہ اس نے شاگل کی

تعریف کی تھی اس لئے شاگل کے چہرے پر غصے کی بجائے مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" تم کیا کہتے ہو"...... شاگل نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش بیٹھے تھے۔

" باس۔ ہمیں آپ پر فخر ہے"...... دونوں نے کہا تو شاگل کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" ہم ہیلی کاپٹر یہاں سے ٹرانس پہاڑی تک جائیں گے اور وہاں ہیلی کاپٹر کو نیچے اتار کر وہاں سے پیدل آگے جائیں گے اس طرح ہم سیدھے کارس پہاڑی کے بائیں طرف پہنچ جائیں گے۔ اس دوران وہ لوگ ان ایجنٹوں کو کریک سے باہر نکالنے میں مصروف ہوں گے۔ جب وہ انہیں باہر نکال لیں گے ہم ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیں گے اور اس طرح وہ سب بے ہوش ہو جائیں گے اور ہم ہیلی کاپٹر کو وہاں لے جا کر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو اسی بے ہوشی کے عالم میں وہاں سے اٹھا کر ہیلی کاپٹر میں لادیں گے اور پھر انہیں یہاں فیروزہ لے آئیں گے۔ یہاں پہنچ کر ہم انہیں ہلاک کر دیں گے اس کے ساتھ ہی ہم اعلیٰ حکام کو اطلاع دے دیں گے کہ پاکیشیائی ایجنٹ فرار ہو کر جا رہے تھے کہ ہم نے انہیں ٹریس کر کے ہلاک کر دیا۔ اس طرح ریکھا کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ کون انہیں نکال کر لے گیا ہے اور نہ اس کے پاس کوئی ثبوت ہو گا"۔ شاگل نے کہا۔

" لیکن باس۔ جب ہم پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیں گے تو لازمی بات ہے کہ وہ سمجھ جائیں گی کہ ہم انہیں ان کی تحویل سے نکال کر لے گئے ہیں"...... منگل سنگھ نے کہا۔

" یہ بعد کی بات ہے۔ بہرحال کریڈٹ ہمیں مل جائے گا۔ چلو اٹھو۔ اب ہم نے اس پلاننگ پر عمل کرنا ہے"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تو منگل سنگھ اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے دونوں آدمی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد ایک بڑا سا ہیلی کاپٹر فضا میں اڑتا ہوا پہاڑیوں کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پائلٹ سیٹ پر منگل سنگھ تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر شاگل اور عقبی سیٹ پر دونوں مسلح آدمی موجود تھے۔

" ہیلی کاپٹر کی بلندی کم رکھنا تاکہ ریکھا اور اس کے آدمیوں کو یہ نظر نہ آسکے ورنہ وہ ہوشیار ہو جائیں گے"...... شاگل نے کہا۔

" یس باس"...... منگل سنگھ نے جواب دیا اور پھر نصف گھنٹے کی پرواز کے بعد اس نے شاگل کے کہنے پر ہیلی کاپٹر ایک مسطح چٹان پر اتار دیا۔

" آؤ۔ اب یہاں سے ہم نے پیدل جانا ہے لیکن محتاط رہنا۔ ہاں۔ وہ گیس پسٹل لے لینا"...... شاگل نے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

" باس۔ کہیں ہم لیٹ نہ ہو جائیں اور وہ انہیں گولی مار دیں"۔ منگل سنگھ نے کہا۔

"مار دیں۔ اس سے ہمیں کیا فرق پڑتا ہے۔ ہم نے بھی تو انہیں گولی ہی مارنی ہے"...... شاگل نے جواب دیا تو منگل سنگھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد اچانک شاگل بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ منگل سنگھ بھی اس کے قریب آگیا۔ انہیں سامنے چٹانوں کے پیچھے چھپے ہوئے مسلح افراد صاف دکھائی دے رہے تھے۔ ان کی شاگل اور منگل سنگھ کی طرف پشت تھی۔ اسی لمحے ایک چٹان کے پیچھے حرکت ہوئی تو شاگل نے چونک کر دیکھا تو اس نے وہاں مادام ریکھا اور کاشی کو اٹھ کر سیدھے کھڑے ہوتے دیکھا۔

"بس کافی ہے"...... ریکھا نے اونچی آواز میں کہا۔ اس کا رخ دوسری طرف تھا اور اس کے ساتھ ہی کاشی بھی کھڑی تھی اور اس کے ساتھ ہی چٹانوں کے پیچھے چھپے ہوئے سب مسلح افراد اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ پھر ریکھا اور کاشی اچھل کر چٹان پر چڑھیں اور آگے بڑھ گئیں۔ ان کے ساتھ ہی ان کے باقی ساتھی بھی آگے بڑھ گئے۔

"گیس پسٹل ہاتھوں میں لے لو۔ آؤ لیکن محتاط رہنا"...... شاگل نے آہستہ سے کہا اور پھر وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھی اس کی پیروی کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان چٹانوں کے پیچھے پہنچ گئے جہاں پہلے ریکھا اور اس کے ساتھی چھپے ہوئے تھے لیکن اب انہیں .. سب ایک غار کے دہانے کے باہر کھڑے نظر آرہے تھے اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے اس دہانے سے مادام ریکھا کے آدمی

باہر آنے لگے۔ ان سب کے کاندھوں پر بے ہوش افراد لدے ہوئے تھے اور شاگل سمجھ گیا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔

"یہاں لٹا دو انہیں"...... ریکھا نے کہا اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہیں ہموار جگہ پر لٹایا جانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہاں دو عورتیں اور پانچ مرد موجود تھے۔

"اچھی طرح چیک کرو۔ کوئی اور اندر تو نہیں رہ گیا"...... ریکھا نے کہا۔

"نو مادام۔ یہی لوگ تھے اندر"...... ایک آدمی نے جواب دیا تو شاگل نے منگل سنگھ کے ہاتھ سے گیس پسٹل لیا اور اس کا رخ اس طرف کر دیا جہاں مادام ریکھا، کاشی اور ان کے آدمی بے ہوش پڑے ہوئے افراد کے گرد گھیرا ڈالے کھڑے تھے۔

"ہا۔ ہا۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا کریڈٹ پاور ایجنسی کو ملے گا۔ پاور ایجنسی کو۔ وہ احمق شاگل فیروزہ میں بیٹھا ان کا انتظار ہی کرتا رہ جائے"...... یکلخت ریکھا نے بڑے فاتحانہ انداز میں قہقہہ مارتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساتھ کھڑے ہوئے ایک مسلح آدمی کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹ لی لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ مشین گن کا فائر کھولتی شاگل نے ٹریگر دبا دیا اور سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی گیس پسٹل سے کیپسول مسلسل گر کر پھٹنے لگے۔ ریکھا اور اس کے ساتھی تیزی سے مڑے لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ سنبھلتے اچانک وہ سب لہرا کر گرنے

لگ گئے جبکہ شاگل نے سانس روک لیا تھا۔ جب سب نیچے گر گئے تو شاگل اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی سانس روکے ہوئے تھے اور وہ بھی پیچھے ہٹتے جا رہے تھے۔

"بس کافی ہے۔ اب سانس لے لو"...... شاگل نے کہا تو سب نے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"منگل سنگھ۔ جا کر ہیلی کاپٹر لے آؤ یہاں۔ جلدی کرو"۔ شاگل نے منگل سنگھ سے کہا تو منگل سنگھ تیزی سے مڑ کر چٹانیں پھلانگتا ہوا ان کی نظروں سے غائب ہو گیا جبکہ شاگل آگے بڑھ گیا۔

"باس۔ کیوں نہ ان سب کو آپ ہلاک کر دیں"...... اچانک ایک آدمی نے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"کن کی بات کر رہے ہو"...... شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"ان سب کی باس"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... شاگل نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"روشن چند باس"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ریکھا، کاشی اور اس کے آدمی سرکاری آدمی ہیں۔ ہم انہیں کیسے ہلاک کر سکتے ہیں۔ کیا تم احمق ہو"...... شاگل نے کہا۔

"مم۔ میرا مطلب تھا باس کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا جائے"...... روشن چند نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں یہاں نہیں۔ ورنہ یہاں خون کے دھبے رہ جائیں گے اور

ہماری ساری کہانی ہی غلط ہو جائے گی۔ البتہ یہ ہلاک ضرور ہوں گے لیکن یہاں نہیں وہاں فیروزہ کے احاطے میں"...... شاگل نے کہا تو روشن چند نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا وہاں پہنچ کر اتر گیا تو شاگل کے حکم پر منگل سنگھ اور اس کے ساتھیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اٹھا اٹھا کر ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں لٹانا شروع کر دیا۔ دو عورتوں اور پانچ مردوں کو عقبی خالی حصے میں لٹانے کے بعد وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں اڑتا ہوا واپس فیروزہ کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ شاگل کا چہرہ فاتحانہ مسکراہٹ سے جگمگا رہا تھا۔ وہ شکار چھین کر لے جانے میں کامیاب ہو گیا تھا اور ظاہر ہے اب کریڈٹ اس کو ہی ملنا تھا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر غنودگی جیسے تاثرات چھائے رہے لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور پوری طرح بیدار ہونے لگ گیا تو اس کے ذہن میں پہلا خیال یہی آیا کہ وہ کسی کشتی یا بحری جہاز میں موجود ہے کیونکہ اس کے جسم میں مخصوص انداز کی تھرتھراہٹ دوڑ رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں فلم کے مناظر کی طرح بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات گھوم گئے۔ اسے یاد تھا کہ وہ ناٹران کے آدمی جابر کی رہنمائی میں پہاڑیوں پر پہنچے تھے اور پھر ایک پہاڑی کے دامن میں واقع قدرتی کریک میں داخل ہو گئے تھے جو جابر کے بقول اس کارس پہاڑی کے عقبی طرف جا نکلتا تھا اور اس کی وجہ سے انہیں آلاش درے سے گزرنے کی ضرورت باقی نہ رہے گی اور وہ پہاڑیوں کے اندر سے ہی فیروزہ کی بجائے قریبی شہر راگی پہنچ جائیں گے جہاں سے وہ آسانی سے

ناپال کی سرحد پار کر کے ناپال میں داخل ہو جائیں گے۔ کریک خاصا تنگ بھی تھا اور اس میں جگہ جگہ ایسی رکاوٹیں بھی موجود تھیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس کریک میں سے گزرنے لئے خاصی محنت کرنا پڑ رہی تھی۔ بہرحال وہ کسی نہ کسی طرح آگے بڑھتے رہے۔ کریک قدرتی طور پر پہاڑی کے دامن سے شروع ہو کر مسلسل اوپر کی طرف اٹھتا جا رہا تھا اور عمران کے پوچھنے پر جابر نے اسے بتایا تھا کہ وہ پہاڑی کی دوسری طرف چوٹی کے قریب جا نکلیں گے لیکن پھر جب وہ تقریباً دو اڑھائی گھنٹے کی شدید مشقت اور رکاوٹوں کا مقابلہ کرتے ہوئے کریک کے دوسرے دہانے کے قریب پہنچے تو اچانک دہانے میں سے کوئی چیزیں اندر آ کر ان کے قدموں میں گریں۔ ایک لمحے کے لئے تو عمران نے یہی سمجھا کہ یہ کوئی چھوٹے پرندے ہیں جو اچانک دہانے میں داخل ہو جانے کی وجہ سے نیچے آ گرے ہیں لیکن دوسرے لمحے سٹک سٹک کی مخصوص آوازیں سن کر اس کے ذہن نے فوری فیصلہ کر لیا کہ یہ بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول ہیں اور یہ سوچ آتے ہی اس نے لاشعوری طور پر سانس روکنے کی کوشش کی لیکن اب ایسا کرنا بے سود ثابت ہوا کیونکہ گیس اس دوران اپنا اثر دکھا چکی تھی اور اس کا ذہن تاریک پڑ گیا۔ لیکن اب اسے اچانک ہوش آیا تھا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے خصوصی طور پر ماحول کا جائزہ لیا تو دوسرے لمحے وہ یہ محسوس کر کے چونک پڑا کہ وہ کسی ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں فرش پر پڑا

ہوا ہے۔اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی فرش پر موجود تھے جبکہ سامنے سیٹوں پر کچھ لوگ موجود تھے جن کی پشت عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف تھی۔

"باس۔ہیلی کاپٹر کیا احاطے میں اتارنا ہے"...... ایک آواز سنائی دی۔

"تو اور کہاں لے جانا ہے اسے"...... دوسری آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ یہ شاگل کی آواز تھی۔اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کے اور اس کے ساتھیوں کے جسموں کو سامان باندھنے والی ایک مخصوص بیلٹ کے ساتھ اس طرح باندھ کر ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں لگے ہوئے مخصوص بکسوں کے ساتھ اٹیچ کیا گیا تھا کہ جیسے وہ انسان نہ ہوں بلکہ ایسا سامان ہوں جس کے ٹوٹ جانے کا خطرہ ہو۔اس بیلٹ کی وجہ سے وہ اب فوری طور پر اٹھ بھی نہ سکتا تھا اور نہ اس بیلٹ کو کھول سکتا تھا کیونکہ بیلٹ کے دونوں سرے اس سے کافی فاصلے پر تھے اور بیلٹ اس قدر ٹائٹ تھی کہ اس کے لئے ہلنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔وہ سمجھ گیا کہ شاگل نے یہ سب کچھ اس خوف سے کیا ہے کہ کہیں اچانک ہوش میں آ کر ان کے خلاف حرکت میں نہ آ جائیں لیکن اس کے ساتھ ہی اسے یہ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ شاگل کو کیسے اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ وہ کریک سے گزر کر آ رہے ہیں اور پھر اس نے اپنی فطرت کے مطابق کریک میں خوفناک

بم پھینکنے کی بجائے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرائی اور اب وہ انہیں بے ہوشی کے عالم میں اٹھائے ہیلی کاپٹر پر لئے جا رہا ہے لیکن ظاہر ہے فی الحال اس کے پاس ان سوالوں کا جواب نہ تھا۔البتہ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا کہ اس کو جلد ہی ہوش آ گیا تھا ورنہ ہو سکتا تھا کہ شاگل کسی جگہ لے جا کر انہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیتا۔اس نے اپنا ہاتھ کھسکا کر جیب میں ڈالا تو دوسرے لمحے وہ یہ محسوس کر کے حیران رہ گیا کہ اس کی جیب میں مشین پسٹل موجود تھا۔اس کا مطلب تھا کہ ان کی تلاشی نہیں لی گئی۔بہرحال مشین پسٹل کی موجودگی کی وجہ سے اسے خاصی تسلی ہو گئی تھی اور اسی لمحے ہیلی کاپٹر کی رفتار کم ہونا شروع ہو گئی تو عمران سمجھ گیا کہ ہیلی کاپٹر اس احاطے میں اتر رہا ہے جہاں کے بارے میں شاگل سے پوچھا گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر لینڈ کر گیا۔

"انہیں اٹھا کر اندر بڑے کمرے میں لے آؤ۔جلدی کرو"۔شاگل کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر میں موجود افراد اٹھ کھڑے ہوئے۔عمران نے نہ صرف آنکھیں بند کر لی تھیں بلکہ اس نے اپنا سانس بھی روک لیا تھا تاکہ ان لوگوں کو فوری طور پر یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وہ ہوش میں آ چکا ہے اور پھر بیلٹ کھولی گئی اور انہیں ایک ایک کر کے اٹھا کر ہیلی کاپٹر سے نیچے اتار لیا گیا۔عمران کے سارے ساتھی بدستور بے ہوش تھے اس لئے وہ فوری طور پر حرکت میں نہ آ سکتا تھا اور نہ اس کے ساتھیوں کی زندگیاں خطرے

میں پڑ سکتی تھیں۔ عمران کو سب سے آخر میں ہیلی کاپٹر سے نکال کر کاندھے پر لاد کر لایا گیا اور پھر اسے ایک کمرے کے فرش پر اس طرح ڈال دیا گیا جیسے کوئی بھاری بوجھ اتار پھینکتا ہے۔ گو اس طرح گرنے سے عمران کے جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑ گئی تھیں لیکن ظاہر ہے عمران کے منہ سے کوئی آواز نہ نکلی تھی۔ اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں تو اس نے شاگل کو سامنے کھڑے ہوئے دیکھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور اس کے چہرے پر بڑے فاتحانہ تاثرات نمایاں تھے۔

"ہا۔ ہا۔ آج یہ شیطان بے بس ہوئے میرے سامنے پڑے ہیں"۔ شاگل نے اونچی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کر لی۔

"ان میں سے عمران کون ہے۔ میں پہلے اس عمران کا خاتمہ کروں گا"...... شاگل نے اچانک چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک قدم آگے بڑھا اور جھک کر اس طرح دیکھنے لگا جیسے وہ عمران کو پہچان رہا ہو اور عمران سمجھ گیا کہ وہ فوری طور پر عمران کو کیوں نہیں پہچان سکا کیونکہ ناٹران کے آدمی جابر کا قدوقامت اور جسم بھی عمران کی طرح ہی تھا اور ظاہر ہے عمران بھی مقامی میک اپ میں تھا جبکہ جابر تو تھا ہی مقامی۔

"چلو کوئی بھی ہو بہرحال مرنا تو سب نے ہی ہے"...... اچانک شاگل نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر

یکلخت سفاکی کے تاثرات ابھر آئے اور عمران سمجھ گیا کہ وہ کسی بھی لمحے گولی چلا سکتا ہے اس لئے اس نے فوری حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس کے پاس اب اتنا وقت نہ رہا تھا کہ وہ کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر مشین پسٹل نکالتا جبکہ شاگل کے ساتھ وہاں تین افراد موجود تھے جن میں سے صرف ایک کے کاندھے پر مشین گن لٹک رہی تھی جبکہ باقی دو خالی ہاتھ تھے۔

"ارے شاگل تم"...... اچانک عمران کے منہ سے ریکھائی آواز نکلی تو شاگل سمیت وہ تینوں یکلخت اچھل پڑے اور عمران کو صرف اتنا ہی وقت چاہئے تھا۔ اس کا جسم یکلخت اس طرح فضا میں اچھلا جیسے بند سپرنگ اچانک کھل جاتا ہے اور دوسرے لمحے وہ شاگل کو ساتھ لئے پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا اور کمرہ شاگل کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ شاگل کے ساتھی سنبھلتے عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور ایک بار پھر وہ کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح سائیڈ پر کھڑے اس آدمی سے جا ٹکرایا جس کے کاندھے سے مشین گن لٹک رہی تھی اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے نیچے گرے۔ اس بار بھی عمران نے ہی قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے جب وہ سیدھا ہوا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔ یہ مشین پسٹل اس نے قلابازی کھاتے ہی اپنی جیب سے نکال لیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ عمران مشین پسٹل استعمال کرتا اس کے ہاتھ پر زوردار ضرب لگی اور مشین پسٹل اس

کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گرا۔ یہ ضرب اس آدمی نے لگائی تھی جو پہلے شاگل کے ساتھ کھڑا تھا۔ مشین پسٹل ہاتھ سے نکلتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور وہ آدمی جو دوسرے ہاتھ کی ضرب عمران کو لگانا چاہتا تھا چیختا ہوا اچھلتے ہوئے اس آدمی سے جا ٹکرایا جس کے کاندھے پر مشین گن لٹکی ہوئی تھی اور جسے عمران نے ٹکر مار کر نیچے گرا دیا تھا اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے۔ اس بار مشین گن اس آدمی کے کاندھے سے نکل کر ایک طرف جا گری تھی کہ عمران نے مشین گن اٹھانے کے لئے جمپ لگا دیا۔ مشین گن تو اس کے ہاتھ میں آ گئی لیکن اس سے پہلے کہ وہ سیدھا ہوتا اسے عقب سے زور دار ٹکر لگی اور وہ مشین گن سمیت فرش پر پڑے ہوئے اپنے ساتھیوں پر منہ کے بل جا گرا لیکن نیچے گرتے ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے قلابازی کھا کر سیدھا ہوتے ہی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا تھا اور نتیجہ یہ نکلا کہ اس پر چھلانگ لگانے والا ایک آدمی ہوا میں ہی گولیاں کھا کر مری ہوئی چھپکلی کی طرح نیچے جا گرا جبکہ باقی دو جو مختلف سمتوں سے اس کی طرف بڑھ رہے تھے ایک ہی راؤنڈ میں گولیوں کا نشانہ بن گئے۔ اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے اس طرف کو گھوما جدھر شاگل کو اس نے دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرایا تھا اور شاگل کے سر کے عقبی حصے میں شاید ایسی چوٹ لگ گئی تھی کہ وہ وہیں ڈھیر کی صورت میں پڑا رہ گیا

تھا۔ عمران نے اسے اس وقت دیکھا تھا جب وہ مشین گن جھپٹنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس بار جیسے ہی عمران اس طرح متوجہ ہوا تو وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ وہ جگہ خالی تھی اور شاگل غائب تھا۔ عمران نے یکلخت جمپ لگایا اور فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے اپنے ساتھیوں اور ایک آدمی کی لاش کو پھلانگتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسی لمحے اس کے کانوں میں ہیلی کاپٹر چلنے کی آواز پڑی تو اس کے قدم تیز ہو گئے لیکن دوسرے لمحے اسے یکلخت اچھل کر ایک طرف ہٹنا پڑا اور مشین گن کی گولیوں کی بارش اس کے جسم سے چند انچ کے فاصلے سے نکل کر سامنے دیوار سے ٹکرائی۔ عمران اس وقت اس بڑے کمرے سے ملحقہ چھوٹی سی راہداری کی سائیڈ میں تھا جبکہ گولیوں کی بوچھاڑ اس راہداری کے آخر میں موجود دروازے سے ہوئی تھی۔ گولیوں کی بوچھاڑ پڑتے ہی عمران نے یکلخت اپنے حلق سے ایسی چیخ نکالی جیسے ان گولیوں نے اسے ہٹ کر دیا ہو لیکن اس کے ساتھ ہی وہ دبے قدموں تیزی سے آگے بڑھ کر دروازے کی سائیڈ میں ہو گیا۔ اس کی چیخ کی بازگشت ابھی راہداری میں موجود تھی کہ دروازے سے دوڑتے ہوئے یکے بعد دیگرے دو مسلح آدمی اندر داخل ہوئے۔ وہ اس قدر تیزی سے اندر داخل ہوئے تھے کہ انہیں عمران کو زندہ سلامت دروازے کی سائیڈ میں کھڑے دیکھ لینے کے باوجود رکنے کے لئے چند لمحے لگ گئے اور ابھی وہ پوری طرح رکے بھی نہ تھے کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل کر نیچے

گرے اور تڑپنے لگے ۔ عمران تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے وہ اس کمرے میں داخل ہوا جہاں سے یہ لوگ نکل کر آئے تھے۔ کمرہ خالی تھا۔ وہ تیزی سے سامنے والے دروازے سے دوسری طرف پہنچا تو یہ ایک برآمدہ تھا اور اس کے بعد بہت وسیع صحن تھا۔ اسی لمحے عمران نے ایک ہیلی کاپٹر کو فضا میں کافی اونچا اٹھتے ہوئے دیکھا تو اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر مشین گن کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا لیکن ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر پہنچ چکا تھا اس لئے گولیاں ہیلی کاپٹر کا کچھ نہ بگاڑ سکی تھیں اور ہیلی کاپٹر تیزی سے گھوم کر اس کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ شاگل موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کمرے سے نکل گیا تھا اور اب ہیلی کاپٹر پر وہاں سے فرار ہو رہا تھا۔ وہ شاگل کی فطرت سے واقف تھا کہ وہ اپنی جان کو کبھی رسک میں نہیں ڈالتا تھا اس لئے اس نے فرار ہونے میں ہی عافیت سمجھی تھی۔ ویسے اس بار وہ واقعی موت سے فرار ہوا تھا ورنہ کمرے سے راہداری میں داخل ہونے والے دونوں افراد اس پر اگر فائر نہ کھولتے تو عمران کو ان کے انتظار میں وہاں دروازے کے قریب رک کر ان کے اندر داخل ہونے کا انتظار نہ کرنا پڑتا اور اگر اس کا اتنا وقت بھی بچ جاتا تو پھر اس ہیلی کاپٹر کو بہرحال ہٹ کر لینے میں وہ کامیاب ہو جاتا۔ وہ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا واپس عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے اس عمارت کا جائزہ لیا۔ یہ باقاعدہ اڈا تھا لیکن اب وہاں

کوئی زندہ آدمی موجود نہیں تھا۔ احاطے میں ایک بڑی سی جیپ بھی موجود تھی۔ اس کے علاوہ وہاں ایک کمرے میں اسلحہ بھی موجود تھا۔ عمران واپس اس کمرے میں پہنچا جہاں اس کے ساتھی پڑے ہوئے تھے تو اس نے کئی ساتھیوں کے جسموں میں حرکت کے تاثرات دیکھے اور وہ سمجھ گیا کہ جس گیس سے انہیں بے ہوش کیا گیا تھا اس کے اثرات کم ہونا شروع ہو گئے ہیں اور شاید اس لئے وہ خود بخود ہوش میں آ گیا تھا۔ بہرحال یہاں ایک ایک لمحہ رسکی تھا۔ شاگل کسی بھی لمحے ریڈ کر کے اس پورے احاطے کو بموں سے اڑا سکتا تھا اس لئے وہ تیزی سے اپنے ساتھیوں پر جھکا اور اس نے ان کے ناک اور منہ بند کر کر کے انہیں جلد از جلد ہوش میں لے آنے کی کوششیں شروع کر دیں اور تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے وہ سب ہوش میں آ گئے۔ اسی لمحے ایک طرف دیوار میں موجود الماری میں سے سیٹی کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ یہ ٹرانسمیٹر کال کی آواز تھی۔ وہ تیزی سے الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں موجود لانگ رینج ٹرانسمیٹر کو اٹھایا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ ٹرانسمیٹر جنرل فریکوئنسی پر ایڈجسٹ تھا۔ عمران نے بٹن آن کر دیا۔

" کیا کہہ رہی ہو تم۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ اوور"....... بٹن آن ہوتے ہی شاگل کی غصے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں درست کہہ رہی ہوں شاگل صاحب۔ میں اب پہلے صدر صاحب کو ضرور رپورٹ دوں گی کہ تم نے ملک سے غداری کی ہے اور مجھے اور میرے ساتھیوں کو بے ہوش کر کے عمران اور اس کے بے ہوش ساتھیوں کو لے اڑے ہو۔ اوور"...... ریکھا کی غصے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"شٹ اپ۔ میں یہاں فیروزہ میں موجود ہوں۔ مجھے یہاں بیٹھے وہاں تمہارے اقدامات کا کیسے علم ہو سکتا ہے۔ اوور"...... شاگل نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا ایک آدمی کافی فاصلے پر موجود تھا۔ وہ تمہارے جانے کے بعد موقع پر پہنچا اور اس نے بڑی مشکل سے مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہوش دلایا اس کے لئے اسے کافی فاصلے سے پانی لانا پڑا کیونکہ اسے معلوم نہ تھا کہ تم نے ہمیں بے ہوش کرنے کے لئے کون سی گیس استعمال کی ہے لیکن چونکہ ہم نے جو گیس عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کرنے کے لئے استعمال کی تھی اس کا اثر پانی سے بھی ختم ہو سکتا تھا اس لئے اس نے پانی لا کر ہمیں پلایا اور ہم ہوش میں آگئے۔ اس نے مجھے بتایا کہ تم سیکرٹ سروس کے ہیلی کاپٹر پر فیروزہ کی طرف سے آئے اور تم نے ہیلی کاپٹر کافی فاصلے پر نیچے چٹانوں میں اتارا اور تم اور تمہارے تین ساتھی پیدل چلتے ہوئے وہاں پہنچے جہاں ہم موجود تھے۔ پھر اس نے اپنی آنکھوں سے ہمیں بے ہوش ہو کر گرتے اور تمہیں ہمارے پاس پہنچتے دیکھا۔ پھر تمہارا ایک

آدمی واپس گیا اور وہ ہیلی کاپٹر وہاں لے آیا جہاں ہم موجود تھے۔ پھر تمہارے ساتھیوں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو اٹھا کر ہیلی کاپٹر میں ڈالا اور ہیلی کاپٹر واپس فیروزہ کی طرف چلا گیا۔ پھر اس نے وہاں پہنچ کر ہمیں ہوش دلایا اور سارا واقعہ سنایا۔ اب بولو۔ مزید کسی ثبوت کی ضرورت ہے۔ اوور"...... ریکھا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے ریکھا اور تمہارے آدمیوں کا بھی۔ نہ میں ہیلی کاپٹر پر پہاڑیوں پر گیا ہوں اور نہ میں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو وہاں سے اٹھایا ہے۔ تم سے جو ہو سکے کر لو۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی یہ کال ختم ہو گئی تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اسے واپس الماری میں رکھ کر وہ واپس مڑا تو اس کے سب ساتھی اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے۔

"عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"ابھی کوئی بات نہیں ہو گی۔ ہم شاگل کے اڈے پر ہیں۔ وہ نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ہے اور وہ کسی بھی لمحے یہاں میزائل فائر کر سکتا ہے۔ آؤ۔ ہمیں یہاں سے فوری نکلنا ہے۔ آؤ"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی ظاہر ہے اس کی پیروی کرنی تھی۔

شاگل کی حالت اس وقت اس شیر جیسی تھی جسے اچانک جنگل سے پکڑ کر کسی چھوٹے سے پنجرے میں قید کر دیا گیا ہو۔ وہ اس وقت فیروزہ میں اپنے اڈے پر موجود تھا۔ اس کے ذہن میں مسلسل سابقہ واقعات فلمی مناظر کی طرح گھوم رہے تھے کہ وہ پہاڑیوں میں جا کر ریکھا اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوشی کے عالم میں اٹھا کر ہیلی کاپٹر کے ذریعے اپنے اڈے پر پہنچا تھا۔ چونکہ عمران اور اس کے ساتھی گیس سے بے ہوش ہوئے تھے اس لئے اسے ان کے ہوش میں آنے کا تصور تک نہ تھا اور پھر جب وہ ان پر مشین گن سے فائر کرنے ہی لگا تھا کہ یکلخت ایک بے ہوش پڑا ہوا آدمی کسی بھوکے چیتے کی طرح اچھل کر اس سے ٹکرایا اور وہ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا تو اس کے ذہن پر تاریک دھبے سے پھیلتے چلے گئے۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کا ذہن ماؤف

ہوتا جا رہا ہو لیکن پھر کمرے میں ابھرنے والی انسانی چیخوں نے اسے جھنجھوڑ دیا اور اس کا ذہن کام کرنے لگا۔ اس نے دیکھا تھا کہ اس پر حملہ کرنے والے آدمی کے ساتھ اس کے باقی ساتھی لڑ رہے تھے اور اس آدمی کے لڑنے کا انداز دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ عمران ہے اس لئے اس کے ذہن میں فوری خیال آیا کہ وہ یہاں سے جان بچا کر نکل جائے اور پھر اسے موقع مل گیا۔ وہ تیزی سے اچھل کر دروازے سے باہر راہداری میں پہنچا اور پھر دوسرے کمرے سے نکل کر برآمدے میں پہنچ گیا جہاں سامنے اس کا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ دو مسلح آدمی وہاں بھی موجود تھے۔ اسے یاد تھا کہ اس نے انہیں اندر جانے اور اپنے ساتھیوں کی مدد کرنے اور ان ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کا ہذیانی انداز میں حکم دیا تھا اور خود وہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا۔ اس نے ہیلی کاپٹر سٹارٹ کیا اور چند لمحوں بعد اس کا ہیلی کاپٹر فضا میں پہنچ چکا تھا۔ اسی لمحے اس کے ہیلی کاپٹر پر فائرنگ ہوئی تو وہ سمجھ گیا کہ اس کے آدمی ہلاک ہو چکے ہیں اور یہ فائرنگ عمران کی طرف سے ہو رہی ہے۔ چنانچہ وہ واقعی جان بچانے کے لئے فوری طور پر ہیلی کاپٹر سمیت وہاں سے یہاں اس مین اڈے پر پہنچا تھا جو فیروزہ کے مغربی جانب ایک بڑی سی عمارت میں بنایا گیا تھا۔ یہاں اس نے ایسی مشینری نصب کرا رکھی تھی جس کی مدد سے وہ چھوٹے سے شہر فیروزہ میں موجود ہر آدمی کو نہ صرف چیک کر سکتا تھا بلکہ کسی مشکوک آدمی کے بارے میں شہر میں پھیلے ہوئے اپنے آدمیوں کو اطلاع دے کر گولی بھی مروا

سکتا تھا۔ یہ وہی چیکنگ سسٹم تھا جسے کافرستان حکومت نے کارمن سے امپورٹ کیا تھا لیکن اس کی رینج خاصی وسیع نہ تھی۔ صرف محدود علاقوں میں اسے استعمال کیا جا سکتا تھا اور شاگل نے اسے اسی لئے یہاں نصب کرایا تھا کہ فیروزہ چھوٹا سا علاقہ تھا اور یہاں اس سسٹم کی مدد سے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو آسانی سے چیک کر سکتا تھا۔ یہاں کا انچارج بھگت رام تھا۔ بھگت رام پیشہ کے لحاظ سے انجنیئر تھا البتہ اسے سیکرٹ سروس میں شمولیت سے پہلے خصوصی ٹریننگ دی گئی تھی۔ وہ اس مشینری کا ماہر تھا۔ شاگل جیسے ہی یہاں پہنچا اس نے یہاں موجود چاروں آدمیوں کو ہدایات دے کر اپنے ہی ہیلی کاپٹر واپس اس اڈے پر بھجوا دیا تھا تاکہ وہ اس عارضی اڈے کو میزائلوں سے تباہ کر دے۔ اس کا خیال تھا کہ عمران تو اپنی شیطنیت کی وجہ سے کسی طرح ہوش میں آگیا تھا لیکن اس کے ساتھی اتنی جلدی ہوش میں نہیں آسکتے تھے اور نہ عمران کے پاس اس گیس کا اینٹی موجود ہے اس لئے لامحالہ انہیں ہوش میں آنے کے لئے وقت چاہئے اور اس دوران اس کے آدمی اس اڈے کو ہی میزائلوں سے تباہ کر دیں گے۔ اس طرح بھی وہ ان شیطانوں کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائے گا لیکن اسی لمحے ٹرانسمیٹر پر کال آگئی اور جب شاگل نے کال اٹنڈ کی تو دوسری طرف سے ریکھا بول رہی تھی جس نے کھل کر شاگل پر عمران اور اس کے ساتھیوں کے اغوا کا الزام لگایا تھا۔ لیکن شاگل نے واضح طور پر انکار کر دیا تھا۔ گو ریکھا نے اپنے

کسی آدمی کی وہاں موجودگی اور اس کے ذریعے اس کارروائی کے بارے میں بتایا تھا لیکن اس کے باوجود شاگل نے انکار کر دیا تھا۔ ظاہر ہے وہ کسی طرح بھی اس بات کا اقرار نہ کر سکتا تھا۔ اب وہ اس کمرے میں اس لئے بے چینی سے ٹہل رہا تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو جاتے ہیں تو وہ براہ راست صدر صاحب کو ٹرانسمیٹر پر کال کر کے ایسی رپورٹ دے جس سے اس پر سے تمام شبہات ختم ہو جائیں اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر یہ رپورٹ دے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس کا اڈا میزائلوں سے تباہ کر دیا ہے۔ اگر وہ انہیں بے ہوشی کے عالم میں اٹھا لایا تھا تو پھر اس کا اڈا کیوں تباہ ہوتا۔ اس نے بھگت رام کو احتیاطاً چیکنگ ریز پورے شہر میں پھیلا کر مشکوک افراد کو چیک کرنے کا حکم دے دیا تھا تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی اڈا تباہ ہونے سے پہلے نکل بھی جائیں گے تو انہیں چیک کر کے ہلاک کیا جا سکے۔ اس وقت وہ کمرے میں ٹہلتا ہوا ان آدمیوں کی طرف سے ملنے والی کال کے انتظار میں تھا جنہیں اس نے ہیلی کاپٹر پر اس اڈے کو میزائلوں سے تباہ کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی تو وہ تیزی سے ٹرانسمیٹر کی طرف لپکا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ روپ چند کالنگ۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"....... شاگل نے تیز لہجے میں پوچھا۔ روپ چند اس گروپ کا انچارج تھا جس گروپ کو اس نے اڈے کو تباہ کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

"باس۔ آپ کے حکم پر ہم نے اس اڈے کو میزائل فائر کر کے مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی باہر تو نہیں نکلا وہاں سے۔ اوور"....... شاگل نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"نہیں باس۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم فضا میں موجود ہو یا لینڈ کر چکے ہو۔ اوور"....... شاگل نے کہا۔

"ہم فضا میں موجود ہیں باس۔ آپ نے خود ہی تو حکم دیا تھا کہ نیچے اترنے سے پہلے آپ کو رپورٹ دی جائے۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اب نیچے اتر جاؤ اور ملبے کو ہٹا کر چیکنگ کرو۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے پانچ افراد وہاں موجود تھے۔ ان پانچ لاشوں کے علاوہ وہاں اور کتنی لاشیں ہیں۔ یہ سب تفصیل مجھے بتاؤ۔ اوور"۔ شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ابھی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا ہی تھا کہ میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے

جلدی سے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ شاگل بول رہا ہوں"....... شاگل نے کہا۔

"بھگت رام بول رہا ہوں باس"....... دوسری طرف سے چیکنگ مشین انچارج بھگت رام کی آواز سنائی دی۔

"اوہ تم۔ کیا ہوا۔ کوئی خاص بات"....... شاگل نے چونک کر کہا۔

"یس باس۔ دو عورتوں اور پانچ مردوں کا ایک گروپ فیروزہ کے رالی علاقے میں داخل ہوا ہے۔ وہ رالی کے ایک مکان میں داخل ہوئے ہیں اور ابھی تک وہیں ہیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے مشکوک ثابت ہوئے ہیں"....... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ اس پہاڑی والے اڈے کی سمت سے شہر میں داخل ہوئے ہیں اور ان کا انداز بے حد چوکنا ہے۔ ویسے یہ مقامی لوگ ہیں"....... بھگت رام نے کہا۔

"اوکے۔ تم ان کی نگرانی جاری رکھو۔ مجھے ایک رپورٹ مل جائے پھر اس گروپ کے بارے میں فیصلہ کروں گا"....... شاگل نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اچانک انٹرکام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو شاگل نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ شاگل بول رہا ہوں"....... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

" باس۔پہاڑیوں کی طرف سے ایک جیپ فیروزہ میں داخل ہوئی ہے۔اس میں مادام ریکھا اور کاشی سوار ہیں اور ان کا رخ پارشیا کلب کی طرف ہے"...... دوسری طرف سے بھگت رام نے کہا۔

" اوہ۔اس کا مطلب ہے کہ یہ دونوں اس لئے یہاں آئی ہیں کہ مجھے بلیک میل کر کے پاکیشیائی ایجنٹوں کی موت اپنے کریڈٹ میں لا سکیں"...... شاگل نے کہا۔

" یقیناً ایسا ہی ہو گا باس"...... بھگت رام نے کہا۔

" انہیں بھی نگرانی میں رکھو۔جلد ہی میں تمہیں اس بارے میں ہدایات دوں گا"...... شاگل نے کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے رسیور رکھ دیا۔اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی مخصوص آواز سنائی دی تو شاگل نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ہیلو۔روپ چند بول رہا ہوں۔اوور"...... دوسری طرف سے روپ چند کی آواز سنائی دی۔

" یس۔شاگل بول رہا ہوں۔جلدی بتاؤ کیا رپورٹ ہے۔لاشیں ملی ہیں ان شیطانوں کی۔اوور"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

" نو باس۔ہم نے سارا ملبہ ہٹا کر چیک کر لیا ہے۔وہاں صرف پانچ لاشیں موجود ہیں اس کے علاوہ ایک لاش بھی نہیں ہے۔اوور"۔دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ۔اس کا مطلب ہے کہ وہ پہلے ہی نکل گئے ہیں۔یہ واقعی

شیطان ہیں۔ان کو بے ہوش کرنا ہی حماقت ہے۔یہ بے ہوش نہیں ہوتے۔ٹھیک ہے۔واپس آجاؤ۔جلدی فوراً۔اوور اینڈ آل"۔شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے انٹرکام کا رسیور اٹھالیا اور یکے بعد دیگرے نمبر پریس کر دیئے۔

" یس۔بھگت رام بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے بھگت رام کی آواز سنائی دی۔

" دونوں گروپوں کی کیا پوزیشن ہے۔جلدی بتاؤ"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

" پہلا گروپ راملی کے مکان میں موجود ہے جناب جبکہ دوسرا گروپ پارشیا کلب میں موجود ہے۔دونوں گروپ ابھی تک اپنی اپنی جگہوں سے باہر نہیں نکلے"...... بھگت رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم پہلے گروپ کا خیال رکھنا۔ان کو آؤٹ نہیں ہونا چاہئے۔میں پارشیا کلب جا رہا ہوں تاکہ ریکھا کو ساتھ لے کر اس پہلے گروپ پر ریڈ کیا جا سکے۔اے فائیو ٹرانسمیٹر پر میرا تمہارا رابطہ رہے گا"۔شاگل نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں باس۔وہ اب آؤٹ نہیں ہو سکتے"۔بھگت رام نے کہا تو شاگل نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

" یس۔گنپت بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک

مردانہ آواز سنائی دی۔

" گنپت۔ بھگت رام نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا ٹھکانہ معلوم کر لیا ہے۔ ہم نے وہاں فوری ریڈ کرنا ہے۔ تم دو جیپیں اور دس آدمی تیار کر لو۔ مارٹر اور میزائل گنیں بھی ساتھ رکھ لینا۔ جلدی کرو۔ لیکن ہم نے پہلے پارشیا کلب جانا ہے۔ جلدی تیار ہو کر میرے پاس آجاؤ۔ میں ساتھ جاؤں گا۔ جلدی "...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی شاگل نے رسیور رکھ دیا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ وہ اس جگہ پہنچ جائے جہاں جیپیں آکر رکیں گی۔ اسے یقین تھا کہ اب عمران اور اس کے ساتھی بچ کر نہ جا سکیں گے۔

" اب اس مسئلے کو کیسے حل کیا جائے کاشی "...... ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔ وہ دونوں اس وقت فیروزہ کے پارشیا کلب میں موجود تھیں۔ وہ جیپ کے ذریعے یہاں پہنچی تھیں جبکہ ریکھا نے اپنے باقی ساتھیوں کو واپس دارالحکومت بھجوا دیا تھا۔

" آپ شاگل سے فیصلہ کن بات کریں۔ اس شخص نے ہمارے حق پر ڈاکہ مارا ہے۔ اسے کوئی حق نہیں پہنچتا اس قسم کی حرکت کرنے کا "...... کاشی نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

" لیکن تم نے دیکھا کہ جب میں نے ٹرانسمیٹر پر اس سے بات کی تو اس نے صاف انکار کر دیا اور اب صدر صاحب صرف میرے ایک آدمی کی رپورٹ پر تو شاگل کو سزا دینے سے رہے "...... ریکھا نے کہا۔

" پھر آپ کیا چاہتی ہیں "...... کاشی نے کہا۔

[illegible] اب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر چکا ہو گا اور اس نے صدر صاحب کو بھی اطلاع دے دی ہو گی۔ میں سوچ رہی ہوں کہ اب میں بھی صدر صاحب سے بات کر لوں"۔ ریکھا نے کہا۔

"تو پھر آپ یہاں کیوں آئی ہیں۔ آپ نے تو کہا تھا کہ آپ شاگل سے بات کریں گی اور اسے قائل کریں کہ وہ غلط بیانی نہ کرے"۔ کاشی نے کہا۔

"ہاں۔ اس وقت میرا یہی خیال تھا کہ شاگل کو سمجھایا جا سکتا ہے لیکن اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ شاگل جیسا آدمی کبھی یہ بات نہیں مانے گا کہ اس نے ہمارا شکار چھینا ہے۔ جو آدمی اتنی بڑی حرکت کر سکتا ہے وہ کیسے آسانی سے مان جائے گا"...... ریکھا نے کہا۔

"جبکہ میرا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی شاگل کے ہاتھوں ہلاک نہیں ہو سکتے"...... کاشی نے کہا تو ریکھا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا کہہ رہی ہو۔ پاگل تو نہیں ہو گئی۔ وہ گیس سے بے ہوش ہوئے تھے اور پہاڑیوں سے یہاں تک کا فاصلہ ہی کتنا ہے اور پھر ہیلی کاپٹر پر تو چند منٹوں کی بات ہے اور بے ہوش افراد کیسے اپنے اوپر برسنے والی گولیوں کو روک سکتے ہیں"...... ریکھا نے کہا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے۔ بہرحال آپ ایک بار بات تو کر دیکھیں شاگل سے"...... کاشی نے کہا تو ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر

جیکٹ کی جیب سے اس نے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مادام ریکھا کالنگ۔ اوور"...... ریکھا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ شاگل اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد شاگل کی آواز سنائی دی لیکن اس کا لہجہ اس کی فطرت کے خلاف نرم تھا اور اس وجہ سے وہ دونوں چونک پڑی تھیں۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تم سے بات کرنی ہے شاگل۔ اوور"...... ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں خود اس سلسلے میں بات کرنے تمہارے پاس آ رہا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کاشی سمیت جیپ میں سوار ہو کر فیروزہ پہنچی ہو اور اس وقت تم دونوں پارشیا کلب میں موجود ہو۔ میں تمہاری طرف ہی آ رہا ہوں۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے شاگل نے اسی طرح نرم لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ریکھا نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ان دونوں کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"حیرت ہے۔ شاگل نے یہاں کیا جال بن رکھا ہے کہ ابھی ہم پہنچی ہیں اور اسے اطلاع بھی مل گئی"...... ریکھا نے کہا۔

"پارشیا کلب میں اس کا کوئی آدمی موجود ہو گا۔ اس نے اطلاع

دے دی ہو گی"...... کاشی نے کہا تو ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن دو باتیں مجھے حیران کر رہی ہیں۔ ایک تو اس کا نرم لہجہ اور دوسرا یہ کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بات کرنے آ رہا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... ریکھا نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے ریکھا کہ میرا خدشہ درست نکلا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں ہو سکے ورنہ شاگل یہاں آنے کی بجائے ان کی لاشوں سمیت اب تک دارالحکومت پہنچ چکا ہوتا"...... کاشی نے کہا تو ریکھا بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ پھر تو یہ انتہائی حیرت انگیز بات ہے"...... ریکھا نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو کاشی نے اٹھ کر دروازے کا لاک کھول دیا۔ دروازے پر شاگل موجود تھا۔ ریکھا اسے دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم دونوں یہاں کس لئے آئی ہو"...... شاگل نے اندر داخل ہو کر قدرے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تم سے فیصلہ کن بات کرنے۔ یہ حقیقت ہے کہ تم نے ڈکیتی کی ہے جبکہ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا"...... ریکھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے حقیقتاً شاگل کی بات پر غصہ آ گیا تھا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو تم سے بے ہوشی کے عالم میں چھینا ہے اور پھر انہیں یہاں لے آیا ہوں"...... شاگل نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور یہ حقیقت ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"یہ سب غلط ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو عمران اور اس کی ساتھیوں کی لاشیں میری تحویل میں ہوتیں جبکہ وہ زندہ سلامت یہاں فیروزہ میں داخل ہو چکے ہیں"...... شاگل نے کہا تو مادام ریکھا اور کاشی دونوں بے اختیار اچھل پڑیں۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ وہ تو بے ہوش تھے اور بے ہوش بھی گیس سے ہوئے تھے پھر وہ کیسے اب تک زندہ رہ سکتے ہیں"...... ریکھا نے کہا۔

"وہ اس وقت بھی یہاں ایک مکان میں چھپے ہوئے ہیں۔ تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ میں نے یہاں سپر ایکس چیکنگ نظام قائم کر رکھا ہے۔ فیروزہ چھوٹا سا شہر ہے اس لئے یہ پورا شہر اس کی رینج میں ہے اور مجھے پہلے اطلاع دی گئی کہ دو عورتوں اور پانچ مردوں کا ایک گروپ پہاڑیوں کی طرف سے فیروزہ میں داخل ہوا ہے اور وہ اپنی حرکتوں سے مشکوک نظر آ رہے ہیں۔ میں نے ان کی نگرانی کا حکم دیا تو مجھے اطلاع دی گئی کہ وہ یہاں کے ایک علاقے راملی کے ایک مکان میں داخل ہوئے ہیں اور ابھی تک وہ وہاں موجود ہیں۔ پھر مجھے تم دونوں کے بارے میں اطلاع دی گئی کہ تم دونوں جیپ میں سوار ہو کر پہاڑیوں کی طرف سے یہاں پہنچی ہو اور پارشیا کلب میں موجود ہو۔ میں نے سوچا کہ تم سے مل کر تمہاری غلط فہمی دور کر دوں۔ پھر ان لوگوں سے بھی نمٹ لیا جائے گا کیونکہ اگر میں پہلے

انہیں ہلاک کر دیتا تو تم زندگی بھر میری بات پر یقین نہ کرتیں۔ ویسے وہ مسلسل نگرانی میں ہیں اس لئے وہ فرار تو ہو ہی نہیں سکتے اس لئے میں آ رہا تھا کہ راستے میں تمہاری ٹرانسمیٹر کال موصول ہوئی"...... شاگل نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" حیرت ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ میرے آدمی نے مجھے غلط رپورٹ دی ہے لیکن وہ لوگ تو بے ہوش تھے۔ پھر وہ کیسے ہوش میں آ گئے اور پھر یہاں بھی پہنچ گئے اور انہوں نے ہمیں بھی کچھ نہیں کہا۔ یہ سب کیا ہے"...... ریکھا نے کہا۔

" اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ مجھے تو معلوم ہی نہیں ہے کہ پہاڑیوں میں کیا ہوتا رہا ہے"...... شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جناب شاگل صاحب۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ان ایجنٹوں کے خاتمے کا کام دونوں ایجنسیاں مل کر مکمل کریں۔ آخر یہ کافرستان کے دشمن ہیں۔ ہم سب کے دشمن"...... اچانک کاشی نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ مجھے اس میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اصل مقصد تو کافرستان کے دشمنوں کا خاتمہ ہے"...... شاگل نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ بے حد شکریہ۔ جناب شاگل واقعی عظیم آدمی ہیں"۔ کاشی نے کہا۔

" ہاں۔ اس میں کیا شک ہے"...... ریکھا نے جواب دیا۔ ظاہر ہے اتنی بات تو وہ بھی جانتی تھی کہ جو کچھ ہوا اور جیسے بھی ہوا بہرحال گیم اس کے ہاتھ سے نکل چکی ہے اس لئے اب اگر وہ شاگل

کے ساتھ مل کر فائنل مشن مکمل کریں تو کم از کم صدر صاحب کے عتاب سے تو بچ سکتی ہے۔

" ٹھیک ہے۔ میں ابھی انتظامات کراتا ہوں"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ اوور"...... شاگل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس باس۔ بھگت رام بول رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" پاکیشیائی ایجنٹوں کی کیا پوزیشن ہے۔ بھگت رام۔ اوور"۔ شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

" وہ ابھی تک مکان کے اندر موجود ہیں باس۔ وہ باہر نکلے ہی نہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ ہم وہاں ریڈ کرنے جا رہے ہیں۔ تم نے ہر لحاظ سے چوکنا رہنا ہے۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

" یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اگر ہمارے پہنچنے سے پہلے یہ لوگ وہاں سے نکل جائیں تو تم نے خود ہم سے رابطہ کر کے اطلاع دینی ہے۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

" یس باس۔ ایسا ہی ہو گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا

اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آؤ اب ان شیطانوں کا خاتمہ کر ہی دیں"...... شاگل نے اٹھتے ہوئے کہا تو کاشی اور ریکھا بھی اٹھ کھڑی ہوئیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ شاگل کے ساتھ جیپ میں سوار آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں جبکہ ان کے پیچھے ایک اور جیپ آ رہی تھی جس میں شاگل کے آدمی سوار تھے۔

"جناب شاگل۔ عمران اور اس کے ساتھی تو بے ہوش تھے۔ پھر وہ کیسے بچ نکلے"...... اچانک ریکھا نے بات کرتے ہوئے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"اس شیطان کو اچانک ہوش آ گیا تھا۔ مم۔ مم۔ مگر۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں"...... شاگل نے روانی سے پہلے بات کر دی لیکن پھر شاید بات کرتے کرتے اسے خیال آ گیا کہ اس نے تو ان کو پہاڑیوں سے لے آنے سے ہی انکار کر رکھا ہے اس لئے اس نے فوری طور پر بات بدل دی۔

"کچھ نہیں۔ ویسے ہی بات کی تھی"...... ریکھا نے ٹالنے والے انداز میں جواب دیا۔ بہرحال اس کے ذہن میں موجود خلش ختم ہو گئی تھی کیونکہ اسے یہ بات اب تک سمجھ نہ آ رہی تھی کہ بے ہوش افراد کو ہلاک کیا جانا کیسے مشکل بن گیا اور پھر وہ فرار بھی ہو گئے لیکن اب شاگل نے یہ بتا کر کہ عمران کو اچانک ہوش آ گیا تھا، ساری بات واضح کر دی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ عمران نے اچانک ہوش میں آ جانے پر سچوئیشن تبدیل کر دی ہو گی جس کے نتیجے میں وہ

یقیناً بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ ویسے یہ بات سن کر اس کے ذہن کو دھچکا سا ضرور لگا تھا کیونکہ اگر شاگل عین موقع پر اس انداز میں ڈکیتی نہ کرتا تو اب تک نہ صرف عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہوتے بلکہ اس کا کریڈٹ بھی پاور ایجنسی کو ہی ملتا۔ لیکن اب ظاہر ہے ایسا نہیں ہو سکتا تھا مگر اس نے دل ہی دل میں بہرحال یہ فیصلہ ضرور کر لیا تھا کہ اگر موقع ملا تو وہ کم از کم اس عمران کی ہلاکت کا کریڈٹ شاگل کو نہ لینے دے گی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس احاطہ سے باہر آیا تو اس نے دیکھا کہ احاطہ پہاڑیوں کے آخری حصہ میں تھا اور فیروزہ کا شہر وہاں سے بہرحال ڈیڑھ دو کلو میٹر دور تھا۔ اس نے باہر آتے ہی تیزی سے اپنا رخ بدلا اور پھر اونچی نیچی چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے وہ بائیں ہاتھ پر آگے بڑھتے چلے گئے۔ عمران کو معلوم تھا کہ شاگل ابھی بھرپور انداز میں اس احاطے پر ریڈ کرے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ میزائلوں سے ہی اس پورے احاطے کو تباہ کر ڈالے اس لئے وہ جلد از جلد یہاں سے دور جانا چاہتا تھا اور براہ راست شہر میں بھی نہ داخل ہونا چاہتا تھا کیونکہ اگر شاگل یا اس کے آدمیوں کا ہیلی کاپٹر واپس آیا تو وہ کھلے میدان میں انہیں مارک کر لے گا اور پھر ہو سکتا ہے کہ وہ ان پر بھی براہ راست فائر کھول دے اور ان کے پاس سوائے عام اسلحے کے اور کوئی بڑا اسلحہ نہ تھا اس لئے وہ پہاڑی چٹانوں کی اوٹ لے کر آگے

بڑھتے چلے جا رہے تھے کہ اچانک عمران رک گیا۔ اس کے کانوں میں دور سے ہیلی کاپٹر کی مخصوص آواز پڑی اور وہ بے اختیار رک گیا۔ اس کے رکتے ہی اس کے پیچھے آنے والے اس کے ساتھی بھی رک گئے۔

"اوٹ میں ہو جاؤ ہیلی کاپٹر آ رہا ہے۔ وہ ہمیں چیک نہ کر لیں"...... عمران نے کہا تو سب ساتھی تیزی سے اوٹ میں ہوتے چلے گئے جبکہ صالحہ اور جولیا دونوں عمران کے ساتھ ہی اس چٹان کی اوٹ میں موجود تھیں۔ عمران کی نظریں آسمان پر جمی ہوئی تھیں جہاں ہیلی کاپٹر خاصی رفتاری سے اڑتا دکھائی دے رہا تھا لیکن اس کا رخ بتا رہا تھا کہ وہ سیدھا آگے جانے کی بجائے اس احاطے کی طرف ہی جا رہا ہے جہاں سے وہ نکل کر آئے تھے اور چند لمحوں بعد انہوں نے ہیلی کاپٹر کو میزائل فائر کرتے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی دور سے خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں جس کے ساتھ ہی آگ کے شعلے اور دھواں آسمان کی طرف اٹھتا دکھائی دینے لگا۔

"یہ سب ہمارے خلاف ہو رہا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ شاگل نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ یہ اس کی جوابی کارروائی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب کیا وہ اتنی بات بھی نہیں سمجھ سکتا کہ اتنے وقفے میں ہم وہاں سے نکل بھی سکتے ہیں"...... صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر وہ اتنا عقلمند ہوتا تو میری طرح فری لانسر نہ ہوتا۔ پھر اسے

کون سیکرٹ سروس کا چیف بنانا"...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

" بکواس مت کیا کرو۔ صرف شاگل ہی احمق ہے۔ ہمارا چیف احمق نہیں ہے۔ سمجھے"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔ میزائل فائرنگ کا سلسلہ ابھی تک جاری تھا۔

" یہ تو ڈپٹی چیف کا نقطہ نظر ہے۔ مجھ جیسے فری لانسر کا نقطہ نظر یقیناً مختلف ہو گا"...... عمران نے کہا تو صالحہ ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑی۔

" عمران صاحب۔ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ آپ ہوش میں کیسے آ گئے جبکہ ہمیں گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا"...... صالحہ نے کہا۔

" اصل میں قدرت نے ہم پر خصوصی مہربانی کی ہے۔ پہلے ہمیں گیس سے بے ہوش کیا گیا پھر دوسری بار شاگل یا اس کے آدمیوں نے ریکھا اور اس کے آدمیوں کو بے ہوش کرنے کے لئے گیس فائر کی۔ اس طرح دو بار ہم پر گیس فائر کی گئی۔ بظاہر تو اس کا یہی مطلب ہونا چاہئے کہ ہماری بے ہوشی مزید گہری ہو جانی چاہئے تھی لیکن ہوا اس کے برعکس کیونکہ دونوں گیسیں اوپن علاقے میں فائر ہونے والی گیسیں تھیں۔ ایسی گیسوں میں ایک خصوصیت ہوتی ہے کہ یہ فوری اثر کرتی ہیں اور فوراً ہی اس کے اثرات فضا میں سے غائب ہو جاتے ہیں۔ ان گیسوں کا بنیادی کیمیائی عنصر مارتھول ہوتا ہے اور مارتھول میں ایک بنیادی صفت ہے کہ اگر مارتھول کے

اثرات جسم پر موجود ہوں اور اس دوران دوبارہ مارتھول فائر کیا جائے تو دونوں کے ملاپ سے نیگٹو سائیکل شروع ہو جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شاگل نے جب گیس فائر کی اور ہمیں اٹھا کر ہیلی کاپٹر میں واپس لے آیا تو گیس کے اثرات نیگٹو سائیکل کی وجہ سے کمزور ہو گئے اور میری ذہنی مشقوں کی وجہ سے مجھے ہیلی کاپٹر میں ہی ہوش آ گیا۔ اس طرح میں عین وقت پر حرکت میں آ گیا اور شاگل فرار ہو گیا جبکہ اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ البتہ اس دوران اس کی نظریں ہیلی کاپٹر پر جمی رہی تھیں جس نے اب میزائل فائرنگ تو بند کر دی تھی لیکن وہ فضا میں معلق تھا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ شاگل کو چونکہ یہ معلوم نہ تھا کہ ہم اتنی جلدی ہوش میں آ سکتے ہیں اس لئے اس نے اتنے وقفے کے باوجود یہ فائرنگ کرائی ہے کیونکہ اس کا خیال ہو گا کہ ہم ابھی تک بے ہوش پڑے ہوئے ہوں گے حالانکہ آپ کو ہوش میں دیکھ کر اسے سمجھ جانا چاہئے تھا کہ ہم بھی فوراً ہوش میں آ سکتے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

" مجھے پھر وہی بات دوہرانا پڑے گی شاگل کی عقلمندی والی اور جولیا ایک بار پھر ناراض ہو جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جب ملبے سے ہماری لاشیں نہیں ملیں گی تو پھر لازماً شاگل سمجھ

جائے گا کہ ہم یہاں سے فرار ہو گئے ہیں اور اس نے یقیناً اس چھوٹے سے شہر میں نگرانی کا جال پھیلا رکھا ہو گا جبکہ فیروزہ سے ہوائی سروس تو ناپال جاتی ہے۔ فیروزہ پاکیشیائی سرحد پر تو نہیں ہے اس لئے ہمارے مزید اقدامات کیا ہوں گے"...... جولیا نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اب ان حالات میں ہوائی سروس کے ذریعے ناپال جانا تو خودکشی کے مترادف ہے کیونکہ شاگل کی اب ساری توجہ ہوائی سروس کی طرف ہی ہو گی اور اس نے وہاں ایک ایک آدمی کو چیک کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔ اس دوران ہیلی کاپٹر نیچے اتر چکا تھا اس لئے عمران نے اس بار بجائے بائیں ہاتھ پر آگے بڑھنے کے سامنے کی طرف بڑھنا شروع کر دیا تاکہ اس سے پہلے کہ شاگل کو یہ اطلاع مل سکے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ملبے سے نہیں ملیں وہ شہر میں داخل ہو کر کسی پناہ گاہ تک پہنچ جائیں۔ اب چونکہ ہیلی کاپٹر نیچے لینڈ کر چکا تھا اس لئے اب ان کا فضا سے چیک ہو جانے کا خطرہ نہ رہا تھا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد وہ شہر کی حدود میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک نوآبادی تھی جس میں جگہ جگہ مکانات موجود تھے لیکن خالی پلاٹوں کی تعداد مکانوں کی نسبت زیادہ تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ ایک مکان کے سامنے سے گزرتے ہوئے عمران ٹھٹک گیا۔ مکان کے بڑے پھاٹک پر تالا موجود تھا۔ یہ مکان زیادہ بڑا نہیں تھا اور اس کی عمارت کے بعد

پھاٹک تک مکان بند تھا۔ اس میں کھلا صحن بنایا ہی نہ گیا تھا۔

"تنویر۔ عقبی طرف سے اندر کودو اور چھوٹا پھاٹک کھول دو"۔ عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ وہ سب پہلے کی طرح آگے بڑھتے چلے گئے۔ کافی فاصلے پر پہنچ کر وہ مڑے اور دوبارہ اس مکان کی طرف آنے لگے۔ جب وہ وہاں پہنچے تو چھوٹا پھاٹک کھل چکا تھا اور اندر سے تنویر کی جھلک نظر آ رہی تھی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب مکان میں داخل ہو گئے۔ سب سے آخر میں کیپٹن شکیل اندر داخل ہوا تو تنویر نے پھاٹک بند کر دیا اور پھر وہ سب اندرونی کمرے میں پہنچ گئے۔ مکان فرنشڈ تھا لیکن سامان پر گرد کی ہلکی سی تہہ بتا رہی تھی کہ مکین شاید کسی کام کی وجہ سے کئی روز سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ بہرحال عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے یہ وقتی طور پر پناہ گاہ کا کام دے سکتا تھا اس لئے عمران نے یہاں رکنے کا فیصلہ کر لیا۔

"عمران صاحب۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ یہاں سے کوئی طیارہ اغوا کیا جائے اور ہم ناپال پہنچ جائیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ بہت اچھا آئیڈیا ہے"...... تنویر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"شاگل یہاں موجود ہے اور ذہنی طور پر وہ اب حقیقتاً پاگل پن کی حد تک پہنچ چکا ہو گا جبکہ طیارہ اغوا کرنے کے لئے ہمیں ایئرپورٹ

جانا ہو گا۔ پھر طیارے تک اور پھر طیارہ اغوا کر کے اسے رن وے سے اڑانا بھی ہو گا اور تم جانتے ہو کہ ٹاور کی اجازت کے بغیر ایسا ممکن نہیں ہے۔ رن وے پر رکاوٹیں کھڑی کی جا سکتی ہیں۔ دوسری بات یہ کہ شاگل سرحدی ڈیفنس ایئر سپاٹ سے جنگی جہازوں کا اسکواڈ بھی بلوا سکتا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا ہم یہاں سے پیدل سرحد پر جائیں گے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"یہاں سے سرحد تقریباً چار سو کلو میٹر تو ہو گی۔ پیدل جاتے جاتے تو ہم بوڑھے ہو جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"پھر شاگل کا ہیلی کاپٹر اڑایا جائے شاگل سمیت"...... صالحہ نے کہا۔

"واہ۔ یہ ہے شاندار تجویز"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور صالحہ کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"عمران صاحب۔ اس بار ہمارا کافرستان سے نکلنا ہی مسئلہ بن گیا ہے حالانکہ پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔ مشن ہم مکمل کر چکے ہیں اور اب ہم یہاں سے نکلنے کے لئے ہاتھ پیر مارتے پھر رہے ہیں"۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ سب اس احمق کی وجہ سے ہو رہا ہے"...... اچانک تنویر نے

عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا اب تمہیں بات کرنے کی بھی تمیز نہیں رہی"...... جولیا نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ خواہ مخواہ ادھر ادھر مارے مارے پھرنے کی بجائے ہم سیدھے ایئر پورٹ پہنچ جاتے ہیں۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ ہمیں کیسے روکا جا سکتا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کافرستان سے پاکیشیائی سرحد کے درمیان ایک گھنٹے کا ہوائی سفر ہے۔ اس ایک گھنٹے میں کیا وہ اس طیارے کو فضا میں تباہ نہ کرا دیں گے۔ انہیں لیبارٹری کی تباہی پر شاید اتنا افسوس نہ ہوا ہو گا جتنی خوشی تم لوگوں کے مارے جانے پر انہیں ہو گی اور چونکہ اس بار ہم نے مشن ایک صحرا میں مکمل کیا ہے اور واپسی کے لئے ہمارے پاس کوئی واضح پلان نہیں تھا اس لئے ہم پھنس گئے ہیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں آنے کا بھی تو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ شاگل بھی زندہ بچ گیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ریکھا بھی یہاں آ جائے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں سے راگی پہنچنا چاہئے اور راگی سے پہاڑی سرحد پار کر لی جائے۔ یہ لوگ ہمیں یہاں تلاش کرتے رہ جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہاں سے جانے کا تو اصل مسئلہ ہے۔ ظاہر ہے اب تک یہاں کا مکمل محاصرہ کیا جا چکا ہو گا تاکہ ہم نکل نہ سکیں اور یہ چھوٹا سا شہر ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ باقاعدہ ہر جگہ کی تلاشی لیں"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ جگہ چھوڑ کر فوری طور پر واپس پہاڑیوں کی طرف چلے جانا چاہئے۔ پہاڑیوں سے ہم راگی پہنچ سکتے ہیں اور اس طرح ہم چیکنگ سے بھی بچ جائیں گے اور وہ لوگ ہمیں چیک کریں گے تو یہیں کریں گے۔ ان کے تصور میں بھی نہ ہو گا کہ ہم واپس پہاڑیوں میں بھی جا سکتے ہیں"...... صالحہ نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے اور پھر ایک ایک کر کے سوائے تنویر کے باقی سب نے صالحہ کی بات کی تائید کر دی۔

"تمہارا کیا خیال ہے تنویر۔ تم خاموش ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں واپس جانے کی بجائے اس شاگل کو گھیر کر ہلاک کر دینا چاہئے اور پھر یہاں سے ہوائی سروس کے ذریعے خاموشی سے ناپال چلا جانا چاہئے"...... تنویر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اچانک انہیں کمرے کے باہر سے کسی جانور کے عجیب سے انداز میں بولنے کی تیز آواز سنائی دی۔ وہ جانور تیز لہجے میں چیں چیں کر رہا تھا۔

"اوہ۔ یہ کیا ہے"...... سب نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے

کہا اور پھر وہ سب ہی تیزی سے باہر کی طرف دوڑ پڑے۔ عمران بھی ان میں شامل تھا لیکن باہر آ کر وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔ پھاٹک کے قریب ایک کافی بڑا پہاڑی چوہا دیوار کے ساتھ پڑا اس طرح پھڑک رہا تھا جیسے اس کی جان نکل رہی ہو اور پھر چند ہی لمحوں بعد وہ ساکت ہو گیا۔ چوہا براؤن رنگ کا تھا اور دیوار کے ساتھ اس کا بل نظر آ رہا تھا۔

"خواہ مخواہ ہمیں ڈرا دیا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس مڑنے لگی لیکن عمران تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

"عمران صاحب اس چوہے کی موت پر بے حد سنجیدہ ہو رہے ہیں۔ کیوں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ اب اس چوہے کی موت پر نجانے کتنے دن اداس رہے گا۔ انسان چاہے جتنے مرضی آئے مرتے رہیں"...... تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ عمران اس چوہے کے قریب پہنچ کر رکا اور اس نے پیر کی مدد سے چوہے کو سیدھا کیا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر موجود سنجیدگی مزید گہری ہو گئی تھی۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔ عمران کے اس طرح چونکنے پر صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس چوہے نے اپنی جان دے کر ہماری جانیں بچانے میں ہماری مدد کی ہے۔ میں اس کا مشکور ہوں"...... عمران نے انتہائی

سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... سب نے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس چوہے کا بل دیوار سے باہر ہو گا اور دیوار میں آر پار سوراخ ہے۔ یہ چوہا بل سے نکل کر اس دیوار کے سوراخ سے اندر آیا لیکن اس کے منہ سے نکلنے والی آوازیں اور اس کی موت بتا رہی ہے کہ ہماری فضا سے چیکنگ کی جا رہی ہے اور ہو سکتا ہے کہ کہیں سے انہیں معلوم ہو چکا ہو کہ ہم اس مکان کے اندر موجود ہیں اور کسی بھی لمحے یہاں میزائل فائرنگ ہو سکتی ہے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔ چیکنگ اور ہماری۔ وہ کس طرح"...... سب نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ پہاڑی چوہا ہے اور ایم جی ریز اس وقت جبکہ ان کے ساتھ زیرو ایکس ریز شامل ہوں۔ اس چوہے کے خون کی روانی پر ایسا دباؤ ڈالتی ہیں کہ اس کا خون فوراً گاڑھا ہونا شروع ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ چوہا ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کی خاص نشانی یہی ہوتی ہے کہ ایسی صورت میں جب یہ چوہا ہلاک ہو جائے تو اس کی تھوتھنی کا نچلا حصہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور یہی نشانی اس چوہے پر موجود ہے۔ یہ بل سے نکلا تو ریز نے اس پر اثر ڈالا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کا خون گاڑھا ہونا شروع ہو گیا جس کی وجہ سے یہ چیخنے لگا اور اس کی مخصوص آوازیں ہم

تک پہنچ گئیں اور اب وہ نشانی بھی موجود ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب کے چہروں پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے عمران کی بات پر انہیں یقین نہ آرہا ہو اور وہ یہی سمجھ رہے ہوں کہ عمران اپنی عادت کے مطابق مذاق کر رہا ہے۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ یہ ریز اس پورے فیروزہ پر پھیلی ہوئی ہوں گی۔ گو ایسی ریز کی رینج خاصی محدود ہوتی ہے لیکن فیروزہ چھوٹا سا شہر ہے اس لئے یہ تو پورا اس کی رینج میں آجائے گا اور انہیں معلوم ہو گا کہ ہم اس مکان میں موجود ہیں اور جیسے ہی ہم باہر نکلے وہ ہمیں باقاعدہ چیک کرتے رہیں گے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ عمران کی اس بات سے وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران مذاق نہیں کر رہا۔

"یہ واقعی جدید ترین سسٹم ہے اور یہ ایکریمیا میں ابھی حال ہی میں سامنے آیا ہے لیکن ابھی اس پر مزید تحقیقات ہو رہی ہیں۔ شاید حکومت کافرستان نے اسے اپنے لئے مفید سمجھتے ہوئے منگوا لیا ہو۔ بہرحال ایک سال پہلے میں نے اس پر تفصیلی مضمون پڑھا تھا۔ اس میں اس پہاڑی چوہے کے بارے میں بھی بتایا گیا تھا کہ سائنس دان اس پر مزید ریسرچ کر رہے ہیں کہ اس چوہے کے خون پر یہ ریز کیوں اس طرح اور فوری اثر کرتی ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

" پھر تو اس مضمون میں یہ بھی درج ہو گا کہ ان ریز سے بچنے کے لئے ہمیں کیا کرنا ہے۔ آخر اس کا کوئی توڑ بھی تو ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

" یہ ریز صرف کھلی فضا میں کام کرتی ہیں۔ بند کمروں یا چھت کے نیچے نہیں۔ دوسری بات یہ کہ سبز رنگ ان ریز کی چیکنگ کو روک دیتا ہے اس لئے سبز رنگ کے کپڑے یا میک اپ میں ان چیکنگ ریز سے بچا جا سکتا ہے اور کوئی صورت فی حال سامنے نہیں آ سکی"...... عمران نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ یہ ہمیں برابر چیک کرتے رہیں گے"۔ صفدر نے کہا۔

" ہاں اور چونکہ شاگل نے ہماری شکلیں دیکھی ہوئی ہیں اس لئے لازمی بات ہے کہ اس نے فوراً ہمیں پہچان لینا ہے اور اس کے بعد ظاہر ہے وہ پوری قوت سے ہم پر چڑھ دوڑے گا"...... عمران نے کہا۔

" تو پھر اب ہمیں کیا کرنا ہے۔ کیا پہاڑیوں کی طرف واپس جائیں تاکہ ان کی ریج سے نکل سکیں"...... جولیا نے کہا۔

" ہاں۔ انہوں نے یقیناً اس چیکنگ کی ریج اس شہر میں پھیلا رکھی ہو گی اور ہم شہر کے کنارے پر موجود ہیں اس لئے پہاڑیاں اس کی ریج میں نہ آتی ہوں گی"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے

ہوئے کہا۔

" لیکن نجانے یہ ریج کہاں جا کر ختم ہو اور ہم جیسے ہی اس مکان سے نکلیں گے وہ ہماری نشاندہی کرتے چلے جائیں گے اور انہیں ہمارے رخ کا بھی علم ہو جائے گا اور وہ ہمیں آسانی سے گھیر لیں گے۔ زمین پر بھی اور آسمان سے بھی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" عمران صاحب۔ کیا یہ ریز رات کو بھی ویسے ہی کام کرتی ہیں جیسے دن کو"...... صفدر نے کہا۔

" ان ریز کے لئے دن رات برابر ہیں۔ ویسے بھی رات ہونے میں ابھی کافی وقت ہے اور شاگل اتنا وقت کہاں دینے والا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اسے ہمارے بارے میں معلوم ہو چکا ہو کہ ہم اس مکان میں موجود ہیں اس لئے کسی بھی لمحے یہ مکان ہمارے لئے موت کا پھندہ بن سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر اب کیا کیا جائے۔ یہ تو عجیب چکر میں پھنس گئے"۔ جولیا نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ایک حل ہے۔ ہاں ایک حل ابھی بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ ویری گڈ"...... اچانک عمران نے اس انداز میں کہا جیسے اچانک اس کے ذہن میں کوئی خیال آیا ہو۔

" کون سا حل۔ جلدی بتاؤ۔ تم نے خود ہی یہ ساری باتیں کر کے ہمارا خون خشک کر دیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" ارے۔ ارے۔ خون تو پہاڑی چوہے کا خشک ہوتا ہے۔ اگر

ہم میں سے ہو سکتا تھا تو تنویر۔ اوہ۔ اوہ۔ میرا مطلب ہے کہ تنویر کا خون پہلے ہی خشک ہے"...... عمران نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ موقع ہے اس طرح کی بکواس کرنے کا۔ کسی بھی لمحے ہم پر میزائل فائر ہو سکتے ہیں۔ نانسنس"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ بکواس کرنے کا کوئی خاص موقع ہوتا ہے۔ ویری گڈ"۔ عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ حل بتا رہے تھے"...... صفدر نے فوراً ہی کہا۔

"ہاں۔ میرے ذہن میں اس کا فوری طور پر یہ حل آیا ہے کہ ہم اس مکان کی بیرونی دیوار کے ساتھ موجود بڑے اور گھنے درخت پر چڑھ جائیں۔ سبز رنگ کی وجہ سے ریز ہمیں اس درخت پر چیک نہ کر سکیں گی۔ اس طرح ہم اچانک موت سے بچ سکتے ہیں اور اگر یہ لوگ یہاں نہیں آتے تو پھر ہمیں واپس پہاڑیوں پر جا کر وہاں سے ان ریز کا مرکز تلاش کر کے وہاں حملہ کرنا ہو گا تاکہ ہم ان ریز کی قید سے آزاد ہو سکیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن ہم کب تک درخت پر چھپے رہیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"جب تک ہمیں اطمینان نہ ہو جائے کہ واقعی اس مکان میں داخل ہوتے وقت ہمیں چیک نہیں کیا گیا"...... عمران نے جواب

دیا تو سب نے اس کی تائید میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ مکان کی اندرونی دیوار کے ایک بڑے رخنے سے نکل کر درخت پر چڑھتے چلے گئے۔ وہ دروازے سے باہر نکلنے سے گریز کر رہے تھے تاکہ ریز کے ذریعے چیک نہ ہو جائیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب درخت کی گھنی شاخوں میں اس انداز میں چھپ گئے کہ انہیں درخت پر چڑھے بغیر چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔ البتہ وہ آسانی سے سامنے سڑک کو چیک کر سکتے تھے۔ عمران نے درخت پر ایسی جگہ منتخب کی جہاں سے وہ اس طرف کی نگرانی آسانی سے کر سکے جس طرف سے وہ خود یہاں آئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ شاگل یا اس کے آدمی بہرحال اس طرف سے ہی آئیں گے کہ اچانک وہ چونک پڑا جب اس نے دو جیپوں کو تیزی سے گھوم کر اس سڑک پر چڑھتے دیکھا جو گھوم کر سیدھی اس مکان کے سامنے سے گزرتی تھی اور پھر اس مکان سے کچھ فاصلے پر پہنچ کر دونوں جیپیں رک گئیں۔

"عمران صاحب"...... نیچے سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ میرا خدشہ درست ثابت ہوا۔ انہیں اطلاع مل چکی تھی کہ ہم اس مکان میں موجود ہیں۔ اب دعا کرو کہ انہیں درخت پر ہماری موجودگی کا علم نہ ہو سکے ورنہ ایک میزائل ہی ہم سب کے لئے کافی ہو گا"...... عمران نے جواب دیا اور چند لمحوں بعد جیپوں میں موجود افراد نیچے اترنے لگے تو عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ پہلی جیپ میں سے شاگل کے ساتھ ریکھا اور کاشی بھی

نیچے اتری تھیں۔ دوسری جیپ سے مشین گنوں اور میزائل گنوں سے مسلح افراد باہر آئے تھے۔ عمران کی نظریں شاگل پر جمی ہوئی تھیں۔ اچانک شاگل نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ٹرانسمیٹر اتنی دور سے بھی عمران کو نظر آ گیا اور عمران کے بے اختیار ہونٹ بھینچ گئے۔ شاگل اب ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس جیب میں ڈالا اور پھر مڑ کر اس نے اپنے آدمیوں کو ہدایات دینی شروع کر دیں اور پھر اس کے چار مسلح آدمی تیزی سے آگے بڑھ کر مکان کی طرف آئے لیکن ان کا انداز ایسا تھا کہ ان کی ساری توجہ مکان کی طرف ہی تھی۔ پھر ان میں سے دو آدمی تیزی سے سائیڈ گلی میں گھستے چلے گئے جبکہ دو وہیں گلی کے کنارے پر ہی رک گئے۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ مکان کی عقبی طرف سے عقبی صحن میں بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کرنے گئے ہیں کیونکہ سامنے کی طرف سے مکان مکمل طور پر بند تھا۔ بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی جا رہی تھی وہ چونکہ درخت پر تھے اور کافی بلندی پر تھے اس لئے یہ گیس ان تک پہنچ ہی نہ سکتی تھی اس لئے وہ سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ البتہ اب عمران سوچ رہا تھا کہ کسی طرح شاگل، ریکھا اور کاشی پر قابو پا لیا جائے تو پھر آگے بڑھنے کا راستہ بن سکتا ہے لیکن مسئلہ یہ تھا کہ اس کے پاس بے ہوش کر دینے والا گیس پسٹل موجود نہ تھا اور مشین پسٹل کی فائرنگ سے نہ وہ لوگ

کور ہو سکتے تھے اور نہ بے ہوش ہو سکتے تھے۔ ابھی عمران بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ اس نے ایک آدمی کو اندر سے پھاٹک کھولتے ہوئے دیکھا۔ وہ شاید عقبی طرف سے کود کر اندر داخل ہوا تھا۔ اس کے پھاٹک کھولتے ہی باہر موجود دوسرا آدمی اور وہ دو آدمی جو گلی میں موجود تھے دوڑ کر مکان کے اندر داخل ہو گئے اور دوڑتے ہوئے انداز میں اندرونی طرف کو بڑھتے چلے گئے جبکہ شاگل، ریکھا اور کاشی تینوں وہیں جیپوں کے قریب ہی کھڑے رہے تھے۔ وہ جانتا تھا کہ شاگل اس وقت تک اندر نہیں آئے گا جب تک اسے اطلاع نہ مل جائے کہ عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش ہو چکے ہیں لیکن اب جب اسے اطلاع ملے گی کہ وہ اندر موجود نہیں ہیں تو ہو سکتا ہے کہ وہ چیکنگ کرنے اندر آئے۔ ایسی صورت میں اس پر قابو پایا جا سکتا تھا۔ چند لمحوں بعد ایک آدمی اندر سے دوڑتا ہوا پھاٹک کی طرف آیا اور پھر پھاٹک سے نکل کر وہ دوڑتا ہوا جیپوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"ہم نے شاگل، ریکھا اور کاشی پر قابو پانا ہے۔ یہ جب اندر آئیں تو ہم نے باہر درخت کے تنے کے ذریعے نیچے اتر کر اندر داخل ہونا ہے"...... عمران نے آہستہ سے کہا تاکہ اس کی آواز گھنے درخت میں چھپے ہوئے اس کے ساتھیوں تک پہنچ جائے۔ اسی لمحے اس نے شاگل، ریکھا اور کاشی تینوں کو ایک طرف سے دوڑ کر پھاٹک کی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ اتنے فاصلے سے بھی ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آخر یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... شاگل کی تیز آواز انہیں سنائی دی اور پھر وہ تینوں پھاٹک میں داخل ہو گئے اور پھر دوڑتے ہوئے مکان کی اندرونی طرف کو بڑھ گئے۔

"عمران صاحب۔ جیسے ہی ہم درخت سے اترے ہم مارک ہو جائیں گے۔ ابھی شاگل ٹرانسمیٹر پر بات کرے گا"...... اسی لمحے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ہاں۔ لیکن یہ واپس چلے گئے تو پھر"...... عمران نے کہا۔

"اس چیکنگ سے بہرحال ان کا اعتماد ختم ہو جائے گا اس لئے ہم بعد میں بھی سوچ سکتے ہیں لیکن اگر انہیں فوری ہمارے بارے میں اطلاع مل گئی تو ہمارے لئے مسئلہ بن جائے گا"...... صفدر نے کہا اور اسی لمحے شاگل کے مسلح آدمی پھاٹک سے باہر آتے دکھائی دیئے۔ ان کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد شاگل، ریکھا اور کاشی بھی باہر آ گئے۔

"یہ انسان نہیں ہیں۔ یہ واقعی انسان نہیں ہیں۔ وہ مکان سے باہر بھی نہیں گئے اور مکان کے اندر بھی موجود نہیں ہیں"۔ شاگل کی جھلائی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب واپس جیپوں میں سوار ہوئے اور جیپیں مڑ کر واپس چلی گئیں لیکن عمران اور اس کے ساتھی اس وقت تک درخت کے اوپر ہی رہے جب تک جیپیں گھوم کر آگے جا کر ان کی نظروں سے غائب نہیں ہو گئیں۔

"اب اندر سے ہی نیچے اترنا تاکہ ریز چیک نہ کر سکیں"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے درمیانی رخنے سے اندر پہنچ گئے۔

"اب کیا کرنا ہے۔ یہ تو طے ہے کہ ہم جیسے ہی باہر گئے ہمیں بہرحال چیک کر لیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہم نے ساری عمر اس مکان میں تو نہیں گزارنی۔ ہمیں فوری طور پر اس سلسلے میں کچھ سوچنا چاہئے"۔ صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم یہاں سے نکلیں اور پہاڑیوں کی طرف جا کر وہاں سے ان ریز کے مرکز کو ٹریس کر کے اس کو تباہ کر دیں تاکہ آزاد ہو کر کام کر سکیں"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ واقعی ان کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ ویسے وہ اس پہاڑی چوہے کی وجہ سے بال بال بچے تھے ورنہ وہ واقعی اس بار شاگل کے ہاتھوں یقیناً موت کے گھاٹ اتر سکتے تھے۔

"اب کہاں ڈھونڈو گے انہیں"...... ریکھا نے تلخ لہجے میں شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میری تو سمجھ میں نہیں آرہا کہ آخر یہ لوگ کہاں اور کیسے غائب ہو گئے ہیں۔ اس قدر جدید ترین ریز بھی ان کو ٹریس نہیں کر پا رہیں جبکہ انہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ ایسی جدید ریز سے انہیں مارک کیا جا رہا ہے"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کاش تم انہیں پہاڑیوں پر ہی مرنے دیتے"...... یکلخت ریکھا نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن اس کی آواز بڑبڑاہٹ تک ہی محدود رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جیپ پارشیا کلب میں مڑ گئی۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... شاگل نے جیپ روکتے ہوئے کہا۔

"پروگرام عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت ہے۔ میں اپنے

آدمیوں کو کال کر لیتی ہوں۔ وہ ہیلی کاپٹروں پر یہاں پہنچ جائیں گے پھر ہم انہیں تلاش کریں گے"...... ریکھا نے نیچے اترتے ہوئے کہا تو شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور پھر کاشی کے نیچے اترتے ہی شاگل نے جیپ آگے بڑھا دی۔ اب وہ اس احاطے کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا جہاں بھگت رام موجود تھا کہ اچانک اس کی جیب سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو اس نے جیپ ایک سائیڈ پر کر کے روک دی اور پھر جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ بھگت رام کالنگ۔ اوور"...... بھگت رام کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ شاگل بول رہا ہوں۔ اب کیا ہے۔ اوور"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ وہ سب ابھی ابھی اس مکان سے باہر نکلے ہیں اور اب ان کا رخ پہاڑیوں کی طرف ہے۔ اوور"...... بھگت رام نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

"مکان سے نکلے ہیں۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ ہم نے مکان کے اندر اس کے ایک ایک چپے کو چیک کیا ہے۔ کیا وہ چوہے تھے کہ بلوں میں گھس گئے تھے اور اب باہر نکلے ہیں۔ یہ تمہاری مشینری ہی غلط ہے۔ سب بکواس ہے۔ نانسنس۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے جیب میں ڈالا اور پھر ایک جھٹکے سے جیپ کو

آگے بڑھا دیا۔

" نانسنس۔ مشین بنا دیتے ہیں کہ ایسا ہو جائے گا۔ ویسا ہو جائے گا۔ بے کار۔ قطعاً بے کار"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی جیپ احاطے میں جیسے ہی داخل ہوئی وہاں موجود دو آدمی تیزی سے جیپ کی طرف دوڑ پڑے۔

" جناب۔ پاکیشیائی ایجنٹ فرار ہو رہے ہیں۔ ہم آپ کے منتظر تھے جناب"...... ان میں سے ایک نے جیپ کے رکتے ہی قریب آکر تیز لہجے میں کہا۔

" فرار ہو رہے ہیں۔ کہاں۔ کیسے"...... شاگل نے اچھل کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔

" جناب وہ پہاڑیوں کی طرف گئے ہیں۔ بھگت رام صاحب ہیلی کاپٹر لے کر ان کے پیچھے گئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ آئیں تو آپ کو اطلاع دے دیں۔ آپ بھی ان کے پیچھے آجائیں ورنہ پاکیشیائی ایجنٹ پہاڑیوں میں داخل ہو کر غائب ہو جائیں گے"...... اس آدمی نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ شاگل کوئی جواب دیتا اچانک ہیلی کاپٹر کی تیز آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد ایک ہیلی کاپٹر احاطے کے اندر بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر اترا اور اس میں سے ایک نوجوان آدمی اچھل کر نیچے آگیا۔

" جناب۔ وہ پہاڑیوں میں چھپ گئے ہیں جناب"...... اس آدمی نے نیچے اتر کر دوڑ کر شاگل کی طرف آتے ہوئے کہا۔

" لیکن تم مشین پر چیک کرنے کی بجائے ہیلی کاپٹر پر کیوں گئے تھے"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" جناب وہ رینج سے نکل گئے تھے اس لئے میں ہیلی کاپٹر لے کر گیا تھا تاکہ آپ کے آنے تک انہیں چیک کرتا رہوں۔ لیکن پھر وہ پہاڑیوں کے اندر غائب ہو گئے۔ میں نے بڑی کوشش کی کہ انہیں ٹریس کروں لیکن وہ شاید کسی غار میں چھپ گئے ہیں اس لئے میں واپس آگیا ہوں۔ اب جیپوں پر وہاں جانا ہو گا"...... اس آدمی نے کہا جو بھگت رام تھا۔

" یہ تمہاری مشین وغیرہ سب بکواس ہے۔ تم نے مجھے بتایا کہ وہ اندر ہیں لیکن وہ اندر نہیں تھے۔ پھر تم نے کہا کہ وہ اندر سے باہر نکلے ہیں۔ یہ سب کیا ہے"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" جناب یہ حقیقت ہے کہ آپ کے جانے کے کچھ دیر بعد وہ لوگ واقعی اسی مکان سے باہر نکلے تھے۔ ہو سکتا ہے جناب کہ اندر کوئی خفیہ تہہ خانہ ہو"...... بھگت رام نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تہہ خانہ۔ ہاں۔ اوہ۔ اس کا تو مجھے فوری طور پر خیال ہی نہ آیا تھا۔ اوہ۔ اوہ۔ امر سنگھ کو بلاؤ۔ جلدی کرو۔ اسے کہو کہ وہ جیپیں تیار کر کے وہاں پہنچے اور بھگت رام تم میرے ساتھ ہیلی کاپٹر پر چلو اور مجھے بتاؤ کہ وہ کہاں چھپے ہوئے ہیں۔ جلدی کرو"...... شاگل نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور دوڑ کر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ بھگت

رام بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑا تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور تیزی سے اڑتا ہوا پہاڑیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ شاگل ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا جبکہ پائلٹ سیٹ پر بھگت رام موجود تھا۔

"کاش مجھے تہہ خانے کا خیال آجاتا تو میں وہ مکان ہی میزائلوں سے اڑا دیتا اور پھر بے ہوش کر دینے والی گیس کی حماقت بھی اس ریکھا کی وجہ سے ہوئی ورنہ تو میرا تو ارادہ باہر سے ہی اس مکان کو میزائلوں سے تباہ کر دینے کا تھا۔ نانسنس۔ وہ شیطان پھر بچ کر نکل گئے"...... شاگل نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ اب بھی وہ بچ کر نہیں جا سکتے"...... بھگت رام نے آہستہ سے کہا۔

"تم نہیں جانتے انہیں۔ تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ یہ کتنے بڑے شیطان ہیں"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا تو بھگت رام خاموش بیٹھا رہا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ کچھ دیر بعد بھگت رام نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں معلق کر دیا۔

"وہ جناب سامنے جو اونچی چٹان نظر آرہی ہے وہ وی کی شکل کی چٹان۔ اس کے پیچھے غائب ہوئے تھے وہ اور دوبارہ نظر نہیں آئے"...... بھگت رام نے کہا تو شاگل نے ہک کے ساتھ لٹکی ہوئی دوربین اتار کر آنکھوں سے لگائی اور غور سے اس چٹان اور اس کے اردگرد کے علاقے کو دیکھنے لگا لیکن ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد دو جیپیں وہاں پہنچ کر رک گئیں۔

"ہیلی کاپٹر اتار دو۔ اب انہیں تلاش کرنا پڑے گا۔ وہ اب تک نجانے کہاں نکل گئے ہوں گے"...... شاگل نے کہا تو بھگت رام نے ہیلی کاپٹر نیچے اتار دیا اور پھر شاگل کے حکم پر جیپوں میں آنے والے اس کے آدمی پہاڑیوں پر ہر طرف پھیل گئے لیکن ڈیڑھ دو گھنٹوں کی مسلسل تلاش کے باوجود عمران اور اس کے ساتھی کہیں نظر نہ آئے تو شاگل نے واپسی کا اعلان کر دیا لیکن جب وہ واپس اس احاطے میں پہنچا تو وہاں اس کے لئے ایک دھماکہ خیز صورت حال منتظر تھی۔ وہاں موجود افراد ہلاک ہو چکے تھے اور پھر اس وقت واقعی شاگل نے اپنا سر پیٹ لیا جب اس نے دیکھا کہ چیکنگ مشینری کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا تھا۔

"ریکھا میرا خیال ہے کہ ہم سے حماقت ہوئی ہے۔ ہمیں یہاں اس طرح اکیلے نہیں آنا چاہئے تھا"...... کاشی نے پارشیا کلب کے کمرے میں پہنچتے ہی ریکھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو پھر کیا ہونا چاہئے تھا"...... ریکھا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس عمارت میں موجود تھے۔ وہ شاگل کا بھگت رام جب ریز کی مدد سے چیکنگ کر کے بتا رہا تھا کہ یہ لوگ اندر ہیں تو انہیں اندر ہی ہونا چاہئے تھا"۔ کاشی نے کہا۔

"لیکن اندر تو تم نے بھی دیکھا تھا لیکن وہ موجود نہیں تھے۔ پھر"...... ریکھا نے جواب دیا۔

"میں وہاں شاگل کی وجہ سے خاموش رہی تھی کیونکہ ہو سکتا ہے

کہ اس مکان میں کوئی تہہ خانہ ہو اور چونکہ اندر پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی تھی اس لئے وہ اس تہہ خانے میں بے ہوش پڑے ہوں"...... کاشی نے کہا تو ریکھا بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ اوہ۔ تو تم اس لئے کہہ رہی تھی کہ ہمیں اکیلے نہیں آنا چاہئے تھا لیکن اگر وہ بے ہوش پڑے ہیں تو پھر ہم دونوں ہی کافی ہیں۔ آؤ جلدی کرو۔ آؤ باہر ہماری جیپ موجود ہے۔ آؤ جلدی کرو"...... ریکھا نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ تیزی سے دوڑتی ہوئی دوبارہ اس مکان کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں وہ شاگل کے ساتھ گئی تھیں۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ریکھا تھی جبکہ سائیڈ سیٹ پر کاشی بیٹھی ہوئی تھی۔

"کاش وہ بے ہوش پڑے مل جائیں"...... ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ وہ وہاں موجود ہوں گے"...... کاشی نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے جیپ اس مکان کے پھاٹک کے سامنے روک دی اور تیزی سے نیچے اتر کر پھاٹک کی طرف بڑھنے ہی لگی تھیں کہ اچانک بے اختیار ٹھٹھک کر وہ رک گئیں کیونکہ چھوٹے پھاٹک میں سے ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آ رہا تھا۔

"آپ۔ آپ کون ہیں"...... اس ادھیڑ عمر نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

" ہمارا تعلق حکومت سے ہے۔ تم کون ہو اور مکان میں کیوں گئے تھے۔یہاں تو دشمن ایجنٹ چھپے ہوئے تھے "...... ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ میڈم۔ میں تو چوکیدار ہوں۔ وہ آگے چوتھے مکان کا۔ میں نے اچانک دو عورتوں اور پانچ مردوں کو اس مکان سے نکل کر جاتے ہوئے دیکھا تو حیران رہ گیا کیونکہ بڑے پھاٹک پر تالا لگا ہوا تھا اور اس مکان میں رہنے والے سریش بابو اپنے بچوں کے ساتھ دارالحکومت گئے ہوئے ہیں۔ میں یہاں آیا تو چھوٹا پھاٹک کھلا ہوا تھا جبکہ وہ ایک ایک کر کے چلے گئے تھے۔ میں اندر چیکنگ کرنے گیا لیکن اندر ہر چیز موجود ہے اور اب میں واپس آ رہا تھا کہ آپ پہنچ گئیں "...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ کتنی دیر کی بات ہے جب تم نے انہیں دیکھا تھا "۔ ریکھا نے تیز لہجے میں پوچھا۔

" میڈم۔ کافی دیر پہلے کی بات ہے "...... چوکیدار نے جواب دیا۔

" کس طرف گئے ہیں وہ "...... اس بار کاشی نے پوچھا۔

" میرا خیال ہے کہ ادھر پہاڑیوں کی طرف گئے ہیں۔ ان کا رخ اس طرف ہی تھا اور ادھر آبادی تو نہیں ہے بلکہ ویران علاقے کے بعد پہاڑیوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے "...... چوکیدار نے جواب دیا۔

" اوہ۔ آؤ کاشی۔ وہ واقعی اندر چھپے ہوئے تھے اور ہمارے جانے کے بعد نکل گئے ہیں لیکن اب تو شاگل کو ان کے بارے میں اطلاع مل چکی ہو گی کیونکہ اب وہ مکان سے باہر نکلے ہیں "...... ریکھا نے واپس جیپ میں سوار ہوتے ہوئے کہا تو کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور جیپ کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

" اب کیا کرنا ہے "...... ریکھا نے جیپ کو موڑتے ہوئے کہا۔

" شاگل تو یقیناً ان کے خلاف حرکت میں آ چکا ہو گا۔ ہمیں اس کے پاس جانا چاہئے "...... کاشی نے جواب دیا۔

" شاگل کے پاس جانا فضول ہے کاشی۔ وہ اس لئے ہم پر مہربان ہو رہا ہے کہ اس نے غیر قانونی کام کیا ہے اور اسے خوف ہے کہ اگر تحقیقات میں یہ بات ثابت ہو گئی کہ اس نے بے ہوش ایجنٹوں کو ہم سے زبردستی چھینا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے کورٹ مارشل سے نہیں بچا سکتی لیکن اب جبکہ وہ نکل گئے ہیں اب شاگل دوبارہ شیر ہو چکا ہو گا اس لئے اب شاگل کے پاس جانے کی بجائے ہمیں خود انہیں تلاش کرنا چاہئے "...... ریکھا نے جیپ کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

" آپ کو اس کے یہاں فیروزہ میں ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی کا علم ہے "...... کاشی نے کہا۔

" نہیں۔ کیوں "...... ریکھا نے چونک کر کہا۔

" مجھے بھی علم نہیں ہے لیکن معلوم کیا جا سکتا ہے۔ آپ جیپ

سائیڈ پر کر کے روکیں میں کوشش کرتی ہوں شاید بات بن جائے"۔ کاشی نے کہا تو ریکھا نے جیپ ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔

"لیکن فریکونسی معلوم کر کے کیا کرو گی"...... ریکھا نے جیپ روک کر کہا۔

"میں اس چیکنگ مشینری کے انچارج کو کال کرنا چاہتی ہں تاکہ وہ اطلاع ہمیں دے اور شاگل کو نہ دے۔ اس طرح ہم کارروائی کر کے میدان مار سکتی ہیں"...... کاشی نے کہا تو ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا تو کاشی نے جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ کاشی کالنگ ۔ اوور"...... کاشی نے فریکونسی ایڈجسٹ کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ۔ شکھر اٹنڈنگ ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شکھر۔ فیروزہ میں شاگل نے خصوصی چیکنگ مشینری نصب کرائی ہوئی ہے۔ کیا تمہیں اس کے بارے میں معلوم ہے۔ اوور"۔ کاشی نے کہا۔

"یس مادام۔ اس کا انچارج بھگت رام ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ مشینری فیروزہ میں کہاں نصب ہے۔ اوور"...... کاشی نے

پوچھا۔

"میڈم۔ یہ تو معلوم نہیں ہے البتہ اس بھگت رام کا اسسٹنٹ پرکاش ہمارا آدمی ہے۔ آپ اس سے بات کر کے معلوم کر سکتی ہیں۔ اوور"...... شکھر نے کہا۔

"اس کی فریکونسی کیا ہے۔ اوور"...... کاشی نے پوچھا تو دوسری طرف سے شکھر نے فریکونسی بتا دی اور کاشی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر دوبارہ فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی جو شکھر نے بتائی تھی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ کاشی کالنگ ۔ اوور"...... کاشی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ۔ پرکاش اٹنڈنگ یو میڈم۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو پرکاش ۔ اوور"...... کاشی نے کہا۔

"میڈم میں فیروزہ میں ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تمہارا تعلق اس چیکنگ مشینری سے ہے جو فیروزہ میں شاگل نے نصب کرائی ہوئی ہے اور جس کا انچارج بھگت رام ہے۔ اوور"۔ کاشی نے کہا۔

"یس میڈم۔ میں اس وقت اس مشینری کا انچارج ہوں۔ بھگت

رام ہیلی کاپٹر لے کر پہاڑیوں کی طرف گیا ہوا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیوں۔ وہ کیوں گیا ہے۔ اوور"...... کاشی نے چونک کر کہا۔

"میڈم۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ رالمی علاقے کے ایک مکان میں موجود تھے۔ شاگل پہلے آپ کے پاس پارشیا کلب گیا اور پھر آپ اس کے ساتھ رالمی کے اس مکان پر گئیں لیکن وہاں پاکیشیائی ایجنٹ موجود نہیں تھے۔ پھر جب آپ سب واپس آگئے تو آپ کے بعد وہ ایجنٹ اس مکان سے نکلے اور پہاڑیوں کی طرف چلے گئے اور پھر بھگت رام نے شاگل کو اطلاع دی لیکن شاگل نے اس کی بات کا اعتبار نہ کیا جس پر بھگت رام ہیلی کاپٹر لے کر خود ان ایجنٹوں کے پیچھے پہاڑیوں کی طرف گیا اور میں اب یہاں کا انچارج ہوں۔ اوور"...... پرکاش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم بھی چیکنگ کر رہے ہو۔ اوور"...... کاشی نے کہا۔

"نہیں میڈم۔ وہ لوگ پہاڑیوں میں پہنچ کر چیکنگ رینج سے نکل گئے ہیں اس لئے چیکنگ بند کر دی گئی ہے۔ اسی لئے تو بھگت رام ہیلی کاپٹر لے کر ان کے پیچھے گیا ہے۔ اوور"...... پرکاش نے جواب دیا۔

"یہ مشینری کہاں نصب ہے۔ اوور"...... کاشی نے پوچھا۔

"فیروزہ کے شمال مغرب میں ایک فارم ہاؤس کی عمارت ہے۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ اوپر اڑتی ہوئی چیل پتھروں سے بنی ہوئی ہے۔

اوور"...... پرکاش نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم وہیں آ رہے ہیں۔ تم نے اب بھگت رام کی واپسی پر اس کا خاتمہ کرنا ہے اور اس انداز میں کرنا ہے کہ تم پر شک نہ پڑ سکے اور پھر تم نے شاگل کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی ان ایجنٹوں کے بارے میں اطلاع دینی ہے۔ اوور"...... کاشی نے کہا۔

"یس میڈم۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کاشی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا ہم وہاں جا کر باہر بیٹھی رہیں گی۔ ایسا نہ ہو کہ وہ شاگل بھگت رام کے ساتھ مل کر ان ایجنٹوں کا خاتمہ کر دے اور ہم انتظار ہی کرتی رہ جائیں"...... ریکھا نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس چیکنگ کا علم ہو گیا ہو گا اس لئے وہ پہاڑیوں کی طرف گئے ہیں۔ اس چیکنگ سے بچنے کے لئے اب ان کے پاس دو ہی راستے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ اس مشینری کو تباہ کر دیں یا دوسری صورت یہ ہے کہ وہ واپس دارالحکومت چلے جائیں۔ پہلی صورت میں وہ لازماً ہوائی سروس سے ناپال جانے کی کوشش کریں گے اور دوسری صورت میں وہ دارالحکومت سے باہر نکلنے کی کوشش کریں گے اور جو بھی صورت حال ہو گی ہمیں بہرحال پرکاش کی دی ہوئی اطلاع سے علم ہو جائے گا۔ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کا رخ اس عمارت کی طرف ہو گا تو بھی اور اگر پہاڑیوں میں غائب ہوئے تو بھی"...... کاشی نے

تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن ہم دونوں یہاں اکیلی ہیں۔ ہم اکیلی کیا کریں گی"۔ ریکھا نے جیپ کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

" مادام اگر انہوں نے مشینری تباہ کرنے کی کوشش کی تو وہ جیسے ہی عمارت کے اندر جائیں گے ہم باہر سے اس عمارت کو ہی تباہ کر دیں گے اور اگر وہ پہاڑیوں میں غائب ہو گئے تو پھر ٹرانسمیٹر پر دارالحکومت میں اپنے آدمیوں کو اطلاع کر دیں گے اور وہ انہیں درے کی دوسری طرف گھیر کر ختم کر دیں گے"...... کاشی نے کہا تو ریکھا نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ اڑتی ہوئی چیل والی عمارت کے قریب پہنچ گئیں۔ ریکھا نے جیپ قریب ہی درختوں کے ایک گھنے جھنڈ کے اندر لے جاکر روک دی اور پھر وہ دونوں اطمینان سے بیٹھ گئیں۔

" تم نے پرکاش کو اپنی فریکونسی تو بتائی ہی نہیں"...... ریکھا نے کہا۔

" اسے معلوم ہے۔ آپ بے فکر رہیں"...... کاشی نے کہا تو ریکھا نے اثبات میں سرہلا دیا پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد جب انہیں جھنڈ کے آغاز سے قدموں کی آہٹ کی آوازیں سنائی دیں تو وہ دونوں ہی چونک پڑیں۔

" لگتا ہے کہ کچھ لوگ اندر آرہے ہیں"...... ریکھا نے کہا تو کاشی کے اثبات میں سرہلانے پر وہ دونوں تیزی سے جیپ سے اتر آئیں۔

ریکھا نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا تھا لیکن نیچے اتر کر وہ تیزی سے مڑی ہی تھی کہ اچانک کسی نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ ریکھا نے اس اچانک حملے سے اپنے آپ کو بچانے کی بے حد کوشش کی لیکن اسے یوں محسوس ہوا جیسے اچانک اس کا سانس رک گیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں کاشی کی ہلکی سی چیخ پڑی اور پھر اس کا ذہن اندھیرے میں ڈوبتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس مکان سے نکل کر پہاڑی علاقے میں پہنچ چکا تھا اور اب وہاں وہ سب ایک چٹان کی اوٹ میں بیٹھے یہ سوچ رہے تھے کہ آگے کیا لائن آف ایکشن تیار کی جائے کہ اچانک انہیں دور سے ایک ہیلی کاپٹر اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ سیکرٹ سروس کا ہیلی کاپٹر ہے۔ اس پر سامنے کی طرف سیکرٹ سروس کا مخصوص نشان موجود ہے۔ جلدی کرو چھپ جاؤ۔ جلدی کرو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب تیزی سے مختلف چٹانوں کی اوٹ میں اس انداز میں ہو گئے کہ ہیلی کاپٹر سے انہیں چیک نہ کیا جا سکے۔ ہیلی کاپٹر کافی دیر تک ادھر ادھر چکراتا رہا اور پھر وہ واپس چلا گیا تو عمران اور اس کے ساتھی اوٹ سے باہر آ گئے۔ عمران کی نظریں ہیلی کاپٹر پر جمی ہوئی تھیں۔ ہیلی کاپٹر شہر کے مضافاتی علاقے سے پہلے ہی نیچے اترنے لگ گیا تھا۔

عمران چٹان کے اوپر چڑھا اور پھر اس کی نظروں کے سامنے ہی ہیلی کاپٹر نیچے اتر کر غائب ہو گیا۔

"اڑتی ہوئی چیل"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ چٹان سے نیچے اتر آیا۔

"چلو۔ ہمیں اب یہ ہیلی کاپٹر حاصل کرنا ہے۔ اس کے بغیر ہم نہ آگے جا سکتے ہیں اور نہ پیچھے۔ آؤ"...... عمران نے کہا تو وہ سب اس بار دوڑتے ہوئے انداز میں اس طرف کو بڑھ گئے جدھر عمران نے ہیلی کاپٹر اترتے ہوئے دیکھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اس علاقے میں پہنچ گئے۔ ایک زرعی فارم نما عمارت کے اوپر اڑتی ہوئی چیل بنی ہوئی تھی اور عمران نے یہی نشانی دیکھی تھی لیکن ابھی وہ اس عمارت سے کچھ فاصلے پر ہی تھے کہ اچانک انہوں نے ہیلی کاپٹر کو دوبارہ اوپر فضا میں اٹھتے ہوئے دیکھا۔

"ادھر درختوں کے جھنڈ میں"...... عمران نے چیخ کر کہا تو وہ سب دوڑتے ہوئے ساتھ ہی موجود درختوں کے جھنڈ کی طرف مڑ گئے۔ ہیلی کاپٹر پہلے تو کافی بلندی پر گیا اور پھر چکر کاٹ کر ادھر آنے لگا جدھر درختوں کا جھنڈ تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی اس دوران درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو چکے تھے۔

"اندر چیکنگ کرو"...... عمران نے وہیں رکتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود وہ وہیں ایک درخت کے تنے کی اوٹ میں رک گیا۔ چند لمحوں بعد اسے اندر سے ہلکی سی نسوانی چیخیں سنائی دیں

تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر چکر کاٹ کر دوبارہ اسی طرف جاتا دکھائی دیا جدھر سے وہ آئے تھے۔

"عمران صاحب"...... اچانک اسے اندر سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"کیا ہے۔ یہ نسوانی چیخیں کیسی تھیں"...... عمران نے مڑتے ہوئے کہا۔

"اندر جیپ میں ریکھا اور کاشی دونوں موجود تھیں۔ ہم نے انہیں بے ہوش کر دیا ہے"...... صفدر نے قریب آکر کہا۔

"اوہ۔ ریکھا اور کاشی یہاں۔ اوہ۔ اوہ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اندر واقعی ایک جیپ موجود تھی اور جیپ کی ایک سائیڈ پر ریکھا بے ہوش پڑی ہوئی تھی جبکہ دوسری سائیڈ پر کاشی۔

"اس کاشی کو ہوش میں لے آؤ۔ یہ بتائے گی کہ یہ دونوں یہاں کیا کر رہی تھیں"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو جولیا نے جھک کر کاشی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب کاشی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو جولیا سیدھی کھڑی ہو گئی اور پھر جیسے ہی کاشی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر پیر کو موڑ دیا تو کاشی کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا اور اس کے منہ سے خرخراہٹ کی

آوازیں نکلنے لگیں۔

"بولو۔ تم اور ریکھا یہاں کیوں موجود تھیں۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ عذاب ختم کرو۔ پپ۔ پپ۔ پلیز۔ میں سب بتا دیتی ہوں"...... کاشی کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلے۔ اس کی آنکھیں تکلیف کی شدت سے سرخ پڑ گئی تھیں۔

"بتاؤ جلدی ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پیر کو واپس موڑ دیا۔

"تم۔ تم عمران ہو۔ کیا تم عمران ہو"...... کاشی کے منہ سے نکلا۔

"ہاں۔ میں علی عمران ہوں اور سنو۔ اگر تم نے سچ نہ بتایا تو تمہارے ساتھ ساتھ ریکھا کو بھی ہلاک کر دیا جائے گا اور اگر تم سچ بتا دو تو تم جانتی ہو کہ میں تمہیں ہلاک کرنے سے گریز کرتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"میں سچ بتا دوں گی۔ پلیز پیر ہٹا لو۔ یہ انتہائی خوفناک عذاب ہے۔ موت سے بھی زیادہ"...... کاشی نے کہا۔

"تمہید مت باندھو۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو کاشی نے پارشیا کلب سے واپس اس مکان پر جانے، چوکیدار سے ملنے سے لے کر واپس آنے اور پرکاش سے ہونے والی گفتگو سے لے کر یہاں پہنچنے تک کی تفصیل بتا دی۔

"اسے ہاف آف کر دو"..... عمران نے پیر ہٹاتے ہوئے جولیا سے کہا تو جولیا کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور کاشی کی کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی بھرپور ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا۔

"تنویر تم صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ درختوں کے جھنڈ کی عقبی طرف سے نکل کر چکر کاٹ کر اس عمارت میں جاؤ اور وہاں موجود ہر آدمی کا خاتمہ کر دو اور تمام مشینری تباہ کر دو۔ جلدی کرو"۔ عمران نے کہا تو تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل تینوں سر ہلاتے ہوئے درختوں کے جھنڈ کی عقبی طرف کو بڑھتے چلے گئے۔

"تم خود ساتھ نہیں گئے۔ کیا کوئی خاص وجہ ہے"..... جولیا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ مشین نے ہمیں یہاں جھنڈ میں چیک کر لیا ہو۔ لازماً ان کا ٹارگٹ میں ہی ہوں گا اس لئے ان کی پوری توجہ مجھ پر ہی ہو گی۔ میں اس جھنڈ کے سامنے جا کر کھڑا ہو جاؤں گا تاکہ وہ مجھے ہی دیکھتے رہیں اور تنویر اور اس کے ساتھی چکر کاٹ کر اندر آپریشن کر سکیں ورنہ ہم پر میزائل فائرنگ بھی ہو سکتی ہے۔ لازماً اس مشینری کا حفاظتی انتظام بھی کیا گیا ہو گا"..... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں اب باہر جا رہا ہوں۔ تم نے خیال رکھنا ہے۔ ریکھا اور کاشی کو ہوش میں نہیں آنا چاہئے"..... عمران نے کہا۔

"ان کا خاتمہ نہ کر دیں"..... جولیا نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ کئی بار تمہیں بتایا ہے کہ ان کے خاتمہ سے ان کی ایجنسیاں ختم نہیں ہو جائیں گی اور ان کی جگہ نئے لوگ لے لیں گے اور ضروری نہیں کہ وہ اتنے احمق ہوں جتنے یہ ہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی اور عمران تیزی سے آگے بڑھ گیا اور پھر جھنڈ سے نکل کر وہ ذرا سا آگے بڑھ کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے دور سے تنویر اور اس کے ساتھیوں کو عمارت کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد تنویر اور اس کے ساتھی اس کی نظروں سے غائب ہو گئے تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے عمارت کی طرف سے ہلکے ہلکے دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو اس نے اطمینان کا ایک گہرا سانس لیا کیونکہ اس چیکنگ مشینری نے واقعی انہیں بے بس کر کے رکھ دیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد تنویر اور اس کے ساتھی باہر آئے تو عمران نے ہاتھ اٹھا کر انہیں ادھر سے ہی واپس آنے کا اشارہ کیا۔

"کیا رہا"..... عمران نے ان کے قریب آتے ہی پوچھا۔

"وہاں چھ افراد تھے اور وہاں واقعی انتہائی جدید مشینری نصب تھی۔ افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور مشینری تباہ کر دی گئی ہے"۔ تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تنویر تم یہیں رکو گے۔ جب ہیلی کاپٹر واپس آئے تو تم نے مجھے اطلاع دینی ہے"..... عمران نے تنویر سے کہا۔

"اوہ۔ پھر ہم اندر کیوں نہ چھپ جائیں تاکہ ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر سکیں"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ہر بار فوری کامیابی ہمارے نصیب میں ہو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر جھنڈ کے اندر پہنچ گئے جہاں جولیا، صالحہ اور جابر تینوں موجود تھے جبکہ کاشی اور ریکھا دونوں بے ہوش پڑی ہوئی تھیں۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"تنویر کا ایکشن کبھی ناکام نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ان کی چیکنگ ریز سے نجات مل گئی ہے۔ اب شاگل کی واپسی کا انتظار ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ان دونوں کا کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب۔ شاگل کو یہاں لے آنے کی بجائے کیوں نہ ان دونوں کو اس عمارت میں لے جایا جائے۔ شاگل نے وہیں آنا ہے اور یہاں کی نسبت ہم وہاں زیادہ محفوظ رہیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ایسی صورت میں وہ ہیلی کاپٹر اندر نہیں اتارے گا۔ شاگل بے حد وہمی آدمی ہے"...... عمران نے کہا۔ وہ ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ سب دور سے آتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو دیکھ کر چونک پڑے۔

"آؤ۔ ہمیں اس کے یہاں پہنچنے سے پہلے عمارت کے باہر پہنچنا ہے۔ آؤ جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب

تیزی سے دوڑتے ہوئے عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمارت کے بیرونی پھاٹک کے قریب وہ پہنچے ہی تھے کہ ہیلی کاپٹر ان کے سروں کے اوپر سے گزر گیا۔

"اندر ہو جاؤ۔ اوٹ لے لو۔ یہ ابھی مڑے گا"...... عمران نے کہا تو وہ سب بجلی کی سی تیزی سے عمارت کے کھلے ہوئے چھوٹے پھاٹک سے اندر داخل ہو گئے اور دوڑتے ہوئے سائیڈ میں موجود ایک کوٹھڑی میں گھستے چلے گئے کیونکہ اسی لمحے ہیلی کاپٹر کی آواز ان کے سروں پر سنائی دینے لگی تھی۔ ہیلی کاپٹر ایک بار پھر آگے نکل گیا تھا۔

"ہمیں پہلے ہی اندر رہنا چاہئے تھا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے توقع نہ تھی کہ شاگل اتنی جلدی واپس آئے گا"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر انہیں ہیلی کاپٹر کی آواز اپنے سروں پر سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر اس کوٹھڑی کے ساتھ کھلے صحن میں بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر اتر گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی کوٹھڑی کے دروازے کی اوٹ سے اندرونی عمارت کی طرف دیکھ رہے تھے۔ البتہ وہ جگہ جہاں ہیلی کاپٹر اترا تھا وہ انہیں نظر نہ آ رہی تھی کیونکہ وہ کوٹھڑی کی اوٹ میں تھی۔ چند لمحوں بعد شاگل اور اس کے پیچھے ایک آدمی تیز تیز قدم اٹھاتے اندرونی عمارت کی طرف بڑھتے دکھائی دیئے

"آؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کوٹھڑی سے باہر نکلا اور پھر دبے پاؤں دوڑتا ہوا اندرونی عمارت کی طرف بڑھتا چلا

گیا۔ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل تینوں اس کے پیچھے تھے۔ شاگل اور اس کے پیچھے آنے والا آدمی اب اندر جا چکے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ ویری بیڈ"...... شاگل کی دھاڑتی ہوئی آواز عمران کے کانوں میں پڑی تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ وہ راہداری میں داخل ہو کر ایک دروازے کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا تھا۔ شاگل کی آواز اس دروازے سے ہی سنائی دے رہی تھی۔

"یہ سب کیسے ہو گیا باس۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ یہ پرکاش یہاں موجود تھا اگر پاکیشیائی ایجنٹ یہاں آتے تو لازماً وہ پہلے ہی انہیں چیک کر لیتا"...... ایک دوسری حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"وہ لوگ پرکاش کے بس کا روگ نہیں ہیں۔ یہ حماقت مجھ سے ہوئی ہے کہ میں تمہارے کہنے پر وہاں چلا گیا اور وہ یہاں پہنچ گئے"...... شاگل کی دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"لیکن یہاں کے بارے میں انہیں کیسے علم ہو سکتا ہے"۔ وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"وہ شیطان ہیں شیطان۔ انہوں نے تمہارے ہیلی کاپٹر کو یہاں اترتے دیکھ لیا ہو گا۔ نانسنس۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ بہرحال اب بھی وہ یہاں سے زندہ نہیں نکل سکتے"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے عمران نے گردن موڑ کر اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑ کر دروازے میں داخل ہو گیا۔

"خبردار"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا تو شاگل اور اس کے ساتھ موجود دوسرا آدمی دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ دوسرے آدمی نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا ہی تھا کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا جبکہ شاگل کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔ عمران کے ساتھی بھی اس دوران اندر داخل ہو چکے تھے۔

"تم۔ تم۔ یہاں تم"...... شاگل کے منہ سے اس طرح رک رک کر الفاظ نکلے جیسے اس کے لئے بولنا مجبوری بن چکا ہو لیکن وہ بولنا نہ چاہتا ہو۔

"ہاتھ سر پر رکھ لو شاگل اور اپنا منہ دوسری طرف کر لو ورنہ"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو شاگل نے اس کی ہدایت پر اتنی تیزی سے عمل کیا جیسے چابی بھرے کھلونے چابی بھر جانے کے بعد انتہائی تیزی سے حرکت میں آجاتے ہیں۔

"اس کی تلاشی لو صفدر"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس کے ہاتھ میں بھی مشین پسٹل موجود تھا۔

"خیال رکھنا۔ یہ سیکرٹ سروس کا چیف ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے شاگل گردن پر کھڑی ہتھیلی کی ضرب کھا کر چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ صفدر کی لات گھومی اور نیچے گر کر لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا

شاگل کنپٹی پر بھرپور ضرب کھا کر ساکت ہو گیا۔

"اب جا کر ریکھا اور کاشی کو بھی اٹھا کر یہاں لے آؤ اور تنویر تم یہاں رسی تلاش کرو"...... عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ تنویر سے بھی مخاطب ہو کر کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے مڑے اور کمرے سے باہر چلے گئے۔ اس ہال نما کمرے میں دیواروں کے ساتھ مشینری نصب تھی جسے فائرنگ کر کے بری طرح توڑ پھوڑ دیا گیا تھا۔ کمرے میں چار افراد کی لاشیں بھی پڑی ہوئی تھیں۔ انہیں گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا تھا۔ عمران کی پیشانی پر اب سوچ کی لکیریں نمایاں تھیں۔ پھر تھوڑی دیر بعد تنویر اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں رسی کے دو بنڈل موجود تھے۔

"اس کے ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھ دو"...... عمران نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے شاگل کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھ دیئے۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے اور پھر ریکھا اور کاشی کو بھی شاگل کے ساتھ ہی فرش پر ڈال کر ان کو بھی رسی سے باندھ دیا گیا۔

"ان تینوں کی تلاشی لو"...... عمران نے کہا تو جولیا اور صالحہ نے آگے بڑھ کر ریکھا اور کاشی کی تلاشی لینا شروع کر دی جبکہ تنویر نے شاگل کی تلاشی لی۔ ان تینوں کی جیبوں سے مشین پسٹل کے ساتھ ساتھ ٹرانسمیٹر بھی برآمد ہوئے۔

"شاگل والا ٹرانسمیٹر مجھے دو"...... عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر

نے ٹرانسمیٹر عمران کی طرف بڑھا دیا اور عمران نے ٹرانسمیٹر لے کر اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"اب انہیں ہوش میں لے آؤ۔ لیکن خیال رکھنا ان میں سے دو ایجنسیوں کے چیف ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد تینوں نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو عمران کی ہدایت پر انہیں دیوار کے ساتھ لگا کر بٹھا دیا گیا۔ وہ تینوں اس طرح آنکھیں پٹپٹا رہے تھے جیسے جو کچھ انہیں نظر آ رہا ہے وہ ان کے تصور کے خلاف ہو۔

"تم تینوں کی موت کافرستان کے لئے بہت بڑا دھچکا ثابت ہو گی"...... عمران نے ان تینوں سے مخاطب ہو کر سرد لہجے میں کہا لیکن وہ تینوں خاموش رہے۔

"تم تینوں نے ہمیں کافرستان سے باہر جانے سے روکنے کے لئے ہر طرف اپنی ایجنسیوں کے آدمی تعینات کر رکھے ہیں اس لئے اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو مجھے اس کی تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"تم ہمیں مار ڈالو لیکن تم زندہ نہیں جا سکتے۔ یہ بات طے ہے"...... یکلخت شاگل نے ہذیانی انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ساتھ تو جا سکتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا۔

"ان تینوں کو اٹھا کر ہیلی کاپٹر میں ڈالو۔ اب ہم سیکرٹ سروس کے ہیلی کاپٹر میں سرحد پار کریں گے"...... عمران نے یکلخت فیصلہ

کن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھی یکلخت چونک پڑے۔ ان کے چہروں پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران انہیں یرغمال بنا کر ساتھ لے جانا چاہتا ہے تاکہ ان کی وجہ سے ہیلی کاپٹر کو ہٹ نہ کیا جا سکے اور یہ واقعی بہترین آئیڈیا تھا۔

تھی اور سکرین پر ایک بڑا [illegible]

امر سنگھ جیپ سے نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اندرونی طرف کو بڑھتا چلا گیا کہ اچانک اندر سے ایک آدمی دوڑتا ہوا باہر آیا۔

" باس۔ باس۔ چیف کو پاکیشیائی ایجنٹوں نے گرفتار کر لیا ہے "...... اس آدمی نے چیخ کر کہا تو امر سنگھ بے اختیار اچھل پڑا۔

کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ چیف باس کو گرفتار۔ کیا مطلب "...... امر سنگھ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آئیے باس۔ جلدی آئیے "...... آنے والے آدمی نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ امر سنگھ اس کے پیچھے دوڑ پڑا۔ وہ دونوں اس وقت پوائنٹ تھری پر موجود تھے جسے سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے انداز میں فیروزہ میں بنایا گیا تھا۔ امر سنگھ کا تعلق پہلے زیرو فورس سے رہا تھا اور وہ کرنل فریدی کی ماتحتی میں طویل عرصے تک کام کر چکا تھا لیکن پھر اسے ملٹری انٹیلی جنس میں ٹرانسفر کر دیا گیا اور پھر ملٹری

انٹیلی جنس سے وہ ابھی حال ہی میں یکلخت چونک پڑے ۔ لیا تھا اور اس کی ذہانت اور کارکردگی کو دیکھتے ہوئے شاگل نے اسے اپنا نمبر نو بنا لیا تھا۔ امر سنگھ اس ہیڈ کوارٹر کا انچارج تھا۔ فیروزہ میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو گھیرنے اور ہلاک کرنے کے لئے انتہائی وسیع انتظامات کئے گئے تھے۔ دو احاطوں میں فورس رکھی گئی تھی جس میں سے ایک احاطہ پہاڑیوں کے بالکل قریب تھا اور یہ وہ احاطہ تھا جہاں پہلے پاکیشیائی ایجنٹوں کو بے ہوشی کے عالم میں لایا گیا تھا۔ دوسرا احاطہ پہاڑیوں سے کافی فاصلے پر تھا۔ اس میں چیکنگ مشینری تھی جو ایم جی ریز کی مدد سے پورے فیروزہ کو چیک کرتی تھی۔ اس کا انچارج بھگت رام تھا جبکہ تیسرا یہ ہیڈ کوارٹر تھا جس کا انچارج امر سنگھ تھا۔ البتہ شاگل خود فیروزہ ہوٹل کے ایک کمرے میں رہائش پذیر تھا۔ اس وقت امر سنگھ پہاڑیوں پر شاگل کے ہمراہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش میں ناکامی کے بعد واپس آیا تھا جبکہ شاگل بھگت رام کے ہمراہ پوائنٹ ٹو پر چلا گیا تھا جہاں چیکنگ مشینری نصب تھی۔ امر سنگھ نے دونوں پوائنٹس کو کور کرنے کے لئے وہاں خفیہ مشینری نصب کرا رکھی تھی جس کی مانیٹرنگ یہاں ہیڈ کوارٹر میں ہوتی رہتی تھی اور اس مانیٹرنگ مشینری کا انچارج ہاشو تھا جس نے امر سنگھ کو یہ حیرت انگیز اطلاع دی تھی۔ ہاشو کے پیچھے امر سنگھ دوڑتا ہوا ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا جس میں دیوار کے ساتھ دو قد آدم مشینیں نصب تھیں جن میں سے ایک مشین بند تھی جبکہ دوسری کی سکرین

روشن تھی اور سکرین پر ایک بڑا ہال نما کمرہ نظر آ رہا تھا جس میں مشینری نصب تھی لیکن اس وقت یہ تمام مشینری تباہ ہوئی نظر آ رہی تھی۔ کمرے میں پانچ لاشیں پڑی ہوئی تھیں جبکہ وہاں دیوار کے ساتھ شاگل، ریکھا اور کاشی کو بٹھایا گیا تھا اور ان کے ہاتھ ان کے عقب میں بندھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے پانچ مرد اور دو عورتیں موجود تھیں۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ لوگ پوائنٹ ٹو پر پہنچ گئے ہیں۔ یہ مشینری کس نے تباہ کی ہے"...... امر سنگھ نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

" باس۔ اتفاقاً میں نے چیکنگ کے لئے اس مشین کو آن کیا تھا کیونکہ آپ نے اطلاع دی تھی کہ چیف ہیلی کاپٹر پر پوائنٹ ٹو پر جا رہے ہیں کہ یہ منظر نظر آ گیا۔ مجھے آپ کے ہیڈ کوارٹر میں داخلے کی اطلاع مل گئی تھی اس لئے میں آپ کو بلانے باہر دوڑا تھا"...... ہاشو نے تیز تیز لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ یہ تو چیف کو ہلاک کر دیں گے"...... امر سنگھ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" باس سنیں۔ سنیں۔ وہ چیف کو ساتھ لے کر جا رہے ہیں یرغمال بنا کر"...... یکلخت ہاشو نے کہا تو امر سنگھ چونک پڑا اور پھر اس نے دیکھا کہ شاگل کے سامنے موجود نوجوان کے عقب میں کھڑے اس کے ساتھیوں نے انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھ کر

شاگل، ریکھا اور کاشی کو اٹھا کر کاندھوں پر ڈالا اور وہ سب تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہمیں چیف کو ان سے چھڑانا ہے"...... امر سنگھ نے دوڑ کر ایک طرف رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ فیروزہ ایئر بیس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کمانڈر شکر سے بات کرائیں۔ میں سیکرٹ سروس کا ڈپٹی چیف امر سنگھ بول رہا ہوں۔ جلدی کریں۔ اٹ از ایمرجنسی"...... امر سنگھ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ کمانڈر شکر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کمانڈر شکر۔ میں ڈپٹی چیف آف سیکرٹ سروس امر سنگھ بول رہا ہوں۔ چیف شاگل اور میں نے آپ سے ملاقات کی تھی اور چیف نے آپ کو ہر وقت الرٹ رہنے کے لئے کہا تھا تاکہ اگر پاکیشیائی ایجنٹ کسی ہیلی کاپٹر یا جہاز کے ذریعے فرار ہونے لگیں تو انہیں روکا جا سکے"...... امر سنگھ نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ مجھے یاد ہے۔ فرمائیے۔ ہم الرٹ ہی ہیں"...... دوسری

طرف سے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ جن کی تعداد سات ہے۔ ان میں دو عورتیں اور پانچ مرد ہیں۔ انہوں نے یہاں فیروزہ میں سیکرٹ سروس کے ایک عارضی پوائنٹ پر قبضہ کر لیا ہے اور چیف شاگل کے ساتھ ساتھ پاور ایجنسی کی چیف مادام ریکھا اور اس کی اسسٹنٹ کاشی کو پکڑ کر قید کر لیا ہے اور اب وہ سیکرٹ سروس کے ہیلی کاپٹر میں ناپال کی سرحد کراس کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے اس ہیلی کاپٹر کو ہر صورت میں روکنا ہے۔ ہر صورت میں"...... امر سنگھ نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر کے بارے میں کیا تفصیل ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو امر سنگھ نے ہیلی کاپٹر کی تفصیل بتا دی۔

"لیکن جناب اس میں تو سیکرٹ سروس کے چیف اور پاور ایجنسی کی چیف بطور یرغمال موجود ہوں گے۔ پھر ہم انہیں جبراً کیسے نیچے اتاریں گے۔ ہم اسے تباہ تو نہیں کر سکتے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اگر یہ نہ اتریں تو بے شک تباہ کر دینا۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہر صورت میں ہلاک ہونا چاہئے۔ انہوں نے کافرستان کی اس قدر اہم لیبارٹری تباہ کر دی ہے کہ اس کے مقابل مجھ سمیت کسی کی کوئی اہمیت نہیں ہے"...... امر سنگھ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایسی صورت میں آپ کو تحریری حکم دینا ہوگا"...... کمانڈر شکر نے کہا۔

"آپ ہیلی کاپٹر میرے پاس بھیج دیں۔ میں آپ کے پاس وہاں ایئر بیس پر آجاتا ہوں۔ میں وہاں آپ کو تحریر بھی دے دوں گا اور اس سارے آپریشن کو خود مانیٹر بھی کر لوں گا"...... امر سنگھ نے کہا۔

"آپ اس وقت کہاں موجود ہیں"...... کمانڈر شنکر نے کہا تو امر سنگھ نے اسے ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں ہیلی کاپٹر آپ کے پاس بھجوا رہا ہوں اور سیکرٹ سروس کے مخصوص ہیلی کاپٹر کو چیک کرنے کے احکامات بھی دے دیتا ہوں۔ آپ کے آنے پر ہی اسے روکنے کی ہدایات جاری کروں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو امر سنگھ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"باس۔ آپ نے چیف کی زندگی بھی داؤ پر لگا دی ہے۔ یہ غلط ہے"...... یکلخت ہاشو نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"میرے سامنے کافرستان کا مفاد ہے۔ سمجھے"...... امر سنگھ نے اٹھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ ہیلی کاپٹر آنے پر وہ اس میں سوار ہو کر ایئر بیس پر پہنچ سکے۔

سیکرٹ سروس کا ہیلی کاپٹر کافی تیز رفتاری سے ناپال کی سرحد کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ پائلٹ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور صالحہ اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں۔ عقبی سیٹوں پر باقی ساتھی موجود تھے۔ البتہ عمران نے جابر کو واپس جانے کی اجازت دے دی تھی کیونکہ اب چیکنگ مشینری تباہ ہو چکی تھی اور اب جابر کے لئے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہ رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے عقب میں شاگل، ریکھا اور کاشی تینوں بے ہوشی کے عالم میں بندھے ہوئے موجود تھے۔ عمران نے انہیں اس لئے بے ہوش کرا دیا تھا کہ شاگل مسلسل دھمکیاں دینے میں لگا ہوا تھا۔ ویسے بھی عمران کو شاگل کے ہوش میں رکھنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ وہ خود شاگل کی آواز میں بات کر سکتا تھا۔ اس کا پلان یہ تھا کہ وہ ہیلی کاپٹر پر ناپال کی سرحد کی طرف جائے گا اور سرحد پر اگر کسی نے اسے چیک کیا تو وہ شاگل کی

آواز میں انہیں مطمئن کر دے گا۔ اسے یقین تھا کہ ناپال کے سرحدی حکام کو بھی وہ کسی نہ کسی طرح سیٹ کر لے گا۔ ہیلی کاپٹر پر سیکرٹ سروس کے الفاظ اور مخصوص نشان موجود تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ اپنے پلان میں کامیاب رہے گا اور اگر کسی صورت بھی اس کا پلان کامیاب نہ ہوا تو پھر شاگل اور ریکھا دونوں کی ہیلی کاپٹر میں موجودگی سے وہ فائدہ اٹھائے گا۔ اسے یقین تھا کہ ان دونوں کی موجودگی کی وجہ سے ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہٹ نہ کیا جائے گا۔

" عمران صاحب۔ آپ نے ہیلی کاپٹر کا فیول چیک کر لیا ہے کیونکہ ناپال کی سرحد کا یہاں سے فاصلہ کافی ہے"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ فیول ٹینک مکمل طور پر فل ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سب نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیئے کیونکہ موجودہ صورت حال میں یہی سب سے اطمینان بخش حل ہو سکتا تھا۔ لیکن ابھی انہیں پرواز کرتے ہوئے بیس منٹ ہی ہوئے تھے اور انہوں نے فیروزہ شہر کو تھوڑا پیچھے چھوڑا تھا کہ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ فیروزہ ایئر بیس سے کمانڈر شنکر کالنگ۔ ہیلی کاپٹر کو واپس لاؤ اور اسے ایئر بیس پر اتار دو۔ اٹ از مائی آرڈر۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران اور اس

کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے کیونکہ کمانڈر شنکر کا لہجہ اور اس کا حکم بتا رہا تھا کہ اسے ہیلی کاپٹر کی اندرونی صورت حال کا علم ہے۔

" شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس۔ ہم پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں۔ اب دوبارہ کال نہ کرنا۔ اوور"...... عمران نے شاگل کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" شٹ اپ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم خود پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ ڈپٹی چیف آف سیکرٹ سروس جناب امر سنگھ میرے پاس موجود ہیں۔ تم نے چیف شاگل اور پاور ایجنسی کی چیف مادام ریکھا اور ان کی ڈپٹی چیف کاشی کو یرغمال بنایا ہوا ہے اور تم ناپال کی سرحد کراس کر کے فرار ہونا چاہتے ہو لیکن یہ بتا دوں کہ ایسا ممکن نہیں ہے۔ تم اگر اپنی زندگیاں بچانا چاہتے ہو تو ہیلی کاپٹر واپس موڑو اور اپنے آپ کو میرے حوالے کر دو ورنہ مجھے تحریری طور پر حکم دے دیا گیا ہے کہ میں چیف شاگل اور چیف ریکھا کی موجودگی کے باوجود ہیلی کاپٹر بلاسٹ کرا دوں۔ ان کی زندگیوں سے زیادہ قیمتی تم ایجنٹس کی موت ہے۔ جلدی کرو ہیلی کاپٹر موڑو ورنہ۔ اوور"...... دوسری طرف سے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

" تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" یہ کیا ہوا۔ یہ انہیں کیسے اس صورت حال کا علم ہو گیا"۔ جولیا

نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جس طرح بھی ہوا۔ بہرحال تم نے اپنی اہمیت دیکھ لی کہ تمہاری وجہ سے شاگل اور ریکھا دونوں کی قربانی دینے پر وہ تیار ہو گئے ہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ یہ لوگ واقعی ہیلی کاپٹر ہٹ کر دیں گے "۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

" تو کیا ہوا۔ ہماری روحوں کو تو پاکیشیا پہنچنے سے نہیں روک سکتے "...... عمران نے جواب دیا۔

" کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ جلدی سوچو کہ اس حالت میں کیا کرنا چاہئے "...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آگے تو ہمیں پیدل ہی جانا پڑے گا اس لئے جتنا فاصلہ طے ہو سکتا ہے وہ تو کر لیں "...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن پھر وہ ابھی تھوڑا ہی آگے گئے ہوں گے کہ عمران نے یکلخت ہیلی کاپٹر کو غوطہ دیا اور دوسرے لمحے وہ ہیلی کاپٹر کو سامنے نظر آنے والے درختوں کے جھنڈ کی طرف اس طرح لیتا چلا گیا جیسے وہ سیدھا اسے نوک کے بل زمین پر دے مارے گا لیکن کافی نیچے آنے کے بعد ہیلی کاپٹر سیدھا ہوا اور پھر وہ اس جھنڈ سے کچھ پہلے زمین پر اتر گیا۔

" میں اس کے پہیے کھولتا ہوں۔ اسے دھکیل کر جھنڈ میں لے چلو "...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھی سوائے جولیا اور صالحہ کے

باقی سب اچھل کر نیچے اترے۔ عمران نے سٹینڈنگ راڈ کے نیچے موجود مخصوص پہیے آٹو میٹک بٹن دبا کر کھول دیئے تو اس طرح اب ہیلی کاپٹر موونگ بن چکا تھا اور پھر ان سب نے مل کر اسے دھکیلا اور وہ اسے جھنڈ کے کافی اندر لے گئے۔

" بس کافی ہے۔ اب یہ باہر سے نظر نہیں آئے گا اور یہ لوگ یقیناً سرحد تک اسے تلاش کر کے واپس چلے جائیں گے تو ہم پھر اسے باہر نکال کر سرحد کی طرف بڑھ جائیں گے "...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر جولیا اور صالحہ بھی نیچے اتر آئیں۔ تھوڑی دیر بعد انہیں آسمان سے جنگی جہازوں کا شور قریب آتا سنائی دیا۔ آوازوں سے معلوم ہوتا تھا کہ دو جنگی جہاز ہیں اور وہ سب دوڑتے ہوئے جھنڈ کے بیرونی کناروں کی طرف بڑھ گئے تاکہ درختوں کی اوٹ میں وہ انہیں چیک کر سکیں۔ اس وقت جھنڈ کے اوپر سے جنگی جہاز تیزی سے گزر رہے تھے اور پھر یہ شور آگے جا کر کم ہو گیا اور پھر آہستہ آہستہ ختم ہوتا چلا گیا۔

" یہ ابھی واپس آئیں گے۔ احتیاط کرنا "...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد شور واپس آتا سنائی دیا لیکن اس بار دونوں جنگی جہاز پھیل کر آگے بڑھ رہے تھے اور پھر وہ آگے جا کر ایک بار پھر واپس لوٹے اور اب دائیں بائیں دونوں اطراف میں پھیلتے چلے گئے۔

" اب یہ پاگل ہو رہے ہیں کہ اچانک اتنا بڑا ہیلی کاپٹر کہاں

غائب ہو گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ ٹرانسمیٹر پر کال کر رہے ہوں گے"...... اچانک جولیا نے کہا۔

" کرتے رہیں۔ جب انہیں جواب نہیں ملے گا تو خود ہی تھک کر کال کرنا بند کر دیں گے"...... عمران نے جواب دیا لیکن اچانک وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ اب دونوں جنگی جہاز غوطہ لگاتے ہوئے اس جھنڈ کی طرف اس انداز میں آ رہے تھے جیسے کسی ہدف پر بمباری کرنے والے ہوں۔

" کیا مطلب۔ یہ اس انداز میں کیوں اس جھنڈ کی طرف آ رہے ہیں"...... عمران نے کہا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی جھنڈ پر گولیوں کی بارش ہوتی چلی گئی۔

" اوہ۔ اوہ۔ نکلو یہاں سے۔ جھاڑیوں میں دوڑو۔ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہیلی کاپٹر یہاں موجود ہے۔ یہ ابھی پورے جھنڈ کو بموں سے اڑا دیں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دوڑتا ہوا جھنڈ سے باہر نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک لمبا غوطہ لیا اور ایک اونچی جھاڑی کے پیچھے جا کر غائب ہو گیا۔ باقی ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی۔ اسی لمحے حملہ آور جنگی طیاروں کی واپسی ہوئی اور ایک بار پھر جھنڈ پر گولیوں کی بارش شروع ہو گئی اور اس بار گولیاں تقریباً وہیں برس رہی تھیں جہاں ایک لمحہ پہلے وہ چھپے ہوئے تھے لیکن عمران اور اس کے ساتھی جنگی جہازوں کے مڑتے ہی

تیزی سے جھاڑیوں کی اوٹ سے نکلے اور دوڑتے ہوئے آگے جھاڑیوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ دونوں جنگی جہاز تیزی سے مڑے ہی تھے کہ وہ سب تیزی سے اونچی جھاڑیوں کے عقب میں جا کر چھپ گئے تھے۔ اس بار دونوں جنگی جہاز ایک دوسرے سے ہٹ کر واپس آ رہے تھے اور ایک بار پھر انہوں نے جھنڈ پر گولیوں کی بارش کر دی۔ اس طرح گولیاں جھنڈ کے درمیانی حصے کی بجائے سائیڈوں پر برستی رہیں۔

" آخر انہیں جھنڈ پر کیسے شک پڑ گیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" انہوں نے باقاعدہ اس جھنڈ کو ٹارگٹ بنا لیا ہے لیکن یہ گولیاں کیوں برسا رہے ہیں۔ بمباری کیوں نہیں کر رہے"...... ساتھ ہی موجود جولیا نے کہا۔

" وہ شاید ہیلی کاپٹر تباہ نہیں کرنا چاہتے۔ صرف اسے بے کار کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک وہ دونوں چونک پڑے کیونکہ فیروزہ کی طرف سے چار گن شپ ہیلی کاپٹر تیزی سے اڑتے ہوئے آتے دکھائی دینے لگے۔

" جلدی کرو۔ وہ سامنے ٹوٹی پھوٹی عمارت نظر آ رہی ہے۔ وہاں پہنچو۔ یہ ابھی یہاں پھیل کر فائرنگ کریں گے"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔ دونوں جنگی جہاز آگے نکل گئے تھے اور ابھی ان کی

واپسی نہ ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی وہ سب جھاڑیوں کی اوٹ سے نکلے اور جنگلی خرگوشوں کی طرح دوڑتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر اب کافی قریب آچکے تھے لیکن ان کا رخ جھنڈ کی طرف ہی تھا جبکہ یہ جھنڈ سے کافی فاصلے پر تھے اور پھر جب تک ہیلی کاپٹر وہاں پہنچتے وہ اس ٹوٹے پھوٹے کھنڈر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے لیکن یہ کھنڈر بالکل ہی منہدم شدہ تھا اس لئے اس کی کوئی چھت سلامت نہ تھی لیکن ایک چھوٹے کمرے کی چھت کافی حد تک موجود تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی کھنڈر کے بیرونی ٹوٹے ہوئے حصے کی سائیڈ میں کھڑے ہو گئے تھے۔ اسی لمحے گن شپ ہیلی کاپٹر ان کے سروں سے ہو کر آگے گزر گئے اور پھر ایک گن شپ ہیلی کاپٹر انہیں تیزی سے مڑتا ہوا دکھائی دیا۔

"چھت کے نیچے چلو۔ اسے شک پڑ گیا ہے"...... عمران نے کہا اور وہ سب بجلی کی سی تیزی سے اس کمرے میں داخل ہو کر کسی حد تک باقی چھت والے حصے کے کونے میں دبک گئے۔ دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی اس ٹوٹے پھوٹے کھنڈر پر جیسے گولیوں کی بارش سی ہو گئی۔ چھت پر گولیاں گر رہی تھیں اور کھلے حصے سے بھی گولیاں اندر گر رہی تھیں لیکن چونکہ چھت قدیم دور کی بنی ہوئی تھی اس لئے گولیاں چھت کو کراس نہ کر سکی تھیں۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں یہاں چیک کر لیا گیا ہے۔ ویری بیڈ۔ اب تو وہ اسے گھیر لیں گے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے

پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا اچانک انہیں اپنے عین سر پر اور سائیڈوں پر خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی انہیں یوں محسوس ہوا کہ جیسے پورا پہاڑ اڑ کر ان کے سروں پر آگرا ہو۔ عمران کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی لیکن تھوڑی دیر بعد جب اس کے تاریک ذہن میں روشنی چمکی اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی تو عمران کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا کہ اس کا پورا جسم حرکت میں نہیں آیا اور اسے پوری طرح آنکھیں کھولنے کے باوجود دھند ہی دھند سی نظر آرہی تھی۔ پہلے تو وہ یہ سمجھا تھا کہ وہ کسی ایسی جگہ موجود ہے جہاں تاریکی چھائی ہوئی ہے لیکن اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ کسی ایسی جگہ پر موجود ہے جہاں اس کے جسم پر بہت زیادہ وزن موجود ہے۔ اس نے ایک بار پھر اٹھنے کے لئے زور لگایا لیکن دوسرے لمحے اس کو ایک زور دار چھینک آ گئی اور پھر اس چھینک کے ساتھ ہی اس کے سر نے جھٹکا کھایا تو اس کا سر قدرے اوپر کو اٹھ گیا اور اس کے جسم نے بھی معمولی سی حرکت کی تھی اور پھر جیسے دھماکہ ہوتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں دھماکہ ہوا اور اسے پوری طرح احساس ہو گیا کہ وہ اس ٹوٹے پھوٹے کھنڈر کے اس کمرے کی چھت کے ملبے میں دفن ہوا پڑا ہے جہاں پر بم مارا گیا تھا اور یہ دھند بھی اسے اس لئے نظر آرہی تھی کہ اس کے چہرے پر مٹی کی موٹی سی تہہ چڑھی ہوئی تھی۔ شاید اس کی

ناک اور منہ پر مٹی کی تہہ زیادہ نہ گری تھی اس لئے وہ پوری طرح دفن ہو کر ہلاک ہونے سے بچ گیا تھا۔ یہ خیال آتے ہی اسے اپنے ساتھیوں کا خیال آیا تو اس نے تیزی سے اپنے آپ کو مٹی کے اس ڈھیر سے نکالنے کی کوشش شروع کر دی اور پھر آہستہ آہستہ وہ اس ڈھیر سے باہر نکل آنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔ اس کے پورے جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑ رہی تھیں۔ شاید مٹی اور پتھروں کی وجہ سے ضربات آئی تھیں لیکن بہرحال کوئی ہڈی نہیں ٹوٹی تھی اور یہی بات عمران کے لئے اطمینان بخش تھی۔ باہر نکل کر اس نے اپنے لباس کو ہاتھوں سے جھٹک کر قدرے صاف کیا اور پھر وہ باہر جانے کے لئے مڑ رہا تھا کہ اسے اپنے ساتھیوں کا خیال آ گیا۔ اتنی بات تو بہرحال وہ سمجھ گیا تھا کہ اس تباہ شدہ کھنڈر پر فائرنگ اور بمباری تو کی گئی ہے لیکن یہاں کی تلاشی نہیں لی گئی ورنہ وہ خود اس طرح ملبے کے ڈھیر میں دفن پڑا نہ رہ جاتا اور اس کا مطلب تھا کہ اس کے ساتھی بھی اس ملبے کے نیچے ہی موجود ہیں اور پھر اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے ملبہ ہٹانا شروع کر دیا۔

" عمران کو ڈھونڈو۔ عمران کو"...... اچانک عمران کو کچھ فاصلے سے جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ وہ تیزی سے پلٹا اور ٹوٹی پھوٹی ہوئی دیوار کی سائیڈ سے باہر آ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ تمام ساتھی باہر موجود تھے اور صرف جولیا اور تنویر اٹھ کر

بیٹھے ہوئے تھے جبکہ صفدر، کیپٹن شکیل اور صالحہ تینوں ساکت پڑے ہوئے تھے۔

" میں آ گیا ہوں"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ تنویر بھی تیزی سے مڑا اور پھر جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" اوہ خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے ورنہ تمہیں یہاں نہ پا کر میرا تو دل ڈوب گیا تھا"...... جولیا نے بے اختیار لہجے میں کہا تو عمران اس کی اس جذباتی کیفیت پر بے اختیار مسکرا دیا۔

" یہ تم سب مجھے چھوڑ کر باہر کیسے آ گئے"...... عمران نے قریب پہنچ کر کہا۔

" مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ مجھے تو ابھی ہوش آیا ہے تو میں اٹھ کر بیٹھی ہوں اور اسی لمحے تنویر کو بھی ہوش آ گیا۔ پھر میں نے سب کی طرف دیکھا اور تمہیں نہ پا کر میں سمجھ گئی کہ تم اندر موجود ہو"۔ جولیا نے کہا تو عمران صالحہ پر جھک گیا لیکن اس کی نبض چیک کرنے پر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ صالحہ ہوش میں آنے ہی والی تھی۔ پھر عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو چیک کیا اور پھر اس نے باری باری ان تینوں کے ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے دبا کر انہیں ہوش دلایا۔

" اوہ عمران صاحب آپ۔ اوہ خدا کا شکر ہے"...... صفدر نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" کیا ہوا تھا۔ تم لوگ باہر کیسے آ گئے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے کچھ دیر پہلے خود ہی ہوش آ گیا تھا۔ میرا آدھا جسم ملبے سے باہر تھا۔ چنانچہ میں ملبے سے نکلا تو مجھے اپنے ساتھ ہی کیپٹن شکیل نظر آ گیا۔ میں نے ملبہ ہٹایا اور پھر اسے باہر نکال کر کاندھے پر لاد کر باہر لے آیا لیکن نجانے میرا نچلا جسم کیوں لڑکھڑا رہا تھا۔ شاید کوئی اندرونی چوٹ لگ گئی تھی۔ بہرحال میں نے کوشش جاری رکھی اور ایک ایک کر کے ان سب کو میں ملبے سے کھینچ کر باہر لے آیا۔ صرف آپ رہ گئے تھے اور جب میں آپ کو تلاش کرنے کے لئے مڑنے لگا تو میری دونوں ٹانگیں خودبخود مڑ گئیں اور میں نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی میں بے ہوش ہو گیا اور اب مجھے ہوش آیا ہے"...... صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر نے ہاتھ زمین پر رکھ کر اور سہارا لے کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر لڑکھڑا کر گر گیا۔ اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں اور چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا تھا اور وہ لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔

"اوہ۔ ایک منٹ۔ کروٹ بدلو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھول دیں۔

"نہیں عمران صاحب۔ میں اٹھ نہیں سکتا۔ نجانے کیا ہو گیا ہے حالانکہ میں آپ کے علاوہ باقی سب کو کاندھے پر اٹھا کر باہر لے آیا ہوں"...... صفدر نے بڑی بے چارگی سے پر لہجے میں کہا۔

"گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ ابھی تم ٹھیک ہو جاؤ گے"۔

عمران نے کہا اور صفدر کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوندھے ہو کر لیٹ جاؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود ہی صفدر کی اوندھا ہو کر لیٹنے میں مدد کی۔

"کیپٹن شکیل تم دونوں پیر صفدر کے کاندھوں پر رکھو لیکن خیال رکھنا کہ اس کے کاندھے زمین سے اوپر نہ اٹھیں"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اس کی ہدایت کی تعمیل کر دی۔ عمران نے صفدر کے دونوں پیر پکڑے اور پھر اس کے جسم کے دونوں سائیڈوں پر پیر رکھ کر اس نے آہستہ آہستہ اس کی دونوں ٹانگوں کو موڑ کر اس کے سر کی طرف لے گیا۔ صفدر کے منہ سے ہلکی ہلکی کراہیں نکل رہی تھیں پھر ایک مخصوص اینگل پر پہنچ کر عمران نے اس کی دونوں رانوں پر ہاتھ رکھ کر انہیں مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو ہلکی سی کٹک کی آواز ابھری اور عمران کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور پھر اس نے صفدر کی دونوں ٹانگیں واپس زمین پر رکھ دیں۔

"بس ہٹ جاؤ۔ اب صفدر ٹھیک ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل ایک طرف ہٹ گیا۔

"اٹھو صفدر۔ اب تم ٹھیک ہو چکے ہو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے آہستہ آہستہ سائیڈ بدلی اور پھر اس کی دونوں ٹانگیں سمٹیں اور دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اس

کے چہرے پر انتہائی مسرت اور اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

" اوہ عمران صاحب۔ حیرت انگیز۔ اب میں مکمل طور پر ٹھیک ہوں۔ مجھے کیا ہوا تھا"...... صفدر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کچھ نہیں۔ تمہاری ریڑھ کی ہڈی کا ایک مہرہ معمولی سا کھسک گیا تھا لیکن تم نے ساتھیوں کو بچانے کے لئے وزن اٹھایا تو وہ مزید کھسک گیا اور میرا نمبر آنے سے پہلے مکمل طور پر کھسک گیا۔ میں نے اسے پھر اس کی اصل جگہ پر دوبارہ پہنچا دیا ہے۔ اتنی سی بات ہے"...... عمران ایسے لہجے میں کہا جیسے یہ کوئی بات نہ ہو۔

" آپ واقعی رحمت کا فرشتہ ہیں عمران صاحب۔ جو بات آپ کے لئے معمولی ہے وہ میرے لئے کتنی پریشان کن تھی اور شاید ڈاکٹر بھی اتنی آسانی سے مجھے ٹھیک نہ کر سکتے"...... صفدر نے انتہائی تشکرانہ لہجے میں کہا۔

" یہ باتیں بعد میں ہوں گی۔ پہلے ہم بیرونی منظر چیک کر لیں۔ ہم ابھی تک کھنڈر کے احاطہ میں موجود ہیں اور مجھے حیرت ہے کہ ان لوگوں نے فائرنگ بھی کی اور بمباری بھی لیکن اندر آ کر کسی نے چیکنگ ہی نہیں کی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھ کر ایک ٹوٹی ہوئی دیوار سے باہر آ گیا لیکن نہ آسمان پر کوئی جہاز یا ہیلی کاپٹر تھا اور نہ ہی وہاں کوئی آدمی تھا۔ ہر طرف خاموشی طاری تھی۔

" وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ جا کر جھنڈ میں دیکھو کہ شاگل، ریکھا اور

مادام کاشی کے ساتھ کیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل اور تنویر سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئے جبکہ صالحہ، جولیا اور صفدر عمران کے ساتھ وہیں کھڑے رہے۔

" حیرت ہے کہ انہوں نے چیکنگ نہیں کی"...... جولیا نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کی ہو لیکن ہمیں دیکھ نہ سکے ہوں۔ بہرحال اب وہ اس سارے ایریئے میں ہمیں تلاش کریں گے"۔ عمران نے جواب دیا۔

" ان کی چیکنگ مشینری تباہ ہو چکی ہے اس لئے اب یہ چیکنگ آدمیوں کے ذریعے ہو گی لیکن اصل مسئلہ تو پاکیشیا پہنچنے کا ہے۔ اس بار تو واقعی انتہائی حیرت انگیز کام ہو رہا ہے کہ مشن مکمل کر لینے کے باوجود ہم پھنس کر رہ گئے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

" کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اسی لمحے تنویر اور کیپٹن شکیل جھنڈ سے باہر نکل کر ان کی طرف آتے دکھائی دیئے۔

" کیا ہوا"...... عمران نے ان کے قریب آنے پر پوچھا۔

" نہ وہاں ہیلی کاپٹر ہے اور نہ وہ تینوں۔ ویسے ہیلی کاپٹر والی جگہ پر گولیوں کے خول موجود ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہیلی کاپٹر پر فائرنگ تو ہوئی ہے لیکن نتیجہ کیا رہا اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا"...... تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اب ہمیں واپس فیروزہ جانا پڑے گا کیونکہ پیدل تو ہم سرحد تک

پہنچ ہی نہیں سکتے اور یقیناً سرحدی پولیس کو بھی ہمارے بارے میں الرٹ کر دیا گیا ہوگا۔ یہ امر سنگھ شاگل سے زیادہ ذہین اور تیز لگتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"لیکن شہر جا کر ہم کیا کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ یا تو ہم راگی جائیں یا واپس دارالحکومت"....... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ راگی یہاں سے کافی فاصلے پر ہے اور ہم پیدل وہاں نہیں جا سکتے اور دارالحکومت جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ البتہ فیروزہ جا کر میں کسی پبلک فون بوتھ سے کال کر کے ناٹران کو کہہ سکتا ہوں کہ وہ ہمارے یہاں سے نکلنے کا کوئی خصوصی بندوبست کرے"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

شاگل فیروزہ ہوٹل میں اپنے لئے ریزرو کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ بار بار مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔ اسے درختوں کے اس جھنڈ میں ہی ہوش میں لایا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ریکھا اور کاشی بھی ہوش میں لائی گئی تھیں اور پھر انہیں وہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تفصیلی رپورٹ مل گئی تھی۔ وہ لوگ ان تینوں کو سیکرٹ سروس کے ہیلی کاپٹر میں بے ہوشی کے عالم میں ڈال کر ناپال کی سرحد پار کرنا چاہتے تھے کہ اس کے نمبر ٹو امر سنگھ نے فیروزہ ایئر بیس کے کمانڈر شنکر کے ساتھ مل کر ان کے خلاف آپریشن کر دیا اور عمران کو مجبوراً ہیلی کاپٹر درختوں کے اس جھنڈ میں چھپانا پڑا لیکن جنگی جہازوں کے پائلٹوں کو شک پڑ گیا کہ اس جھنڈ میں یہ لوگ موجود ہیں۔ چنانچہ انہوں نے وہاں فائرنگ کی اور پھر چیکنگ کے سے

انہوں نے اڈے سے گن شپ ہیلی کاپٹر منگوا لئے۔ ایک گن شپ ہیلی کاپٹر میں امر سنگھ بھی آیا تھا اور پھر گن شپ ہیلی کاپٹر میں جب اس نے راؤنڈ لگایا تو اسے شک پڑا کہ قریب ہی ٹوٹے پھوٹے کھنڈر میں کچھ افراد موجود ہیں تو اس نے وہاں نہ صرف فائرنگ کر دی بلکہ بمباری بھی کر دی۔ اس کے بعد انہوں نے نیچے اتر کر اس ٹوٹے ہوئے کھنڈر کی تلاشی بھی لی لیکن وہاں کوئی آدمی یا کوئی لاش نہ ملی جبکہ درختوں کے جھنڈ میں انہیں ہیلی کاپٹر کھڑا مل گیا۔ ہیلی کاپٹر کی باڈی پر فائرنگ ہوئی تھی لیکن چونکہ یہ خصوصی ساخت کا ہیلی کاپٹر تھا اس لئے اس فائرنگ سے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا اور پھر ہیلی کاپٹر کے اندر انہیں وہ خود، ریکھا اور کاشی بے ہوشی کے عالم میں مل گئے تو امر سنگھ نے شاگل، ریکھا اور کاشی تینوں کو ہوش دلایا۔ اسے ساری صورت حال بتائی تو شاگل سمجھ گیا کہ وہ لوگ انہیں وہاں چھوڑ کر پیدل نکل گئے ہیں اور اسے یہ بھی یقین تھا کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یقیناً واپس فیروزہ آیا ہو گا کیونکہ بہرحال وہ پیدل نہ ہی دارالحکومت جا سکتے تھے اور نہ ہی پیدل ناپال کی سرحد تک پہنچ سکتے تھے۔ اس لئے شاگل نے امر سنگھ کو حکم دے دیا کہ وہ اپنے تمام آدمیوں سمیت انہیں فیروزہ میں تلاش کرے اور وہ خود واپس ہوٹل آ گیا تھا۔ ریکھا اور کاشی نے واپس جانے کا ارادہ ظاہر کیا تھا اس لئے ان دونوں کو گن شپ ہیلی کاپٹر کے ذریعے واپس دارالحکومت بھجوا دیا گیا تھا اور شاگل اب اپنے کمرے میں بیٹھا امر

سنگھ کی طرف سے کسی کال کا منتظر تھا۔ اسے اصل غصہ اس بات پر آ رہا تھا کہ امر سنگھ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے شاگل کی موت کی بھی پرواہ نہ کی تھی اور ایئر بیس کے کمانڈر شنکر کو تحریر لکھ کر دے دی تھی۔ یہ تو اس کی قسمت تھی کہ وہ بچ گیا تھا ورنہ اس امر سنگھ نے اسے مروانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی لیکن اس وقت وہ جن حالات سے گزر رہا تھا ان حالات میں وہ امر سنگھ کو کچھ نہ کہنا چاہتا تھا تاکہ امر سنگھ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دے۔ اس کے بعد اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس امر سنگھ کو اپنے ہاتھوں گولی سے اڑا دے گا لیکن وہ اس لئے اپنے آپ پر کنٹرول کر گیا تھا کہ امر سنگھ اپنی ذہانت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر سکتا تھا۔ پہلے بھی یہ امر سنگھ ہی تھا جس کی وجہ سے وہ زندہ بچ گیا تھا ورنہ عمران یقیناً ناپال کی سرحد پار کر کے اسے ریکھا اور کاشی کو گولیوں سے اڑا دیتا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ شاگل بول رہا ہوں"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"امر سنگھ بول رہا ہوں چیف۔ ایک گروپ کے بارے میں اطلاع ملی ہے۔ یہ لوگ اسی سمت سے فیروزہ میں داخل ہوئے ہیں جدھر ایئر فورس کے ذریعے آپریشن کرایا گیا تھا اور ان کے لباس بھی گرد اور مٹی سے اٹے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ ایک خالی کوٹھی میں داخل ہوئے ہیں اور ابھی تک وہیں ہیں اور میرے آدمیوں نے اس کوٹھی

کو گھیر رکھا ہے۔ آپ اجازت دیں تو میں اس کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دوں یا اگر کہیں تو پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس اندر فائر کرا دوں"...... امر سنگھ نے کہا۔

"گروپ کی تعداد کیا ہے"...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"دو عورتیں اور چار مرد ہیں۔ پہلے یہ پانچ مرد تھے لیکن اب یہ چار ہیں۔ نجانے پانچواں کہاں چلا گیا ہے"...... امر سنگھ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ پانچواں یقیناً عمران ہو گا۔ اس لئے اب ان سے اس کے بارے میں معلوم کرنا پڑے گا۔ تم انتہائی احتیاط سے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کراؤ۔ میں خود آ رہا ہوں۔ مجھے پتہ بتاؤ"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے امر سنگھ نے پتہ بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میرے آنے سے پہلے اندر جا کر چیکنگ کر لینا۔ میں پہنچ رہا ہوں"...... شاگل نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی جیپ ہوٹل فیروزہ سے نکل کر تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگی جہاں کا پتہ امر سنگھ نے بتایا تھا۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ اس علاقے میں داخل ہو گیا اور ابھی وہ تھوڑا ہی آگے گیا تھا کہ اس نے بے اختیار بریک لگائے اور جیپ روک دی کیونکہ ایک درخت کی اوٹ سے امر سنگھ نے باہر آ کر ہاتھ کے اشارے سے اسے

رکنے کے لئے کہا تھا۔

"چیف۔ یہ لوگ اندر بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... امر سنگھ نے قریب آ کر کہا۔

"عمران بھی ان میں شامل ہے یا نہیں"...... شاگل نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم چیف۔ میں تو اس عمران کو نہیں پہچانتا"۔ امر سنگھ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ چلو اندر۔ میں دیکھتا ہوں"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کو ایک سائیڈ پر کر کے روکا اور اچھل کر نیچے اتر آیا۔ پھر وہ امر سنگھ کے ساتھ چلتا ہوا ایک کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سائیڈ گیٹ کھلا ہوا تھا۔ وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو وہاں صحن میں شاگل کے دو ماتحت موجود تھے۔

"کہاں ہیں یہ لوگ"...... شاگل نے مڑ کر امر سنگھ سے کہا۔

"آئیے۔ اندرونی کمرے میں ہیں"...... امر سنگھ نے کہا اور تیزی سے اندر کی طرف بڑھ گیا۔ شاگل اس کے ساتھ ہی چل رہا تھا اور پھر وہ جیسے ہی ایک راہداری سے گزر کر ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے امر سنگھ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ کمرہ خالی تھا۔

"کیا ہوا۔ کہاں ہیں وہ لوگ"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"چیف۔ وہ تو یہاں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ میں خود انہیں

دیکھ کر باہر گیا ہوں لیکن اب تو یہاں کوئی بھی نہیں ہے"...... امر سنگھ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے خود اپنے آپ پر یقین نہ آرہا ہو۔ اسی لمحے انہیں باہر سے ہلکے ہلکے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ کیا ہوا ہے"...... ان دونوں نے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر وہ باہر کی طرف مڑنے ہی لگے تھے کہ اچانک کٹک کی آواز کے ساتھ ہی کوئی چیز شاگل سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی شاگل کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا لیکن پھر جس تیزی سے اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبا تھا اتنی ہی تیزی سے اسے ہوش آگیا۔ وہ بے اختیار سیدھا ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ اسی کمرے میں فرش پر پڑا ہوا تھا جبکہ امر سنگھ بھی اس کے قریب ہی موجود تھا اور اس کا جسم اس انداز میں ٹیڑھا میڑھا ہو رہا تھا جیسے اسے ہوش آرہا ہو اور پھر شاگل بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ ہمیں کس نے بے ہوش کیا ہے"۔ شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے سے باہر راہداری میں آگیا اور پھر وہ راہداری کراس کر کے جیسے ہی برآمدے میں پہنچا تو وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ باہر صحن میں اس کے دونوں آدمی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"چیف۔ چیف۔ یہ کیا ہوا ہے"...... اسی لمحے اسے عقب میں امر سنگھ کی آواز سنائی دی تو شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ امر سنگھ دوڑتا ہوا برآمدے میں پہنچ گیا اور دوسرے لمحے وہ بھی بے اختیار

ٹھٹھک کر رک گیا۔

"یہ سب کیا ہے"...... امر سنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے شاگل کے کوٹ کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی تو شاگل نے بے اختیار چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ریکھا کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ریکھا کی آواز سنائی دی تو شاگل ایک بار پھر اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس۔ شاگل بول رہا ہوں۔ اوور"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"چیف شاگل۔ میں نے یہ بتانے کے لئے تمہیں کال کی ہے کہ تم اب عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنا بند کر دو کیونکہ یہ پورا گروپ میرے آدمیوں کے ہاتھ لگ گیا ہے اور وہ انہیں لے کر دارالحکومت پہنچ رہے ہیں تاکہ میں ان کی لاشیں کافرستان کے صدر کے سامنے پیش کر سکوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے ریکھا کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"تمہارے آدمیوں کے ہاتھ۔ کیا مطلب۔ تمہارے آدمی یہاں فیروزہ میں کہاں سے آگئے تھے۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"میں نے ایئر فورس کے اڈے سے اپنے آدمیوں کو کال کر کے یہاں بلوا لیا تھا اور وہ ہیلی کاپٹر پر وہاں پہنچ گئے تھے۔ میں نے انہیں

عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنے کا حکم دیا اور خود میں اور کاشی دارالحکومت چلی گئیں۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ میرے آدمیوں نے انہیں ٹریس کر کے بے ہوش کیا اور پھر انہیں ہیلی کاپٹر میں لاد کر وہ دارالحکومت پہنچ رہے ہیں۔ میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع کر دوں تاکہ تم خواہ مخواہ ان کی تلاش میں ہلکان نہ ہوتے رہو۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... شاگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عجیب بات ہے چیف کہ یہ لوگ یہاں موجود تھے۔ ہم نے انہیں بے ہوش کیا اور اب وہ غائب بھی ہیں اور مادام ریکھا کہہ رہی ہے کہ وہ ان کی تحویل میں ہیں"...... امر سنگھ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اوہ۔ اس مکان کا کوئی خفیہ راستہ ہے اور انہیں یہاں سے باہر تمہارے آدمیوں کی موجودگی کے دوران نکالا گیا ہے۔ تلاش کرو اس راستے کو۔ تلاش کرو۔ جلدی"۔ شاگل نے کہا۔

"لیکن چیف اب اس کا کیا فائدہ۔ اب وہ لوگ یہاں تو موجود نہیں ہوں گے"...... امر سنگھ نے کہا۔

"صدر صاحب کو بتایا تو جا سکتا ہے کہ ہم نے انہیں ٹریس کر کے بے ہوش کیا اور پاور ایجنسی انہیں لے اڑی"...... شاگل نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ باس۔ اصل میں انہوں نے باقاعدہ انتقام لیا ہے جس طرح ہم ان لوگوں کو ان کی تحویل سے اٹھا لائے تھے اسی طرح وہ انہیں ہماری تحویل سے لے اڑے ہیں"...... امر سنگھ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی ایسی ہی بات ہو گی لیکن اب ہمیں فوراً ان کے پیچھے جانا ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ ابھی دارالحکومت نہیں پہنچ کیونکہ ہمیں باقاعدہ کمرے میں ہی بے ہوش کیا گیا تھا جہاں یہ لوگ موجود تھے اور اگر ہمیں ان کا کوئی کلیو مل جائے تو ہم آسانی سے انہیں واپس حاصل کر سکتے ہیں"...... شاگل نے کہا تو امر سنگھ سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس راہداری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک خالی کوٹھی کے کمرے میں موجود تھا کہ اچانک اس کا ذہن تیزی سے گھومنے لگا۔ اس کے کانوں میں اپنے ساتھیوں کی آوازیں بھی پڑیں اور اس نے اپنے ذہن کو کنٹرول کرنے کی بھی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا تھا اور پھر جس قدر تیزی سے اس کا ذہن تاریک ہوا تھا اسی تیزی سے اس کے تاریک ذہن میں روشنی پھیلنے لگی اور اس کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں کسی کی آواز پڑی تو اس نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں۔

"آپ شاگل کو کال کر کے یہ کہہ دیں مادام کہ پاکیشیائی ایجنٹ آپ تک پہنچ چکے ہیں تاکہ وہ اس کوٹھی سے چلا جائے اور ہم انہیں نکال کر لے جا سکیں۔ اوور"...... ایک آدمی کی تیز آواز قریب سے ہی سنائی دے رہی تھی۔ عمران نے سر اٹھا کر دیکھا تو اس نے ایک آدمی

کو ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر پر بات کرتے ہوئے دیکھا۔ وہ آدمی وہاں اکیلا تھا جبکہ عمران کے سارے ساتھی اس کے قریب ہی فرش پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔

"تم نے ان کا خاتمہ کر دینا تھا۔ اوور"...... مادام ریکھا کی آواز سنائی دی۔

"میں نے انہیں بے ہوش کر دیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ ہم ان ایجنٹوں کو یہاں سے نکالتے شاگل اور امر سنگھ دونوں اوپر ہوش میں آ گئے ہیں جبکہ ان کے آدمی باہر موجود ہیں اور اگر انہیں شک پڑ گیا تو وہ ہمیں گولیوں سے اڑا دیں گے۔ اوور"...... اس آدمی نے کہا۔

"اوکے۔ میں کرتی ہوں اسے کال۔ اوور اینڈ آل"...... ریکھا نے کہا اور اس آدمی نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔ عمران نے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ فوری طور پر حرکت میں نہ آنا چاہتا تھا کیونکہ اس کے سارے ساتھی بے ہوش تھے اور عمران نے دیکھا تھا کہ وہ ایک تہہ خانہ نما ہال کمرے میں موجود تھے۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد کھٹک کی آواز سنائی دی تو وہ آدمی بے اختیار چونک پڑا۔ عمران ادھ کھلی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ دوسرے لمحے سائیڈ کی دیوار ہٹی اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔

"فضا صاف ہو چکی ہے دلیپ سنگھ، شاگل، امر سنگھ اور اس کے سارے ساتھی چلے گئے ہیں"...... آنے والوں میں سے ایک آدمی نے کہا۔

"اوہ۔ میری ترکیب کامیاب رہی ہے۔ مادام نے شاگل کو کال کیا ہو گا اور وہ چلا گیا ہو گا لیکن اب ان کو یہاں سے نکال کر کیسے وہاں تک لے جایا جائے۔ میں چاہتا تھا کہ ہیلی کاپٹر کو یہاں لایا جاتا اور ان سب کو اس میں لاد کر لے جایا جاتا"...... دلیپ سنگھ نے کہا۔

"ہاں۔ اب ہیلی کاپٹر کو یہاں لایا جا سکتا ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ شاگل اور اس کے ساتھی واقعی جا چکے ہیں"...... دلیپ سنگھ نے کہا۔

"ہاں۔ میں انہیں پوری طرح چیک کرنے کے بعد ہی آیا ہوں"۔ اس آدمی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ اور ہیلی کاپٹر لا کر باہر صحن میں اتار دو۔ جلدی کرو۔ ہمیں فوراً واپس پہنچنا ہو گا"...... دلیپ سنگھ نے کہا تو وہ دونوں آدمی سر ہلاتے ہوئے مڑے اور دیوار کے اس خلا سے باہر چلے گئے جس خلا سے وہ اندر آئے تھے۔ کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی دیوار دوبارہ برابر ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے حرکت میں آ جانے کا فیصلہ کر لیا۔ ہیلی کاپٹر کی بات سن کر عمران نے یہ فیصلہ کیا تھا کیونکہ اب اگر یہ ہیلی کاپٹر ان کے قبضہ میں آ جائے تو وہ آسانی سے ناپال کی سرحد کراس کر سکتے تھے اور اس کے ساتھ ہی اچانک وہ آدمی تیزی سے دیوار کے اس حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں خلا برابر

ہوا تھا۔ اس نے وہاں دیوار کی جڑ میں ٹھوکر ماری تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی خلا پیدا ہوا اور وہ آدمی بھی باہر چلا گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی دیوار دوبارہ برابر ہو گئی تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ اس دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں جڑ میں ایک اینٹ ابھری ہوئی تھی۔ عمران نے اس پر پیر مارا تو خلا پیدا ہوا اور عمران اس خلا سے دوسری طرف گیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک راہداری تھی جس کے آخر میں سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ سیڑھیوں کے اختتام پر کوئی دروازہ نہ تھا بلکہ سپاٹ دیوار تھی اور پھر عمران ابھی سیڑھیوں تک ہی پہنچا تھا کہ کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی دیوار میں خلا پیدا ہو گیا تو عمران بجلی کی سی تیزی سے سیڑھیوں کی اوٹ میں ہو گیا۔ اسی لمحے کھٹاک کی آواز سنائی دی اور پھر کسی آدمی کے تیزی سے سیڑھیاں اترنے کی آواز سنائی دی۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ وہی دلیپ سنگھ ہے جو نجانے باہر کیا چیک کرنے گیا تھا اور پھر جیسے ہی وہ سیڑھیاں اتر کر آگے بڑھنے لگا عمران نے اس پر چھلانگ لگا دی اور دوسرے لمحے دلیپ سنگھ چیختا ہوا فضا میں اچھلا اور گھوم کر ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے زمین پر پڑے تڑپتے ہوئے دلیپ سنگھ کے سر پر ایک ہاتھ رکھا اور دوسرا ہاتھ اس نے اس کے کاندھے پر رکھ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو اس آدمی کا انتہائی تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ چند لمحوں بعد عمران نے دونوں

ہاتھ اس کے منہ اور ناک پر رکھ کر دبا دیئے اور پھر جیسے ہی اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہوئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے پیر اٹھا کر اس کی گردن پر رکھ دیا۔ پھر جیسے ہی اس آدمی نے ہوش میں آ کر اپنے جسم کو لاشعوری طور حرکت دینے کی کوشش کی تو عمران نے پیر کو اس کے سر کی طرف موڑ دیا اور اس آدمی کا سمٹتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا اور اس کا چہرہ ایک بار پھر تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا۔ اس آدمی کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے پیر کو واپس موڑتے ہوئے کہا۔

"دل۔ دل۔ دلیپ سنگھ۔ مم۔ میرا نام دلیپ سنگھ ہے۔ ہٹاؤ۔ یہ خوفناک عذاب ہٹاؤ"...... دلیپ سنگھ نے خرخراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم یہاں اس کوٹھی میں کیسے پہنچے اور کس طرح تم نے ہمیں بے ہوش کیا اور پھر اس تہہ خانے میں لے آئے۔ پوری تفصیل بتاؤ ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو آگے کی طرف موڑ کر پھر پیچھے کی طرف کر دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم عمران ہو۔ اگر تم عمران ہو تو پیر ہٹا لو۔ میں تمہیں سب کچھ ویسے ہی بتا دوں گا"...... دلیپ سنگھ نے رک رک

کر کہا تو عمران نے پیر ہٹا لیا۔

"اگر تم نے کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے لیکن اگر تم نے سب کچھ سچ بتا دیا تو میں تمہیں زندہ چھوڑ سکتا ہوں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ پلیز مجھے مت مارو۔ میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا"...... دلیپ سنگھ نے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔

"جلدی بتاؤ اور یہ سن لو کہ اگر تم اس انتظار میں ہو کہ تمہارے وہ دو ساتھی واپس آ کر تمہاری کوئی مدد کریں گے تو یہ خیال ذہن سے نکال دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو اس وقت تم ہوش میں تھے جب ساجن اور ماسٹر گئے تھے۔ بہرحال میں بتا دیتا ہوں۔ ہمارا تعلق پاور ایجنسی سے ہے۔ مادام ریکھا نے ہمیں ٹرانسمیٹر پر کال کر کے یہاں آنے کے لئے کہا تھا اور انہوں نے ہمیں بتایا کہ آپ لوگ اچانک اس علاقے میں کہیں غائب ہو گئے ہیں اور ہم نے تمہیں تلاش کرنا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ شاگل اور اس کے ساتھی بھی تمہیں تلاش کر رہے ہیں۔ اس کال پر میں ساجن اور ماسٹر کے ہمراہ ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچ گیا اور ہیلی کاپٹر ہم نے یہاں سے کافی دور پہاڑیوں کے قریب ایک احاطے میں اتار دیا اور پھر وہاں سے پیدل چلتے ہوئے ہم اس علاقے میں پہنچ گئے۔ یہ کوٹھی میرے ایک دوست کی تھی جو دارالحکومت میں رہتا

ہے اور چھٹیاں گزارنے اور عیاشی کرنے کی غرض سے اس نے یہ کوٹھی یہاں بنوائی ہوئی ہے۔ میں کئی بار اس کے ساتھ یہاں آ چکا ہوں اس لئے مجھے اس کوٹھی کے تہہ خانوں کے اس سسٹم کا پوری طرح علم ہے۔ مجھے اس کوٹھی سے باہر جانے اور اندر آنے کے ایک خفیہ راستے کا بھی علم ہے لیکن جب ہم یہاں پہنچے تو ہمیں دور سے ہی شاگل کے دو آدمی یہاں پہرہ دیتے نظر آئے تو ہم سمجھ گئے کہ یہاں کوئی خاص بات ہو چکی ہے۔ چنانچہ ہم تینوں اس خفیہ راستے سے اندر داخل ہو گئے۔ یہ راستہ ان سیڑھیوں کے بعد دیوار کی دوسری طرف اس بڑے کمرے میں پہنچ جاتا ہے۔ ہم چیکنگ کے لئے وہاں پہنچے تو وہاں تم لوگ بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ میں نے فوری طور پر ساجن اور ماسٹر کی مدد سے تم سب کو بے ہوشی کے عالم میں اٹھا کر نیچے تہہ خانے میں پہنچا دیا اور پھر ہم نے فیصلہ کیا کہ یہاں موجود سب افراد کو بے ہوش کر دیا جائے۔ ہم انہیں ہلاک نہیں کرنا چاہتے تھے کیونکہ بہرحال وہ سیکرٹ سروس کے آدمی تھے۔ میں نے سوچا کہ شاگل یا اس کا خاص آدمی امر سنگھ لازماً تم لوگوں کی چیکنگ کے لئے یہاں آئے گا تو میں یہاں چھپ کر پہلے سے موجود رہوں اور انہیں بے ہوش کر کے پھر ہم یہاں سے نکل جائیں گے لیکن جیسے ہی میں اس کمرے میں پہنچا تو وہاں شاگل اور امر سنگھ کو دروازے کی طرف مڑتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اور وہ دونوں بے ہوش ہو گئے۔ میں باہر گیا تو دو آدمی جو باہر

موجود تھے وہ بھی صحن میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ساجن نے انہیں بے ہوش کر دیا تھا۔ میں نے ساجن اور ماسٹر کو بیرونی چیکنگ کے لئے بھیج دیا اور خود واپس اس تہہ خانے میں آ گیا لیکن اس کے ساتھ ہی مجھے خیال آ گیا کہ امر سنگھ ہوش میں آتے ہی اس تہہ خانے کو تلاش کر لے گا اس لئے یا تو انہیں ہلاک کر دیا جائے یا پھر کسی طرح ان کے یہاں سے چلے جانے کا پلان بنایا جائے۔ چنانچہ میں نے ٹرانسمیٹر پر مادام ریکھا کو کال کر کے انہیں ساری تفصیل بتائی اور انہیں کہا کہ وہ شاگل کو کہہ دیں کہ ان کے آدمی آپ لوگوں کو لے کر دارالحکومت پہنچ رہے ہیں۔ اس طرح وہ یقیناً ناکام ہو کر واپس چلے جائیں گے اور ہم آپ سب کو اٹھا کر لے جائیں گے اور ایسے ہی ہوا اور شاگل اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلا گیا"...... دلیپ سنگھ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے عقب میں کھٹک کی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے گھوما ہی تھا کہ یکلخت بجلی کی سی تیزی سے ایک سائیڈ پر ہٹ گیا اور دلیپ سنگھ جس نے اچانک اچھل کر عمران پر حملہ کر دیا تھا چیختا ہوا منہ کے بل سیدھا فرش پر جا گرا۔ اسی لمحے ساجن اور ماسٹر خلا سے نمودار ہوئے ہی تھے کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا دلیپ سنگھ اس کے دونوں ہاتھوں پر اٹھتا ہوا فضا میں کسی پرندے کی طرح سیدھا ان دونوں سے جا ٹکرایا اور وہ تینوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیختے ہوئے سیڑھیوں پر گرے اور پھر لڑھکتے ہوئے نیچے

گرے تھے۔ نیچے گرتے ہی دلیپ سنگھ اور ایک آدمی نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی دلیپ سنگھ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کی لات گھومی اور دوسرا آدمی لات کی ضرب کھا کر چیختا ہوا دوبارہ نیچے گرا جبکہ دلیپ سنگھ اب قریب ہی منہ نیچے کئے پڑا ہوا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور ایک بار پھر اس کا بازو گھوما اور لات کی ضرب کھا کر گرنے والا آدمی عمران کی کھڑی ہتھیلی کی ضرب کھا کر چیختا ہوا نیچے گرا اور پھر اٹھ نہ سکا جبکہ سیڑھیوں پر گر کر دوبارہ نہ اٹھنے والا آدمی پہلے ہی گرنے کی وجہ سے گردن تڑوا چکا تھا اس لئے وہ ویسے ہی بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ تینوں آدمی تربیت یافتہ تھے اور عمران کے لئے ان تینوں سے بیک وقت نمٹنا مسئلہ بن گیا تھا۔ دراصل اسے یہ اندازہ نہیں تھا کہ ساجن اور ماسٹر اتنی جلدی واپس آ جائیں گے ورنہ وہ پہلے ہی اس کا بندوبست کر لیتا۔ اس نے پہلے ان تینوں کی موت کی تصدیق کی اور پھر وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ دیوار کی جڑ میں پیر مار کر اس نے دیوار کو درمیان سے ہٹایا۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جہاں وہ پہلے موجود تھے اور انہیں اچانک بے ہوش کر دیا گیا تھا۔ انہیں چونکہ یہ کوٹھی خالی ملی تھی اس لئے وہ اس کے اندر پہنچ گئے تھے اس لئے عمران کے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس نواحی علاقے میں بنے ہوئے اس کوٹھی نما مکان میں

تہہ خانے بھی موجود ہوں گے اور دیواروں کے پھٹنے کا اس قدر جدید سسٹم بھی ہو سکتا ہے ورنہ وہ پہلے ہی اس سارے سسٹم کو چیک کر چکا ہوتا اور ایسی صورت میں وہ آسانی سے مار نہ کھا سکتا تھا۔ اس کمرے سے نکل کر وہ ایک راہداری سے ہوتا ہوا بیرونی برآمدے میں پہنچا تو سامنے صحن کے ایک طرف ایک بڑا ہیلی کاپٹر کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر پر پاور ایجنسی کے الفاظ لکھے ہوئے نمایاں طور پر نظر آ رہے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر ہیلی کاپٹر کا اندرونی جائزہ لیا اور پھر واپس اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اسی راستے سے جس سے وہ باہر آیا تھا اس تہہ خانے میں پہنچ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے لیکن ان سب کے جسموں میں ہوش میں آنے کے تاثرات اب نمایاں ہو رہے تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ کافی وقت گزر جانے کی وجہ سے وہ ہوش میں آ رہے ہیں۔ چنانچہ اس نے آگے بڑھ کر باری باری ان کے ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر کے انہیں فوری ہوش میں لے آنے کی کارروائی شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے وہ سب ہوش میں آ گئے اور ظاہر ہے ہوش میں آنے کے بعد ان سب نے انتہائی حیرت کا اظہار کیا تو عمران نے انہیں اب تک ہونے والی تمام کارروائی کی تفصیل بتا دی تو حیرت کی شدت سے ان سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو جاتی ہے کہ یہ لوگ کریڈٹ کے چکر میں پڑ جاتے ہیں ورنہ نجانے ہمارے ساتھ کیا ہو

جاتا"...... صفدر نے کہا۔

" مارنے والے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہے صفدر۔ آؤ اب پاور ایجنسی کا ہیلی کاپٹر ہمارے ہاتھ لگ گیا ہے اس لئے اب یہ ہمیں ناپال کی سرحد تک پہنچا دے گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر فضا میں بلند ہو چکے تھے اور ہیلی کاپٹر پوری رفتار سے اڑتا ہوا ناپال کی سرحد کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس بار مطمئن انداز میں بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ شاگل اور اس کے آدمی ظاہر ہے یہاں سے واپس جا چکے تھے کیونکہ شاگل کو بتا دیا گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی دارالحکومت پہنچ چکے ہیں جبکہ ریکھا اور کاشی اس لئے مطمئن ہوں گی کہ دلیپ سنگھ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر دارالحکومت پہنچنے ہی والا ہو گا اور اس طرح میدان مکمل طور پر صاف تھا اور وہ آسانی سے اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے ناپال کی سرحد تک پہنچ سکتے تھے جہاں سے ان کے لئے سرحد پار کر لینا اس قدر مشکل ثابت نہ ہو سکتی تھی جتنی انہیں وہاں پہنچنے میں مشکلات پیش آ رہی تھیں۔

" عمران صاحب۔ کیا آپ نے پہلے کبھی اس طرف سے سرحد کراس کی ہے"...... اچانک صفدر نے پوچھا۔

" تمہارا کیا خیال ہے کہ میں اس سرحد پر اسمگلنگ کا دھندہ کرتا رہتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" میرا مطلب تھا کہ آپ کو کس طرح معلوم ہو گا کہ سرحد آ گئی ہے۔ اب وہاں باقاعدہ بورڈ تو نہیں لگے ہوئے ہوں گے"۔ صفدر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" فکر مت کرو۔ سرحدی محافظ ہمیں خود ہی کال کر لیں گے"۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اس انداز میں ہونٹ بھینچ لئے جیسے اسے احساس ہو گیا ہو کہ اس نے انتہائی بچگانہ بات کی ہے۔ ابھی ان کا سفر جاری تھا کہ اچانک ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں سنائی دینے لگیں۔

" لو بھئی آ گئی سرحدی محافظوں کی کال"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ ریکھا کالنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے ریکھا کی آواز سنائی دی تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

" دلیپ سنگھ بول رہا ہوں مادام۔ اوور"...... عمران نے دلیپ سنگھ کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" تم کیا کر رہے ہو۔ اب تک تم دارالحکومت نہیں پہنچے۔ اوور"...... ریکھا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" ہیلی کاپٹر خراب ہو گیا ہے مادام۔ میں ساجن اور ماسٹر تینوں اسے ٹھیک کرنے میں مصروف ہیں۔ آپ بے فکر رہیں ہم جلد ہی پہنچ جائیں گے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔ اس نے جان بوجھ کر دلیپ سنگھ کے دوسرے ساتھیوں کے نام لے دیئے تھے تاکہ ریکھا

پوری طرح مطمئن ہو جائے۔

"کیا خرابی ہو گئی ہے اس میں۔ اوور"...... ریکھا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اس کا کنکٹنگ راڈ خراب ہو گیا ہے۔ اوور"...... عمران نے جان بوجھ کر ایک فرضی پرزے کا نام اسے بتا دیا۔

"کیا تم اسے ٹھیک کر لو گے یا میں دوسرا ہیلی کاپٹر بھیجوں کیونکہ تمہاری وجہ سے شاگل کو مجھے بتانا پڑا ہے اور شاگل دارالحکومت پہنچ بھی چکا ہے اور کسی بھی لمحے وہ صدر صاحب کو شکایت کر سکتا ہے اور مجھے بہر حال اس کے صدر صاحب تک پہنچنے سے پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ان کے سامنے لے جانی ہوں گی۔ اوور"۔ ریکھا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"بس جیسے ہی یہ راڈ ٹھیک ہوا ہم چند منٹ میں پہنچ جائیں گے۔ ایسے میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب ان کی لاشیں ہیلی کاپٹر میں پڑی ہوئی ہیں۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اچھا کیا۔ ٹھیک ہے۔ جلدی پہنچو۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کچھ دیر تک خاموش رہنے کے بعد کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی چونکہ رابطہ ختم ہو گیا تھا اس لئے عمران نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ہیلی کاپٹر بدستور پوری رفتار سے اڑا چلا جا رہا تھا لیکن ابھی وہ تھوڑا ہی آگے گئے ہوں گے کہ ٹرانسمیٹر ایک بار پھر جاگ اٹھا اور

عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ بارڈر سیکورٹی فورس ہیڈ کوارٹر۔ کون چلا ہے ہیلی کاپٹر۔ کہاں جانا ہے۔ اوور"...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"دلیپ سنگھ بول رہا ہوں۔ ڈپٹی چیف آف پاور ایجنسی۔ انتہائی اہم مشن ہے۔ مداخلت بند کرو۔ سپیشل مشن۔ اوور"...... عمران نے ایک بار پھر دلیپ سنگھ کی آواز میں لیکن بلند لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہیلی کاپٹر نیچے اتارو ورنہ ہٹ کر دیا جائے گا۔ ہم قانون کے مطابق ہیلی کاپٹر کو چیک کریں گے۔ اوور"...... دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا۔

"تم کون بول رہے ہو۔ نانسنس۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ پاور ایجنسی کیا ہے اور اس کے کیا اختیارات ہیں۔ نانسنس۔ اوور"...... عمران نے دلیپ سنگھ کی آواز اور لہجے میں چیختے ہوئے جواب دیا۔

"یس کمانڈر دلجیت بول رہا ہوں۔ مجھے پاور ایجنسی کے بارے میں بھی علم ہے اور اس کے اختیارات کے بارے میں بھی۔ لیکن دو روز پہلے خصوصی احکامات دیئے گئے ہیں کہ بغیر چیکنگ کے کسی ہیلی کاپٹر کو بھی کراس نہ ہونے دیا جائے۔ صرف چند منٹ لگیں گے لیکن حکم عدولی کی صورت میں ہم آپ کے ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی ہٹ کر دینے پر مجبور ہوں گے۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت

لہجے میں کہا گیا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے۔ ہماری رہنمائی کرو کہ ہم نے کہاں اترنا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

" ٹھیک ہے لیکن ہمیں جلد فارغ کیا جانا ضروری ہے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اس طرح تو ہم پھنس جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

" اس کمانڈر کے تعلقات بہرحال ناپال کے سرحدی کمانڈر سے ہوں گے اس لئے اس کمانڈر کو کور کر کے ہم زیادہ اطمینان سے سرحد پار کر جائیں گے ورنہ واقعی ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی تباہ کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن وہاں مسلح افراد کی خاصی تعداد موجود ہو گی اور ہمارے پاس تو اسلحہ بھی نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

" جب خاصی تعداد خود ہی کہہ رہی ہو تو فکر کس بات کی۔ اسلحہ ان سے مل جائے گا۔ البتہ صرف اس کمانڈر کو زندہ رکھنا ہے باقیوں کو نہیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

تقریباً دس منٹ کی پرواز کے بعد عمران نے ہیلی کاپٹر کی نہ صرف رفتار آہستہ کر دی بلکہ اس کی بلندی بھی کم کرنا شروع کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں درختوں کے دو جھنڈوں کے درمیان ایک بڑا سا احاطہ نظر آنے لگ گیا جس کے چاروں کونوں میں باقاعدہ سرچ ٹاور

بنے ہوئے تھے جبکہ اینٹی ایئر کرافٹ گنیں بھی نصب تھیں۔ چند لمحوں بعد عمران نے ہیلی کاپٹر احاطے کے اندر ایک سائیڈ پر اتار دیا۔

" آؤ اب ان سے دو دو ہاتھ کر لیں"...... عمران نے کہا اور ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آیا۔ اس کے نیچے اترتے ہی اس کے سارے ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے عمارت کی طرف سے دو آدمی تیز تیز قدم اٹھاتے باہر آئے اور اسی رفتار سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے جبکہ برآمدے کے سامنے مشین گنوں سے مسلح چار افراد موجود تھے اور ان سب کے جسموں پر بارڈر سیکورٹی فورس کی مخصوص کمانڈوز ٹائپ یونیفارم موجود تھی۔

" میرا نام کمانڈر دلجیت ہے"...... آگے آنے والے نے قریب آ کر تیز لہجے میں کہا۔

" میرا نام دلیپ سنگھ ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہمارا تعلق پاور ایجنسی سے ہے۔ آپ نے چیکنگ کرنی ہے وہ جلد از جلد کر لیں"...... عمران نے دلیپ سنگھ کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" آپ اندر چلیں۔ آپ کے بارے میں ہیڈ کوارٹر سے تصدیق کرائی جائے گی۔ اس کے بعد آپ کو واپسی کی اجازت مل سکتی ہے"۔ کمانڈر دلجیت نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ چلیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس کمانڈر دلجیت کے ساتھ چلتے ہوئے اندرونی عمارت

کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ولیت انہیں ایک کمرے میں لے آیا جہاں کرسیاں موجود تھیں۔

"آپ بیٹھیں۔ میں آپ کے ہیڈ کوارٹر سے بات کرتا ہوں۔ اس دوران آپ کا ہیلی کاپٹر بھی چیک ہو جائے گا"...... کمانڈر ولیت نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"ہوشیار رہو۔ مجھے یہ سب کارروائی مصنوعی معلوم ہو رہی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ اچانک چھت سے چٹک کی آواز سنائی دی اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے چھت کی طرف دیکھا۔ چھت کے تقریباً درمیان میں ایک نیلے رنگ کا بلب جلتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد چٹ کی آواز کے ساتھ بلب بجھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن ابھی وہ دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی ایک فوجی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس نے اندر داخل ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ایک کیپسول کو فرش پر دے مارا۔ اس کے انداز میں بے حد پھرتی تھی اور شاید اس نے اس لئے یہ خیال بھی نہ کیا تھا کہ اندر موجود افراد کی تعداد کتنی ہے اور ایک آدمی کم کیوں نظر آ رہا ہے کیونکہ عمران تو اس کے عقب میں دروازے کی اوٹ میں کھڑا تھا۔ کیپسول پھینکتے ہی وہ آدمی تیزی سے واپس مڑا ہی تھا کہ عمران کا بازو حرکت میں آیا اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل نیچے گرا اور

پھر ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا جبکہ عمران نے پہلے ہی اپنا سانس روک رکھا تھا اور اس نے یہ تمام کارروائی بھی سانس روکے ہوئے کی تھی۔ وہ آدمی جس نے کیپسول پھینکا تھا اس نے ظاہر ہے خود بھی سانس روک رکھا تھا لیکن عمران نے اسے جس انداز میں اچھال کر پھینکا تھا وہ بے اختیار سانس لینے پر مجبور ہو گیا تھا اور گیس کے اثرات کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا۔ عمران تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر آ گیا۔ یہ ایک راہداری تھی جس میں کمروں کے دروازے تھے اور ایک دروازے سے کمانڈر ولیت کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ وہ شاید ٹرانسمیٹر پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ عمران تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے دراصل باہر موجود مسلح افراد کی فکر تھی لیکن وہ پہلے اس کمانڈر ولیت کو کور کر لینا چاہتا تھا۔

"یس مادام۔ وہ لوگ گیس سے بے ہوش کر دیئے گئے ہیں۔ اوور"...... کمانڈر ولیت کی آواز سنائی دی۔

"تم انہیں گولیوں سے اڑا دو۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ اوور"...... ریکھا کی تیز آواز سنائی دی۔

"سوری مادام۔ میں قانوناً ایسا نہیں کر سکتا۔ جب تک مجھے تحریری احکامات نہیں دیئے جاتے میں ایسا نہیں کر سکتا۔ ویسے یہ لوگ چار گھنٹوں سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتے۔ اوور"...... کمانڈر ولیت کی آواز سنائی دی۔

"اوکے۔ تم ان کا خیال رکھنا۔ میں خود پہنچ رہی ہوں۔ اوور اینڈ

آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی آوازیں آنا بند ہو گئیں تو عمران اچھل کر کمرے میں داخل ہوا تو اسی لمحے کمانڈر ولیت کرسی سے اٹھ رہا تھا۔ سامنے میز پر ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا اور یہ کمرہ کسی آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"تم۔ تم۔ کیا مطلب"...... کمانڈر ولیت نے ایک جھٹکے سے سیدھے ہوتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ فضا میں اچھلا اور قلابازی کھا کر چیختا ہوا میز کی سائیڈ میں فرش پر ایک دھماکے سے جا گرا۔ عمران نے اسے گردن سے پکڑ کر مخصوص انداز میں اچھال دیا تھا۔ نیچے گرتے ہی کمانڈر ولیت نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ انتہائی تیزی سے مسخ ہوتا چلا جا رہا تھا۔ عمران نے اسے مخصوص انداز میں اچھالا تھا جس کی وجہ سے اس کی گردن میں بل آ گیا تھا اور اس کا سانس رک گیا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جھک کر ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھا اور پھر اس نے اس کے سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر گھمایا تو کمانڈر ولیت کا مسخ ہوتا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا سیدھا ہوا ہی تھا کہ اس کی نظریں میز پر پڑے ہوئے ایک مشین پسٹل پر پڑ گئیں۔ اس نے مشین پسٹل اٹھایا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل کر وہ راہداری سے گزرتا ہوا بیرونی برآمدے میں آ گیا۔ وہاں دو مسلح افراد خاموش کھڑے تھے۔ وہ

شاید دروازہ کھلنے کی آواز سن کر مڑے ہی تھے کہ عمران نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور پھر چند لمحوں تک تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے اور عمران تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا دوبارہ اس کمرے میں گیا جہاں کمانڈر ولیت بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران نے اس آفس کی تلاشی لینا شروع کر دی اور چند لمحوں بعد وہ ایک الماری سے وہ بوتل برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا جو بے ہوش کر دینے والی گیس کا اینٹی تھی۔ عمران کو یقین تھا کہ اگر ان لوگوں کے پاس بے ہوش کر دینے والے کیپسول موجود ہیں تو پھر لازماً اس کا اینٹی بھی موجود ہو گا۔ بوتل جیب میں ڈال کر اس نے کمانڈر ولیت کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور اسے اٹھا کر وہ اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں اس کے ساتھی ابھی تک بے ہوشی کے عالم میں موجود تھے۔ کمانڈر ولیت کو عمران اس لئے ساتھ لے آیا تھا کہ وہ گیس سے بے ہوش نہ تھا اس لئے کسی بھی وقت وہ ہوش میں آ سکتا تھا اس لئے عمران اسے اس وقت تک نظروں میں رکھنا چاہتا تھا جب تک اس کے ساتھی ہوش میں نہیں آ جاتے۔ کمانڈر ولیت کو نیچے فرش پر ڈال کر اس نے جیب سے وہ بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے باری باری اس کا دہانہ اپنے ساتھیوں کی ناک سے لگانا شروع کر دیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ سب ایک ایک کر کے ہوش میں آتے چلے گئے۔ البتہ عمران نے اس فوجی کو ہوش نہ دلایا تھا جس نے اندر آ کر کیپسول فرش پر مارا تھا۔

"آخر یہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے"...... ہوش میں آنے کے بعد جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب۔ اس بار واقعی ہمارے ستارے کسی مخصوص گرداب میں پھنس گئے ہیں۔ اب بھلا ان سرحدی سیکورٹی فورس والوں کو کیا فائدہ تھا ہمیں اس طرح بے ہوش کرنے کا"...... صفدر نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اس کمانڈر دلجیت نے ہم سے ٹرانسمیٹر پر بات کرنے کے بعد ریکھا سے بات کی ہے اور اسی کے کہنے پر ہمارے خلاف کارروائی کی جا رہی ہو گی۔ بہرحال اب یہ کمانڈر بتائے گا۔ تم یہاں سے اسلحہ تلاش کرو اور پھر باہر کا خیال رکھو۔ یہ بارڈر سیکورٹی فورس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ باہر یقیناً ان کے آدمی موجود ہوں گے جو آتے جاتے رہتے ہوں گے۔ بہرحال جو نظر آئے اسے اڑا دو اور ہاں وہ ریکھا یہاں پہنچ رہی ہے اس کا خیال رکھنا"...... عمران نے کہا۔

" ریکھا۔ وہ یہاں پہنچ رہی ہے۔ وہ کیسے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا تو عمران نے کمانڈر دلجیت کی ریکھا سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

" عمران صاحب۔ آپ شاگل کو کال کر کے اسے بتا دیں تاکہ وہ بھی ریکھا کے ساتھ ساتھ یہاں پہنچ جائے"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔ عمران نے دوبارہ کمانڈر دلجیت کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر وہ اسے لئے ہوئے اس کے آفس

میں پہنچ گیا۔ اس نے کمانڈر دلجیت کو ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کھڑکی کا پردہ اتارا اور اسے پھاڑ کر اس کی رسی بنائی اور کمانڈر دلجیت کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں باندھ کر باقی رسی سے اس نے اس کے جسم کو کرسی سے باندھ دیا۔ اس کے بعد اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب کمانڈر دلجیت کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد ہی کمانڈر دلجیت نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا تھا۔

" یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے"۔ کمانڈر دلجیت نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اس لئے کہ تم جیسے احمق کو یہاں کمانڈر بنا دیا گیا ہے۔ جب تمہیں معلوم ہے کہ ہمارا تعلق پاور ایجنسی سے ہے تو اس کے باوجود تم نے ہمیں گیس سے بے ہوش کرنے کی کوشش کی ہے"۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" وہ۔ وہ تو تمہاری چیف نے حکم دیا تھا"...... کمانڈر دلجیت نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" تم نے مادام ریکھا سے بات کی تھی۔ تمہارا اس سے کیا تعلق ہے جبکہ تم بارڈر سیکورٹی میں ہو اور بارڈر سیکورٹی کا کوئی تعلق

ایجنسیوں سے نہیں ہوتا"...... عمران نے کہا۔

"میں نے نہیں مادام ریکھا نے مجھے کال کیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ انتہائی خطرناک پاکیشیائی ایجنٹ پاور ایجنسی کا ہیلی کاپٹر لے کر سرحد پار کرنا چاہتے ہیں اور میں اس ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی تباہ کر دوں لیکن میں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا جس پر اس نے مجھے کہا کہ میں تم لوگوں کو بے ہوش کر دوں جس پر میں نے وعدہ کر لیا کیونکہ میرے پاس ایسے کیپسول موجود تھے۔ پھر میں نے تم سے ٹرانسمیٹر پر بات کی تو مجھے یقین آگیا کہ تم واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ چنانچہ میں نے یہاں تمہیں بے ہوش کر دینے کے انتظامات کئے اور پھر مادام ریکھا کو اطلاع دی۔ مادام ریکھا نے مجھے تم لوگوں کو بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کرنے کا حکم دیا لیکن میں نے انکار کر دیا۔ اب وہ خود یہاں آ رہی ہیں تمہیں ہلاک کرنے"...... کمانڈر وجیت نے خود ہی ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے ہم پر پہلی کال کے وقت ہی شک پڑ گیا تھا یا پھر اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ہمارے ہیلی کاپٹر کا رخ سرحد کی طرف ہے۔ بہرحال کمانڈر وجیت اب اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو بتاؤ کہ سرحد پار ناپال بارڈر سیکورٹی فورس کا کمانڈر کون ہے اور اس سے تمہارے تعلقات کیسے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اس کا نام کمانڈر ڈیسی ہے لیکن میری اس سے نہیں بنتی۔ کیونکہ بعض اوقات غلطی سے ہمارے آدمی سرحد کراس کر جاتے

ہیں۔ ایک بار ڈیسی نے ہمارے دو آدمی ہلاک کر دیئے تھے جس کے بعد میں نے اپنے آدمیوں کا انتقام لینے کے لئے اس کے چار آدمی اس کی سرحد کے اندر جا کر مروا دیئے۔ تب سے ہماری نہیں بنتی"۔ کمانڈر وجیت نے جواب دیا۔

"اس کی ٹرانسمیٹر فریکونسی کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"سوری۔ میں نہیں بتا سکتا"...... کمانڈر وجیت نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم نے ہمیں ہلاک کرنے سے انکار کیا تھا اس لئے تم زندہ نظر آ رہے ہو کمانڈر وجیت۔ ورنہ یہاں موجود تمہارے سب آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو جو میں پوچھ رہا ہوں اس کا درست جواب دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں فوجی ہوں اور ملک سے غداری نہیں کر سکتا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ سرحد کراس کرنا چاہتے ہو اور تم نے کافرستان کی انتہائی اہم ترین لیبارٹری تباہ کر دی ہے اس لئے میں تم سے کوئی تعاون نہیں کر سکتا"...... کمانڈر وجیت نے انتہائی حتمی انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں خود تلاش کر لوں گا۔ تم چھٹی کرو"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تم واقعی مجھے گولی مار دو گے۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں"...... کمانڈر دلجیت نے یکلخت خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"آخری چانس ہے تمہارے پاس۔ بولو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو کمانڈر دلجیت نے فریکونسی بتادی۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور سامنے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر وہ کمرے سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بیرونی برآمدے میں پہنچ گیا۔ وہاں جولیا اور صالحہ موجود تھیں۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے کہا۔

"تنویر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ باہر موجود ہے۔ کیوں"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"دو آدمی ہلاک کرانے تھے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں بے اختیار ہنس پڑیں۔

"تم نے تنویر کو جلاد کا عہدہ دے رکھا ہے شاید"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں اس کی سخت دلی اور سفاکی تم پر ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بھی ایک نفسیاتی طریقہ ہے رقیب روسیاہ۔ مم۔ میرا مطلب ہے رقیب روسفید کو راستے سے ہٹانے کا"...... عمران نے کہا۔

"حالانکہ مجھے تو سخت دل اور سفاک لوگ زیادہ پسند ہیں شیروں کی طرح۔ بھیڑوں سے تو مجھے نفرت ہے"...... جولیا نے شرارت بھرے لہجے میں جواب دیا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"ارے۔ پھر تنویر کو بتانا پڑے گا کہ تم ایسی ہو۔ اس طرح بھی تو وہ راستے سے ہٹ سکتا ہے"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا اور ایک بار پھر جولیا اور صالحہ دونوں ہنس پڑیں۔ اسی لمحے تنویر چھوٹے پھاٹک سے اندر داخل ہوا۔

"اوہ۔ تم یہاں کھڑے گپیں ہانک رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کیا ہم نے سرحد کراس نہیں کرنی"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ شاید اس نے جولیا اور صالحہ کو ہنستے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

"اماں بی کا حکم ہے کہ اخلاقیات کی سرحد کسی صورت کراس نہ کی جائے"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری اماں بی نے واقعی تمہیں درست نصیحت کی ہے ورنہ تم اب تک نجانے کتنی بار میرے ہاتھوں مارے جا چکے ہوتے"۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دیکھا تم نے جولیا۔ میرا انتخاب غلط تو نہیں ہے۔ تنویر فطری طور پر جلاد واقع ہوا ہے"...... عمران نے ایسے انداز میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا جیسے وہ اس سے اپنی بات کی تصدیق کرانا چاہتا ہو۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"باتیں بعد میں ہوں گی تنویر۔ ایک فوجی اس کمرے میں بے ہوش پڑا ہوا ہے جس نے ہمیں بے ہوش کیا تھا اور دوسرا کمانڈر دلجیت اپنے آفس میں کرسی سے بندھا بیٹھا ہے۔ ان دونوں کا جا کر خاتمہ کر دو کیونکہ ریکھا کسی بھی لمحے یہاں پہنچنے والی ہے اور میں

نہیں چاہتا کہ اس کے آنے پر یہ لوگ ہمارے لئے کوئی مسئلہ بن سکیں"...... عمران نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا"...... تنویر نے اچھلتے ہوئے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔

"اب تو تمہیں یقین آ ہی گیا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جولیا سے کہا اور اس بار جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم درست کہہ رہے ہو لیکن اگر واقعی ریکھا آ رہی ہے تو ہمیں اس کے آنے سے پہلے یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ تمہیں اب کس بات کا انتظار ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میں ریکھا کو ساتھ لے جانا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ایسا نہ ہو کہ ہم کسی اور چکر میں الجھ جائیں اس لئے میرا خیال ہے کہ اس کے آنے سے پہلے نکل چلیں"...... جولیا نے کہا۔

"جولیا ٹھیک کہہ رہی ہے عمران صاحب۔ ریکھا پاور ایجنسی کی چیف ہے۔ اسے بھی معلوم ہے کہ یہ سیکورٹی فورس ہم پر آسانی سے قابو نہ پاسکے گی اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ فوج کے بھاری دستے کو یہاں چڑھا لائے اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں سے روانہ ہو جانا چاہئے"...... صالحہ نے کہا تو عمران کے چہرے پر سوچ کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر پر وہ فریکونسی ایڈجسٹ کی جو اسے کمانڈر دلیت نے بتائی تھی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کمانڈر دلیت کالنگ۔ اوور"...... عمران نے کمانڈر دلیت کی آواز اور لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کمانڈر ڈیسی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ہی ٹرانسمیٹر پر ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی لہرا گئی تھی۔

"کمانڈر ڈیسی۔ پاکیشیا کا پرنس آف ڈھمپ تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔ اوور"...... عمران نے کمانڈر دلیت کے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ پرنس آف ڈھمپ اور کافرستان میں۔ کیا کہہ رہے ہو۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ ابھی تک ڈے ہی ہو۔ نائٹ نہیں بنے۔ کیوں۔ اوور"۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پرنس آپ۔ اوہ۔ آپ کہاں موجود ہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے حیرت کی شدت سے اس کا گلا بند ہونے کے قریب ہو گیا ہو۔

"میں اس وقت کمانڈر دلیت کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہوں۔ پاور ایجنسی اور کافرستان سیکرٹ سروس کے لوگ پاگل کتوں کی طرح ہمارا پیچھا کر رہے ہیں۔ اگر تم اجازت دو تو ہم پاور ایجنسی کے ہیلی کاپٹر پر تمہارے پاس پہنچ جائیں۔ شرط وہی ہو گی کہ تمہیں دعوت کھلانا پڑے گی۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔اوہ۔آپ کے لئے تو جان بھی حاضر ہے۔جلدی آئیں۔میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی بے چین لہجے میں کہا گیا۔

"پہلے اپنے آدمیوں کو تو ہدایات دے دو۔ایسا نہ ہو کہ جیسے ہی ہمارا ہیلی کاپٹر سرحد پار کرے سائیں کی آواز سے میزائل اسے لگے اور ہم سب تمہاری دعوت کھانے سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جائیں۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔اوہ۔آپ آجائیں۔بے فکر ہو کر آجائیں۔یہاں آپ کا کھلے ہاتھوں استقبال ہو گا۔جلدی آئیں۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ہم آرہے ہیں باقی باتیں بعد میں۔اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"جلدی کرو ہیلی کاپٹر میں سوار ہو جاؤ۔یہ تو قدرت کو ہم پر رحم آ گیا ہے کہ اس نے خود ہی راستہ بنا دیا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کا ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے اڑتا ہوا ناپال کی سرحد کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا اور ان سب کے چہروں پر انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

شاگل اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا تو شاگل نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"کیا بات ہے"...... شاگل نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ایک انتہائی اہم اور چونکا دینے والی اطلاع ملی ہے"۔ نوجوان نے میز کے قریب آکر بڑے پراسرار سے لہجے میں کہا۔

"کیا۔کیسی اطلاع"...... شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔پاکیشیائی ایجنٹ پاور ایجنسی کے ہاتھوں سے بھی نکل گئے ہیں"...... نوجوان نے کہا۔

"اوہ۔اوہ۔کیسے۔اوہ کس طرح۔تفصیل بتاؤ"...... شاگل نے اس طرح اچھلتے ہوئے کہا جیسے اچانک کرسی میں الیکٹرک کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

"باس۔پاور ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں ہمارے آدمی نے اطلاع

دی کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں ابھی تک واپس نہیں آئیں اور مادام ریکھا اس سلسلے میں بے حد پریشان ہے اور اس نے بارڈر سیکورٹی فورس کے کمانڈر دلجیت کو کال کر کے کہا ہے کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی تباہ کر دے جس پر اس کمانڈر نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد مادام ریکھا نے اسے کہا کہ وہ انہیں بے ہوش کر دے جس کی حامی اس کمانڈر نے بھر لی۔ پھر اس کمانڈر دلجیت کی طرف سے اطلاع ملی کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو بے ہوش کر دیا ہے۔ اس کے بعد مادام ریکھا اور کاشی دونوں اپنے ساتھ دس مسلح افراد لے کر وہ ہیلی کاپٹر پر وہاں کے لئے روانہ ہو گئیں۔ یہ اطلاع ملنے پر میں چونک پڑا اور میں نے مزید تفصیلات معلوم کیں تو پتہ چلا کہ پاور ایجنسی کے ہیلی کاپٹر پر پاکیشیائی ایجنٹوں نے قبضہ کر لیا اور وہ اس ہیلی کاپٹر پر ناپال کی سرحد کی طرف جا رہے ہیں کہ مادام ریکھا نے ٹرانسمیٹر کال کی اور وہاں اس کے آدمی دلیپ سنگھ نے کال سنڈ کی لیکن مادام ریکھا اس گفتگو سے مشکوک ہو گئی۔ چنانچہ اس نے بارڈر سیکورٹی فورس کے کمانڈر دلجیت سے بات کی تو پتہ چلا کہ ہیلی کاپٹر فیروزہ سے واپس دارالحکومت آنے کی بجائے ناپال کی سرحد کی طرف جا رہا ہے اس کے بعد ان کے درمیان وہ گفتگو ہوئی جو میں نے پہلے آپ کو بتائی ہے۔ اس کے بعد میں نے وہاں اپنے بھائی کو کال کیا۔ میرا بھائی وہاں کام کرتا ہے۔ اس کی ڈیوٹی مین ہیڈ کوارٹر کی بجائے وہاں سے کچھ فاصلے پر موجود ایک خفیہ اڈے پر ہے۔ میں نے

اسے کہا کہ وہ ہیڈ کوارٹر سے معلوم کر کے حالات مجھے بتائے۔ چنانچہ ابھی ابھی اس کی کال آئی ہے کہ وہاں قتل عام ہو چکا ہے۔ کمانڈر دلجیت کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور ہیلی کاپٹر ناپال کی سرحد کی طرف جاتا دیکھا گیا ہے جس پر میرے بھائی نے جو اسسٹنٹ کمانڈر ہے ناپال کے بارڈر کمانڈر ڈیسی سے بات کی تو ڈیسی نے بتایا کہ اس ہیلی کاپٹر پر اس کا پرانا دوست پرنس آف ڈھمپ آ رہا ہے اور اس نے اس کی اجازت دے دی ہے اور اب تک وہ بہرحال وہاں پہنچ چکے ہوں گے"...... آنے والے نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آخرکار وہ سرحد کراس کر لینے میں کامیاب ہو ہی گئے۔ ویری بیڈ"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اگر آپ کہیں تو ان کو وہاں سے واپس بھی لایا جا سکتا ہے"...... آنے والے نے کہا تو شاگل ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا کیپٹن ونود۔ ہم نے ہر ممکن کوشش کر لی کہ وہ کسی طرح زندہ سلامت سرحد نہ کراس کر سکیں اور اب جبکہ وہ سرحد کراس کر چکے ہیں اب انہیں کیسے واپس لایا جا سکتا ہے"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ اب وہ پوری طرح مطمئن ہو چکے ہیں اس لئے اب آسانی سے انہیں ٹریپ کیا جا سکتا ہے"...... کیپٹن ونود نے کہا۔

"کیسے۔ آخر کیسے۔ مجھے بتاؤ"...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ کمانڈر ڈیسی انہیں زیادہ سے زیادہ ناپال کے قریبی شہر ساگری تک پہنچا دے گا۔ ساگری سے یہ لوگ لازماً بڑے شہر سالانگ پہنچیں گے۔ سالانگ سے انہیں چارٹرڈ طیارے بھی پاکیشیا کے لئے مل سکتے ہیں اور دوسری ہوائی سروس بھی اس لئے اگر انہیں ساگری سے اغوا کر لیا جائے تو بڑی آسانی سے چھولی کے راستے انہیں واپس کافرستان لایا جا سکتا ہے کیونکہ ساگری میں ایک ایسا گروپ موجود ہے جو حکومت ناپال کے خلاف کام کر رہا ہے اور حکومت کافرستان اس کی سرپرستی کر رہی ہے۔ میرا مطلب ہے واشو گروپ"۔ کیپٹن ونود نے کہا۔

"واشو گروپ کیا رقم لے کر یہ کام کر لے گا لیکن اس سے رابطہ کیسے ہو گا"...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ واشو گروپ کے چیف کا نام تارشاک ہے اور تارشاک سے میری بہت اچھی واقفیت ہے کیونکہ میں سیکرٹ سروس میں آنے سے پہلے ملٹری انٹیلی جنس کے سپلائی سیکشن میں تھا اور ناپال حکومت کے خلاف اس واشو گروپ کو اسلحہ حکومت کافرستان سپلائی کرتی رہتی ہے اس لئے تارشاک یہ کام بغیر کسی لالچ کے کر دے گا۔ صرف اسے یہ یقین دلانا پڑے گا کہ اگر وہ یہ کام کر دے تو اسے ڈبل اسلحہ سپلائی کر دیا جائے گا"...... کیپٹن ونود نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ اوہ۔ تم تو بہت کام کے آدمی ہو کیپٹن ونود۔ ٹھیک ہے اگر تم یہ کام کر ڈالو تو میں تمہیں سیکرٹ سروس

میں اپنا نمبر ٹو بنا لوں گا"...... شاگل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے پاس تارشاک کی خفیہ ذاتی فریکونسی موجود ہے۔ آپ اس فریکونسی پر اس سے ابھی اور اسی وقت بات بھی کر سکتے ہیں تاکہ وہ لوگ فوری حرکت میں آجائیں"...... کیپٹن ونود نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ تم تو انمول آدمی ہو۔ بیٹھو۔ بیٹھ جاؤ۔ تم کھڑے کیوں ہو۔ بیٹھ جاؤ"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اسے میز پر رکھ دیا۔

"شکریہ باس"...... کیپٹن ونود نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کیپٹن ونود فرام کافرستان کالنگ چیف تارشاک۔ اوور"...... کیپٹن ونود نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ چیف تارشاک اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تارشاک تمہیں معلوم ہے کہ میں اب کافرستان سیکرٹ سروس سے متعلق ہوں اور اس وقت میں کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف جناب شاگل صاحب کے آفس سے تمہیں کال کر رہا ہوں اور چیف شاگل میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اوور"...... کیپٹن ونود

نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں چیف کو جانتا ہوں لیکن مسئلہ کیا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کیپٹن ونود نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے ناپال سرحد کراس کرنے اور کمانڈر ڈیسی کے پاس پہنچنے کی بات کر کے اسے بتایا کہ کمانڈر ڈیسی لازماً انہیں ساگری پہنچائے گا اور پھر ساگری سے وہ سالانگ جائیں گے۔ اگر تم ساگری میں ان ایجنٹوں کو بے ہوش کر کے اپنے مخصوص راستے چموری سے یہاں دارالحکومت پہنچا دو تو چیف نے وعدہ کیا ہے کہ تمہیں اسلحہ کی ڈبل سپلائی ملے گی۔ اوور"...... کیپٹن ونود نے کہا۔

"ڈبل سپلائی اور اس معمولی سے کام کے لئے۔ کیا واقعی۔ اوور"۔ تارشاک کی حیرت بھری آواز سنائی دی جیسے اسے کیپٹن ونود کی طرف سے ڈبل سپلائی والی بات کا یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"ہیلو۔ شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس۔ اوور"...... اس بار شاگل نے خود بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ میں تارشاک بول رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے تارشاک نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سنو تارشاک۔ کیپٹن ونود نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے۔ تم ڈبل سپلائی کی بات کر رہے ہو۔ میں تمہارے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں تین گنا اسلحہ سپلائی کیا جائے گا اور آئندہ بھی ہم تمہارے ساتھ مکمل تعاون کرتے رہیں گے۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"اوہ جناب آپ کا بے حد شکریہ۔ میں یہ کام اب ضرور کروں گا۔ آپ مجھے تفصیل بتائیں۔ اوور"...... تارشاک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کا یہ گروپ دو عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل ہے اور انہوں نے پاور ایجنسی کے ہیلی کاپٹر پر سرحد کراس کی ہے اور کمانڈر ڈیسی نے انہیں پناہ دی ہے۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"لیکن چیف۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے براہ راست سالانگ پہنچ جائیں۔ ساگری میں اتریں ہی نہ۔ تو پھر ایسی صورت میں کیا حکم ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تمہارا گروپ صرف ساگری تک ہی محدود ہے۔ اوور"۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں چیف۔ سالانگ میں تو ہمارا ہیڈ کوارٹر ہے۔ ساگری میں تو ہم نے اسلحے کے ذخیرے بنائے ہوئے ہیں اس لئے میں زیادہ تر ساگری میں ہی رہتا ہوں۔ اوور"...... تارشاک نے جواب دیا۔

"مجھے یہ پاکیشیائی ایجنٹ چاہئیں زندہ یا مردہ۔ اور یہ سن لو کہ یہ دنیا کے انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں اس لئے انہیں عام لوگ مت سمجھنا ورنہ تم اپنے سارے گروپ سمیت ہلاک بھی ہو سکتے ہو۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ میرا ایک آدمی کمانڈر ڈیسی کے

آدمیوں میں موجود ہے۔ میں اس سے تفصیلات معلوم کر لیتا ہوں۔ اس کے بعد اگر یہ لوگ ساگری آئے تو وہاں ان کا ہیلی کاپٹر ہم فضا میں ہی تباہ کر دیں گے۔ آپ کا کام ہو جائے گا۔ اوور"...... تارشاک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ مجھے ان کی صحیح سالم لاشیں چاہئیں۔ اگر یہ بے ہوش ہو سکیں تو زیادہ بہتر ہے ورنہ ان کی لاشیں صحیح سالم ہونی چاہئیں تاکہ میں انہیں صدر صاحب کے سامنے پیش کر سکوں ورنہ مسخ شدہ لاشوں پر انہوں نے یقین نہیں کرنا اور یہ بھی سن لو کہ اگر یہ کارنامہ تم نے درست طور پر سرانجام دے دیا تو میں صدر صاحب سے تمہارے گروپ کی بھرپور سفارش کروں گا۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"اوہ سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ واشو گروپ کے لئے یہ سب معمولی کام ہیں۔ میں کارروائی مکمل کر کے آپ کو کال کروں گا۔ آپ مجھے اپنی فریکونسی دے دیں۔ اوور"...... تارشاک نے کہا تو شاگل نے اسے اپنی فریکونسی بتا دی۔

"ٹھیک ہے سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کا کام آپ کی مرضی کے مطابق ہو جائے گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے اوور اینڈ آل کہتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ بہت ہوشیار اور عیار گروپ ہے جناب۔ حکومت ناپال کو انہوں نے بے حد نقصان پہنچایا ہے اس لئے یہ یقیناً کام کر لیں

گے"...... ٹرانسمیٹر آف ہوتے ہی کیپٹن ونود نے کہا۔

"اگر یہ کام ہو گیا تو سمجھو تم میرے نمبر ٹو بن گئے لیکن یہ چوری راستہ کون سا ہے جس کا تم بار بار ذکر کر رہے تھے"...... شاگل نے کہا۔

"جناب یہ سرحد پر ایک خفیہ پوائنٹ ہے جہاں سے اسلحہ سپلائی کیا جاتا ہے"...... کیپٹن ونود نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب دیکھو یہ لوگ کیا کرتے ہیں"...... شاگل نے کہا اور کیپٹن ونود اٹھا اس نے سیلوٹ کیا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"چلو یہ کام ہو یا نہ ہو ریکھا تو کریڈٹ نہ لے سکی"...... شاگل نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔

"بہت برا ہوا۔ یہ بہت برا ہوا۔ یہ لوگ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے"...... ریکھا نے دانت پیستے ہوئے انداز میں کہا۔ وہ اس وقت کمانڈر دلجیت کے ہیڈ کوارٹر میں موجود تھی۔ اس کے ساتھ کاشی بھی تھی۔ ان کا ہیلی کاپٹر بھی یہاں پہنچا تھا لیکن یہاں ہر طرف لاشیں ہی لاشیں نظر آ رہی تھیں۔ کمانڈر دلجیت کی لاش بھی اس کے آفس میں کرسی پر موجود تھی۔ اس کا جسم بندھا ہوا تھا۔

"لیکن ان لوگوں نے آخر ناپال کی سرحد کیسے کراس کی ہو گی۔ ناپال کی بارڈر سیکورٹی فورس نے انہیں روکا نہیں ہو گا"...... کاشی نے کہا۔

"یہ انتہائی عیار لوگ ہیں۔ نجانے انہوں نے کیا چکر چلایا ہو گا۔ لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ صدر صاحب ہمارا کورٹ مارشل کر کے ہمیں موت کی سزا سنا

دیں"...... ریکھا نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کاشی کوئی جواب دیتی میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو ریکھا چونک کر اس طرف کو مڑی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ راجندر کالنگ کمانڈر دلجیت۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ چیف آف پاور ایجنسی ریکھا اٹنڈنگ یو۔ تمہارا دلجیت اور یہاں موجود اس کے سارے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں۔ تم کون ہو اور کیوں کال کر رہے ہو۔ اوور"...... ریکھا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اوہ۔ مم۔ مگر کیوں ایسا ہوا ہے۔ آپ کا ہیلی کاپٹر میں نے کئی بار مارک کیا ہے اور آپ کہہ رہی ہیں کہ کمانڈر دلجیت ہلاک ہو گئے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"تم کہاں موجود ہو۔ اوور"...... ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں پوائنٹ ٹو پر ہوں مادام۔ ہیڈ کوارٹر سے شمال کی طرف۔ یہاں ایک واچ ٹاور موجود ہے جس کے ذریعے تمام کارکردگی واچ ہوتی رہتی ہے۔ پہلے آپ کی ایجنسی کا ایک ہیلی کاپٹر ہیڈ کوارٹر میں اترا اور پھر وہ ہیلی کاپٹر ناپال کی سرحد کی طرف چلا گیا۔ اس کے بعد اب آپ کی ایجنسی کا دوسرا ہیلی کاپٹر اترا ہے اس لئے میں نے کال کی ہے کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اوور"...... راجندر نے کہا۔

"ہمارے پہلے ہیلی کاپٹر میں پاکیشیائی ایجنٹ تھے۔ وہ ہمارا ہیلی کاپٹر اغوا کر کے یہاں آئے تھے۔ میں نے ٹرانسمیٹر پر کمانڈر وجیت کو کہا کہ اس ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی تباہ کر دیا جائے لیکن اس نے انکار کر دیا اور پھر میں نے اسے کہا کہ انہیں بے ہوش کر دیا جائے میں خود آ رہی ہوں۔ اس نے وعدہ کر لیا لیکن اب یہاں آکر میں نے دیکھا کہ یہاں ہر طرف لاشیں ہی لاشیں موجود ہیں کمانڈر وجیت سمیت۔ اوور"...... ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کاش مجھے معلوم ہوتا تو میں اینٹی ایئر کرافٹ گن سے اسے اڑا دیتا۔ کمانڈر وجیت کی فطرت ہی ایسی تھی۔ وہ قانون پر سختی سے عمل کرنے کا قائل تھا۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا یہ پاکیشیائی ایجنٹ اس وقت تک سرحد کراس کر چکے ہوں گے یا نہیں۔ اوور"...... ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ انہیں گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی ہے لیکن مادام۔ سرحد پار کمانڈر ڈیسی تو انتہائی سخت آدمی ہے۔ وہ کیسے کافرستانی ہیلی کاپٹر کو وہاں اترنے دے گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کچھ نہ کچھ تو ہوا ہو گا لیکن اب یہاں سے کیسے معلوم ہو کہ وہاں کیا ہوا ہے۔ اوور"...... ریکھا نے کہا۔

"میں معلوم کر سکتا ہوں مادام۔ میں وہیں ہیڈ کوارٹر آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

رابطہ ختم ہو گیا تو ریکھا نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"لیکن اب معلوم ہونے کا فائدہ ہی کیا ہو گا"...... ریکھا نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"اگر کمانڈر ڈیسی نے انہیں ہلاک کر دیا ہو تو ان کی لاشیں واپس مل سکتی ہیں"...... کاشی نے کہا تو ریکھا چونک پڑی۔

"نہیں کاشی۔ تم جانتی ہو کہ عمران اور اس کے ساتھی کس قدر عیار اور شاطر لوگ ہیں۔ اس بار جس طرح انہیں گھیرا گیا تھا مجھے سو فیصد یقین تھا کہ وہ کافرستان سے نکل ہی نہ سکیں گے لیکن تم نے دیکھا کہ وہ بہرحال نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔ ایسے لوگ سرحدی کمانڈروں کے بس کا روگ نہیں ہو سکتے"...... ریکھا نے کہا تو کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد ایک جیپ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوئی تو وہ دونوں کمرے سے نکل کر باہر آ گئیں۔ جیپ سے ایک نوجوان نیچے اترا۔ اس کے جسم پر بارڈر سیکورٹی فورس کی مخصوص یونیفارم تھی۔ اس کے پیچھے دو اور یونیفارم میں ملبوس افراد بھی نیچے اترے لیکن وہ وہیں رک گئے جبکہ پہلے اترنے والا نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا ریکھا اور کاشی کی طرف بڑھنے لگا۔

"میرا نام راجندر ہے مادام"...... آنے والے نے کہا۔

"آؤ ہم تمہاری ہی منتظر تھیں"...... ریکھا نے کہا اور واپس مڑ گئی۔

"اوہ۔ یہاں تو واقعی قتل عام کیا گیا ہے"...... راجندر نے ادھر

ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اسی لئے تو وہ ایجنٹ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں"...... ریکھا نے کہا تو راجندر آفس میں آیا۔ اس نے وہاں موجود ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ راجندر کالنگ۔ اوور"...... راجندر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ اسٹاگ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" اسٹاگ۔ یہاں کافرستان سے پاور ایجنسی کا ایک ہیلی کاپٹر ناپال سرحد کی طرف کیا گیا ہے۔ کیا وہ وہاں پہنچا ہے یا نہیں۔ اوور"۔ راجندر نے کہا۔

" ہاں۔ پہنچ گیا ہے۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اس میں کافرستان کے دشمن ایجنٹ موجود ہیں۔ وہ کہاں ہیں اس وقت اور کمانڈر ڈیسی نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ اوور"...... راجندر نے کہا۔

" وہ کمانڈر ڈیسی کے دوست ہیں اور اس وقت کمانڈر ڈیسی کے مہمان بنے ہوئے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ریکھا اور کاشی دونوں کے چہرے یہ بات سن کر مایوسی سے لٹک گئے تھے۔

" سنو اسٹاگ۔ کیا کوئی ایسی صورت ہو سکتی ہے کہ یہ پاکیشیائی

ایجنٹ ہلاک کر دیئے جائیں۔ تمہیں منہ مانگا معاوضہ مل سکتا ہے۔ اوور"...... راجندر نے کہا تو ریکھا اور کاشی دونوں اس کی بات سن کر چونک پڑیں۔

" اوہ۔ نہیں راجندر۔ یہاں ایسا ہونا ناممکن ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ کمانڈر ڈیسی کے خاص آدمی یہاں موجود ہیں۔ البتہ انہیں یہاں سے جانے کے بعد ہلاک کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ واقعی معاوضہ منہ مانگا ملے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" معاوضہ منہ مانگا ملے گا۔ تم بتاؤ تو سہی کہ یہ سب کچھ کیسے ہو سکتا ہے۔ اوور"...... راجندر نے ریکھا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" یہ چونکہ کمانڈر ڈیسی کے دوست ہیں اس لئے لازماً کمانڈر ڈیسی انہیں اپنے ہیلی کاپٹر پر سالانگ بھجوائے گا کیونکہ وہ پاور ایجنسی کا ہیلی کاپٹر تو ناپال میں بغیر ہیڈ کوارٹر کی اجازت کے روانہ نہیں کرے گا اور کمانڈر ڈیسی کے ہیلی کاپٹر کا پائلٹ میرے گروپ کا آدمی ہے۔ اگر اسے کور کر لیا جائے تو وہ دوران پرواز ان لوگوں کو گیس کی مدد سے بے ہوش کر سکتا ہے اور پھر انہیں کہیں بھی اتارا جا سکتا ہے۔ بعد میں جا کر وہ کمانڈر ڈیسی کو رپورٹ دے دے گا کہ اس نے انہیں سالانگ میں ڈراپ کر دیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اسے کہو کہ ایسا کرے"...... ریکھا نے آہستہ سے کہا۔

" سنو اسٹاگ ۔ یہ کام کرنا ہے ۔ بولو کتنا معاوضہ لو گے ۔ اوور " ۔ راجندر نے کہا۔

" دس لاکھ ڈالر دو تو یہ کام ہو سکتا ہے ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ریکھا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" ٹھیک ہے۔ منظور ہے۔ لیکن یہ افراد ہمارے پاس پہنچنے چاہئیں زندہ یا مردہ۔ دونوں حالتوں میں۔ اوور "...... راجندر نے کہا۔

" اوکے ۔ پہنچ جائیں گے۔ میں پائلٹ سٹوگر سے بات کر کے تمہیں کال کرتا ہوں۔ پائلٹ سٹوگر انہیں سرحد کے قریب اتار دے گا تم اسے ہی معاوضہ دے دینا اور اپنے آدمی وصول کر لینا۔ اوور " ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" سرحد پر کہاں ۔ اوور "...... راجندر نے کہا۔

" یہ بات تو سٹوگر ہی بتا سکتا ہے۔ میں اس سے بات کر کے تمہیں اطلاع دیتا ہوں ۔ اوور اینڈ آل "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو راجندر نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" مادام ۔ یہ اسٹاگ بہت بڑا سرحدی اسمگلر ہے اور اس کا گروپ بھی کافی وسیع ہے اس لئے میں نے بات کی تھی اور مجھے یقین ہے کہ یہ کام کر لے گا"...... راجندر نے کہا۔

" اگر تم نے یہ کارنامہ سرانجام دے دیا راجندر تو میں تمہیں پاور

ایجنسی میں بہت بڑا عہدہ دوں گی"...... ریکھا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ بے فکر رہیں مادام ۔ یہ کام اب ہر صورت میں ہو گا۔ صرف مسئلہ رقم کا ہے"...... راجندر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" رقم کی فکر مت کرو۔ میرے پاس گارنٹیڈ چیک بک ہے۔ میں تمہیں دس لاکھ ڈالر کا گارنٹیڈ چیک دے دوں گی"...... ریکھا نے کہا تو راجندر نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو راجندر نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ اسٹاگ کالنگ ۔ اوور "...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی اسٹاگ کی پرجوش آواز سنائی دی۔

" یس ۔ راجندر اٹنڈنگ یو ۔ اوور "...... راجندر نے کہا۔

" راجندر بات طے ہو گئی ہے۔ سٹوگر رضامند ہو گیا ہے۔ یہ لوگ دس پندرہ منٹ بعد ہیلی کاپٹر پر ساگری جا رہے ہیں کیونکہ سرکاری ہیلی کاپٹر بغیر اجازت سالانگ نہیں جا سکتا۔ ساگری سے آگے انہوں نے سالانگ جانا ہے۔ اس کا بندوبست بھی کمانڈر ذیسی نے کر دیا ہے اور سٹوگر انہیں ساگری کے قریب بے ہوش کر کے ہیلی کاپٹر کو سرحدی پٹی پر واقع آشم پہاڑی کے دامن میں اتار دے گا۔ وہاں تمہارے آدمی موجود ہونے چاہئیں جو سٹوگر کو رقم دے کر انہیں کافرستان لے جائیں گے۔ بولو تم تیار ہو۔ رقم کا کیا ہو گا۔ کیا

رقم تمہارے پاس موجود ہے۔ اوور"...... اسٹاگ نے کہا۔

"ہاں۔ گارنٹیڈ چیک ہے۔ کتنی دیر بعد ہیلی کاپٹر آشم پہاڑی پر پہنچ جائے گا۔ اوور"...... راجندر نے کہا۔

"آدھے گھنٹے بعد۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں خود وہیں موجود ہوں گا۔ اوور"...... راجندر نے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ سٹوگر تمہیں اچھی طرح جانتا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے مطمئن لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... راجندر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ہمیں فوراً روانہ ہونا پڑے گا مادام"...... راجندر نے ریکھا سے کہا تو ریکھا نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے چیک بک نکالی۔ ایک چیک لکھ کر اس نے چیک بک سے علیحدہ کر کے راجندر کی طرف بڑھا دیا۔

"ہم بھی وہاں آشم پہاڑی پر پہنچ جائیں گی ہیلی کاپٹر پر۔ آدمیوں کو وصول تم کرو گے اور ہم انہیں ہیلی کاپٹر میں ڈال کر دارالحکومت لے جائیں گی"...... ریکھا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر میں بھی آپ کے ساتھ ہیلی کاپٹر پر چلا جاتا ہوں۔ جیپ میں تو کافی وقت لگ جائے گا"...... راجندر نے کہا تو ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تارشاک ایک چھوٹے سے کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک خصوصی ساخت کا فون موجود تھا جس کا تعلق کسی مواصلاتی سیارے سے تھا۔ یہ بندوبست انہوں نے خصوصی طور پر کیا ہوا تھا تاکہ حکومت ناپال ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکے۔ وہ ناپال کے ایک علاقے کو آزاد کرانے کے لئے گزشتہ آٹھ سالوں سے کام کر رہے تھے لیکن ابھی تک انہیں اس میں واضح کامیابی نہ ہو سکی تھی۔ البتہ حکومت کافرستان درپردہ ان کی مدد کر رہی تھی حالانکہ بظاہر وہ حکومت ناپال کے ساتھ تھی لیکن واشو گروپ کو تمام اسلحہ حکومت کافرستان سے بھیجا جاتا تھا اور اسی طرح یہ فون بھی حکومت کافرستان کی طرف سے ہی دیا گیا تھا اور جس خلائی مواصلاتی سیارے سے اس کا لنک تھا وہ بھی کافرستانی ہی تھا اس لئے آج تک حکومت ناپال واشو گروپ کے خلاف کوئی واضح

کامیابی حاصل نہ کر سکی تھی۔ تارشاک اس علاقے کا انچارج تھا۔ اس وقت وہ ساگری میں اپنے ایک خفیہ اڈے پر موجود تھا۔ انہیں اصل ضرورت اسلحے کی رہتی تھی اور چونکہ کیپٹن ونود کے ذریعے شاگل نے خود اس سے ڈبل بلکہ تین گنا سپلائی کا وعدہ کیا تھا اس لئے وہ اب ہر صورت میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو کور کر کے شاگل کے حوالے کرنا چاہتا تھا اور وہ اس سلسلے میں فون کال کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے آدمی اس بارے میں کام کر رہے تھے۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو تارشاک نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ رابرٹ اٹنڈنگ یو"...... تارشاک نے رسیور اٹھا کر بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" رسوما بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... تارشاک نے پوچھا۔

" باس۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف ایک اور کارروائی کا علم ہوا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو تارشاک بے اختیار چونک پڑا۔

" کیسی کارروائی۔ کھل کر بات کرو۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے"۔ تارشاک نے تیز لہجے میں کہا۔

" باس۔ ایک اسمگلر گروپ جو بارڈر سیکورٹی فورس کے روپ میں یہ کام کرتا ہے اس نے بھی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو کافرستان کی

پاور ایجنسی کے حوالے کرنے کا معاہدہ دس لاکھ ڈالر میں کیا ہے اور یہ معاہدہ کافرستان بارڈر سیکورٹی فورس کے راجندر کے ذریعے ہوا ہے۔ اس کا علم بھی اتفاق سے ہوا ہے کیونکہ ٹرانسمیٹر کال کیچ کر لی گئی ہے"...... رسوما نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ کیا معاہدہ ہوا ہے۔ جلدی بتاؤ"...... تارشاک نے تیز لہجے میں کہا۔

" باس۔ کمانڈر ڈیبی کے سرکاری ہیلی کاپٹر کا پائلٹ سٹوگر بھی اس گروپ کا آدمی ہے۔ اس سے بات طے ہوئی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو کمانڈر ڈیبی کے سرکاری ہیلی کاپٹر میں ساگری پہنچایا جائے گا اور پھر وہ لوگ وہاں سے سالانگ چلے جائیں گے کیونکہ سرکاری ہیلی کاپٹر بغیر حکومت کے اعلیٰ حکام کی اجازت کے سالانگ نہیں جا سکتا اور سٹوگر نے منصوبہ بنایا ہے کہ وہ دوران پرواز ہیلی کاپٹر میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے پاکیشیائی ایجنٹوں کو بے ہوش کر دے گا اور پھر وہ ہیلی کاپٹر آشم پہاڑی کے دامن میں اتار دے گا جہاں راجندر موجود ہو گا اور وہ سٹوگر کو دس لاکھ ڈالر کا چیک دے کر پاکیشیائی ایجنٹوں کو وصول کر کے کافرستان لے جائے گا"۔ دوسری طرف سے رسوما نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ کب روانہ ہو رہے ہیں یہ لوگ"۔ تارشاک نے پوچھا۔

" بس وہ لوگ روانہ ہونے ہی والے ہیں باس۔ ہم آشم پہاڑی پر

اس راجندر اور اس کے آدمیوں کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں۔ وہاں ہمارا اڈا موجود ہے"...... رسومانے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ تمہاری بات درست ہے۔ ایسا ہی ہونا چاہئے ۔ یہ ہمارا شکار نہیں چھین سکتے۔ میں خود وہاں پہنچ کر ساری کارروائی کروں گا"...... تارشاک نے کہا۔

"باس۔ آپ کو وہاں تک پہنچنے میں دیر ہو جائے گی کیونکہ یہ لوگ زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے بعد وہاں پہنچ جائیں گے اس لئے آپ وہاں راشیل کو الرٹ کر دیں۔ وہ بے حد تیز اور ہوشیار آدمی ہے۔ وہ ساری کارروائی مکمل کر لے گا"...... رسومانے کہا۔

"ہاں۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ اوکے ۔ میں کرتا ہوں انتظام"۔ تارشاک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ سیٹلائٹ فون اس کے ہر اڈے پر موجود تھے ۔

"ہیلو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"تارشاک بول رہا ہوں۔ راشیل سے بات کراؤ"...... تارشاک نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ راشیل بول رہا ہوں باس"...... چند لمحوں بعد ایک اور بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"راشیل ۔ آشم پہاڑی والے اڈے پر ہمارے کتنے آدمی موجود

ہیں"...... تارشاک نے پوچھا۔

"دس آدمی باس"...... راشیل نے جواب دیا۔

"اب میری بات غور سے سنو۔ ایک اہم آپریشن تم نے مکمل کرنا ہے"...... تارشاک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساری بات تفصیل سے بتا دی ۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی اہم معاملہ ہے باس۔ آپ حکم فرمائیں کیا کرنا ہے۔ کیا اس ہیلی کاپٹر کو تباہ کر دیا جائے یا کیا کیا جائے"۔ راشیل نے کہا۔

"نہیں۔ ہیلی کاپٹر تباہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں پر قبضہ کرنا ہے۔ وہ بے ہوش ہوں گے۔ البتہ اس پائلٹ سٹوگر کو ہلاک کر دینا ہے اور اگر کافرستان سے جو آدمی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو وصول کرنے آئے یا زیادہ افراد آئیں انہیں بھی ہلاک کر دینا اور پھر اس سرکاری ہیلی کاپٹر اور ان ایجنٹوں کو جموری کے اڈے پر پہنچا دینا۔ ہیلی کاپٹر کو اس کے بعد کہیں بھی چھوڑا جا سکتا ہے"...... تارشاک نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور سنو۔ ہو سکتا ہے کہ آشم پہاڑی کی دوسری طرف پاور ایجنسی کے افراد بھی ہوں اس لئے تمام کارروائی تم نے انتہائی احتیاط اور تیزی سے کرنی ہے۔ کسی کو علم نہیں ہونا چاہئے کہ کیا کارروائی ہوئی ہے اور کس نے کی ہے"...... تارشاک نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ میں ساری بات سمجھ گیا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جموری اڈے پر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو پہنچا کر مجھے اطلاع دینا اور سنو۔ ان ایجنٹوں کو ہوش میں نہیں آنا چاہئے ۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں"...... تارشاک نے کہا۔

"اگر آپ حکم دیں تو انہیں ہلاک کر دیا جائے تاکہ کسی گڑبڑ کا خطرہ ہی نہ رہے"...... راشیل نے کہا۔

"اگر کوئی خطرہ محسوس کرو تو تمہیں اس کی بھی اجازت ہو گی ورنہ بے ہوشی کے عالم میں ہی انہیں جموری پہنچا دینا"...... تارشاک نے کہا۔

"اوکے باس۔ آپ بے فکر رہیں"...... راشیل نے کہا تو تارشاک نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

آشم پہاڑی زیادہ بلند پہاڑی نہیں تھی۔ اس کا ایک حصہ کافرستان میں تھا جبکہ دوسرا حصہ ناپال کی سرحد پر تھا اور ناپال کی سرحد والا حصہ گہرائی میں تھا جبکہ کافرستان والا حصہ بلندی پر تھا۔ اس بلندی والے حصے کی طرف قدرے گہرائی میں دو ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ یہ دونوں ہیلی کاپٹر پاور ایجنسی کے تھے کیونکہ ریکھا اور کاشی دونوں دارالحکومت سے اپنے ساتھ دس مسلح افراد بھی لے آئی تھیں تاکہ گڑبڑ کی صورت میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو کور کیا جا سکے لیکن عمران اور اس کے ساتھی پہلے ہی سرحد کراس کر چکے تھے اور اب راجندر تو ریکھا اور کاشی کے ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر آشم پہاڑی پر پہنچا تھا جبکہ مسلح افراد دوسرے ہیلی کاپٹر پر ان کے ساتھ آئے تھے ۔ راجندر کے ساتھ یہ طے ہوا تھا کہ وہ پہاڑی کے دامن میں پہنچ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوشی کے عالم میں سٹوگر سے

وصول کرے گا اور پھر ان کا ہیلی کاپٹر چلے جانے کے بعد راجندر کے اشارے پر ریکھا کا ہیلی کاپٹر وہاں اترے گا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر اس طرف آ جائے گا اور پھر وہ سب وہاں سے سیدھے دارالحکومت پہنچ جائیں گے لیکن کاشی نے راستے میں ریکھا کے کان میں ایک بات ڈال دی تھی کہ ہو سکتا ہے کہ جس طرح وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو وصول کرنے کے لئے کام کر رہی ہیں اسی طرح شاگل بھی کام کر رہا ہو اس لئے انہیں اس وقت تک ہر لحاظ سے چوکنا رہنا چاہیئے جب تک کہ عمران اور اس کے ساتھی دارالحکومت نہ پہنچ جائیں۔ چنانچہ ریکھا نے یہاں پہنچ کر راجندر کو آشم پہاڑی کے دامن میں بھجوا دیا تھا لیکن اس نے پہلے مسلح افراد کو مشین گنوں سمیت وہاں ادھر ادھر اس انداز میں چھپا دیا تھا کہ کسی بھی وقت وہ ایکشن میں آ سکیں جبکہ ریکھا اور کاشی خود ایک چٹان کی اوٹ میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان دونوں کی آنکھوں سے طاقتور دوربینیں لگی ہوئی تھیں جن کی مدد سے وہ نیچے وادی کا ایک ایک ذرہ بخوبی دیکھ رہی تھیں۔ وادی ویران تھی۔ وہاں سوائے راجندر کے اور کوئی آدمی نہیں تھا۔ راجندر بھی پہاڑی کے دامن میں ایک چٹان کی اوٹ میں تھا تاکہ اگر کوئی اتفاقاً ادھر آ نکلے تو فوری طور پر اسے چیک نہ کر سکے کیونکہ بہرحال وہ کافرستان بارڈر سیکورٹی فورس کی مخصوص یونیفارم میں ملبوس تھا۔ انہیں ہیلی کاپٹر کی آمد کا انتظار تھا اور پھر تقریباً پانچ منٹ بعد ریکھا اور کاشی دونوں چونک پڑیں کیونکہ دور

درختوں کی چوٹیوں پر سے اچانک ایک بڑا سا ہیلی کاپٹر نمودار ہوا اور اس کا رخ پہاڑی کی طرف ہی تھا۔ طاقتور دوربینوں سے انہوں نے فوراً ہی ہیلی کاپٹر پر ناپال بارڈر سیکورٹی فورس کے الفاظ واضح طور پر پڑھ لئے تھے۔ ہیلی کاپٹر کی رفتار بے حد آہستہ تھی اور پھر پہاڑی کے دامن پر فضا میں معلق ہو گیا۔ ریکھا نے دیکھا کہ ہیلی کاپٹر میں صرف پائلٹ اپنی سیٹ پر موجود تھا جبکہ باقی لوگ سیٹوں پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے لیکن ان کے چہرے نظر نہ آ رہے تھے کیونکہ ہیلی کاپٹر کی عقبی کھڑکیوں پر شیشے چڑھے ہوئے تھے۔ پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر معلق ہوا راجندر چٹان کی اوٹ سے نکلا اور سامنے آ کر اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر ہوا میں لہرائے۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر بلندی سے نیچے اترنے لگا اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر راجندر کے قریب لینڈ کر گیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک آدمی اچھل کر نیچے اترا۔ اس نے راجندر سے چند باتیں کیں اور پھر راجندر کے ساتھ ہیلی کاپٹر پر چڑھ گیا۔ پھر اس آدمی اور راجندر نے مل کر ہیلی کاپٹر سے بے ہوش افراد کو نیچے اتارنا شروع کر دیا۔ یہ دو عورتیں اور چار مرد تھے۔ راجندر نے اسے جیب سے چیک نکال کر دیا اور پائلٹ دوبارہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہوا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا اور کافی بلندی پر جا کر وہ تیزی سے مڑا اور پھر درختوں کے پیچھے جا کر غائب ہو گیا تو راجندر نے پہاڑی کی طرف دیکھتے ہوئے مخصوص انداز میں ہاتھ ہلانے شروع کر دیئے۔

"جاؤ کاشی ہیلی کاپٹر اور آدمی لے جاؤ اور انہیں اٹھا کر لے آؤ۔ جلدی کرو"...... ریکھا نے کہا تو کاشی تیزی سے اٹھی۔ اس نے ہاتھ ہلا کر نیچے موجود راجندر کو اشارہ کیا اور پھر تیزی سے مڑ گئی۔ ریکھا نے دور بین دوبارہ آنکھوں سے لگا لی۔ چند لمحوں بعد ایک ہیلی کاپٹر عقبی طرف سے آسمان کی طرف بلند ہوا اور پھر ریکھا کے سر کے اوپر سے ہوتا ہوا نیچے پہاڑی کے دامن میں اترتا چلا گیا۔ اسی لمحے کاشی واپس آ گئی۔

"میں نے شنکر کو بھیج دیا ہے۔ وہ لے آئیں گے"...... کاشی نے آ کر زمین پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیلی کاپٹر راجندر کے قریب آکر زمین پر اتر گیا اور ہیلی کاپٹر میں موجود پائلٹ سمیت چاروں افراد اچھل کر نیچے اترے ہی تھے کہ اچانک تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے وادی گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی ریکھا اور کاشی دونوں بے اختیار اچھل پڑیں۔ یہ فائرنگ ہوتے ہی راجندر سمیت ہیلی کاپٹر سے اترنے والے چاروں آدمی نیچے گر کر تڑپنے لگے۔ اسی لمحے دو مختلف چٹانوں کی اوٹ سے چھ افراد دوڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کون ہیں۔ اوہ۔ فائر کرو۔ نیچے فائر کرو"...... ریکھا نے چیخ کر کہا۔

"گہرائی کافی ہے۔ یہاں سے فائرنگ نہیں ہو سکتی"...... کاشی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے چٹانوں

کے پیچھے سے نمودار ہونے والے افراد نے زمین پر پڑے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اٹھا کر کاندھوں پر ڈالا اور بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر دوبارہ انہی چٹانوں کے پیچھے جا کر غائب ہو گئے۔ اب وہاں ہیلی کاپٹر موجود تھا اور راجندر اور ریکھا کے آدمیوں کی لاشیں پڑی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہوا۔ جلدی کرو کاشی۔ دوسرا ہیلی کاپٹر اور آدمی بلاؤ۔ جلدی کرو"...... ریکھا نے اٹھ کر ایک لحاظ سے چیختے ہوئے انداز میں کہا تو کاشی تیزی سے واپس دوڑ پڑی اور ریکھا بھی اس کے پیچھے دوڑی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اپنے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر وادی میں اترتی چلی گئیں۔ ان کے ساتھ چار مسلح افراد تھے۔

"ڈھونڈو۔ ان لوگوں کو ڈھونڈو"...... ریکھا نے ہیلی کاپٹر سے نیچے چھلانگ لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے راجندر کی طرف بڑھی کیونکہ اس کے جسم میں ہلکی سی حرکت کے تاثرات محسوس ہو رہے تھے۔

"راجندر۔ راجندر۔ یہ کون لوگ تھے۔ یہ کون تھے"...... ریکھا نے اس پر جھکتے ہوئے کہا۔

"واشو۔ واشو گروپ۔ شاگل"...... راجندر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آواز ڈوب گئی اور ریکھا ایک طویل سانس لے کر سیدھی ہو گئی۔

"ہونہہ۔ تو یہ کارروائی شاگل کی تھی۔ نانسنس۔ وہ ایک بار پھر

میرا شکار چھین کر لے گیا ہے۔ یہ واشو گروپ کون ہے"۔ ریکھا نے انتہائی غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کاشی دوڑتی ہوئی اس کے قریب پہنچ گئی۔

"کیا ہوا۔ کوئی زندہ بھی ہے یا نہیں"...... کاشی نے پوچھا۔

"راجندر نے مرنے سے پہلے صرف اتنا بتایا ہے کہ واشو گروپ اور شاگل"...... ریکھا نے کہا تو کاشی اچھل پڑی۔

"اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ واشو گروپ کا شاگل سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... کاشی نے کہا۔

"کیا تم جانتی ہو اس گروپ کے بارے میں"...... ریکھا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ گروپ حکومت ناپال کے خلاف کام کر رہا ہے۔ انتہائی خفیہ گروپ ہے اور حکومت کافرستان درپردہ اس کی سرپرستی کرتی ہے۔ حکومت کافرستان اسے خفیہ طور پر اسلحہ سپلائی کرتی ہے لیکن شاگل کا اس سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ مجھے یاد آ رہا ہے۔ اوہ ہاں۔ مجھے یاد آ گیا ہے۔ یہ سارا کھیل اس کیپٹن ونود کے ذریعے کھیلا جا رہا ہو گا"...... کاشی نے رک رک کر کہا تو ریکھا حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

"کیپٹن ونود۔ وہ کون ہے اور تم اسے کیسے جانتی ہو"...... ریکھا نے کہا۔

"وہ ملٹری انٹیلی جنس کی سپلائی برانچ میں کام کرتا رہا ہے۔ میں اسے اس لئے جانتی ہوں کہ وہ میری ایک کلاس فیلو رامشا کا بھائی

ہے۔ میری رامشا کے ساتھ اس سے ملاقات ہوئی تھی اور اسے اپنے کارنامے سنانے کا جنون کی حد تک شوق ہے اور پھر مجھے رامشا سے ہی اطلاع ملی کہ ونود کافرستان سیکرٹ سروس میں شامل ہو چکا ہے اور یہ بات مجھے خود کیپٹن ونود نے بتائی تھی کہ واشو گروپ کا چیف جس کا نام اس نے تارشاک بتایا تھا اس کا بہت گہرا دوست بن چکا ہے"...... کاشی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ کیپٹن ونود کے ذریعے شاگل نے واشو گروپ سے رابطہ کیا لیکن واشو گروپ کو کیسے اس بات کا علم تھا کہ ہیلی کاپٹر یہاں آئے گا اور اس میں موجود عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش ہوں گے اور وہ عین موقع پر یہ ساری کارروائی کریں گے"...... ریکھا نے کہا۔

"واشو گروپ کے آدمی لازماً بارڈر سیکورٹی فورس میں موجود ہوں گے اس لئے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یہ ساری کارروائی معلوم کر لی ہو اور واشو گروپ اس لئے خاموش رہا ہو کہ ان لوگوں کو بے ہوش ہم کریں اور وہ عین موقع پر کارروائی مکمل کر لے"...... کاشی نے کہا تو ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے دو آدمی ان کے قریب پہنچ گئے۔

"مادام۔ ہم نے سارا علاقہ چھان مارا ہے۔ وہ لوگ نجانے کہاں غائب ہو گئے ہیں"...... ان میں سے ایک نے کہا۔

"وہ ان چٹانوں کے پیچھے ہی گئے ہیں۔ اوہ۔ ان کلھیاں کوئی خفیہ

اڈا ہوگا۔ اسے تلاش کرو"...... ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ رک جاؤ۔ ایسا ہے کہ ہم یہاں سے کافرستان کی سرحد میں چلے جائیں۔ ہم غیر قانونی طور پر ناپال کی سرحد میں داخل ہوئے ہیں۔ جلدی کرو۔ کسی بھی لمحے ہم پر فائر کھولا جا سکتا ہے اور رامن تم بھی ہمارا ہیلی کاپٹر اڑا کر لے آؤ۔ راجندر اور دوسرے آدمیوں کی لاشیں بھی اس میں ڈال لو۔ جلدی کرو"...... کاشی نے تیز تیز لہجے میں اس آدمی کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"مگر وہ عمران اور اس کے ساتھی"...... ریکھا نے چونک کر اور قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔ شاید اسے کاشی کی بات ناگوار گزری تھی کہ اس نے اس کے آرڈر کے خلاف خود دوسرا آرڈر دے دیا تھا۔

"تم وہاں چلو میں بتاتی ہوں۔ آؤ کام ہو جائے گا"...... کاشی نے کہا اور اپنے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئی۔ ریکھا بھی ہونٹ بھینچے ہوئے اس کے پیچھے چل پڑی اور تھوڑی دیر بعد دونوں ہیلی کاپٹر کافرستان والی سائیڈ پر پہنچ گئے۔ کاشی نے ٹرانسمیٹر پر رامن سے کہہ دیا کہ وہ ہیلی کاپٹر لے کر بارڈر سیکورٹی فورس کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے جبکہ خود وہ ہیلی کاپٹر لے کر بارڈر سیکورٹی فورس کے ہیڈ کوارٹر پہنچ گئی۔

"یہ تم کیا کر رہی ہو۔ ہمیں ان ایجنٹوں کو ہر صورت میں حاصل کرنا ہے"...... ریکھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"واشو انتہائی خفیہ گروپ ہے۔ آج تک حکومت ناپال ان کا سراغ نہیں لگا سکی تو ہم کیسے لگا سکتے ہیں۔ ان کا اڈا اگر اتنی آسانی سے

مل سکتا تو اب تک یہ گروپ ختم ہو چکا ہوتا اس لئے وہاں رکنا حماقت تھی"...... کاشی نے جواب دیا۔

"تو پھر"...... ریکھا نے کہا۔

"ایک منٹ۔ میں ابھی معلوم کرتی ہوں۔ ابھی پتہ چل جائے گا"۔ کاشی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آفس میں موجود ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کاشی کالنگ۔ اوور"...... کاشی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ایس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا لائن محفوظ ہے۔ ایس۔ اوور"...... کاشی نے کہا۔

"یس میڈم۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیپٹن ونود کہاں ہے۔ اوور"...... کاشی نے پوچھا۔

"وہ چیف کے ساتھ جموری گیا ہے میڈم۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کتنے آدمی گئے ہیں۔ اوور"...... کاشی نے پوچھا۔

"میڈم۔ چیف شاگل اور کیپٹن ونود علیحدہ ہیلی کاپٹر پر گئے ہیں جبکہ ایک دوسرے ہیلی کاپٹر پر چار مسلح افراد گئے ہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے۔ اوور"...... کاشی نے پوچھا۔

"ابھی دو منٹ پہلے ان کے ہیلی کاپٹروں نے پرواز کی ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... کاشی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ یہ کارروائی اب چموری میں مکمل ہو گی لیکن میں اپنا خیال کنفرم کرنا چاہتی تھی۔ اب یہ بات کنفرم ہو گئی ہے کہ یہ سارا کھیل شاگل نے کیپٹن ونود کے ذریعے کھیلا ہے اور اب وہ دونوں چموری میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو واشو گروپ سے وصول کرنے گئے ہیں"...... کاشی نے مڑ کر ریکھا سے کہا۔

"یہ چموری کیا ہے"...... ریکھا نے پوچھا۔

"یہ ایک خفیہ راستہ ہے جہاں سے اسلحہ واشو گروپ کو سپلائی کیا جاتا ہے۔ یہ ایک پہاڑی ہے جس پر گھنا جنگل ہے اور اس پہاڑی کے درمیان ایک درہ ہے جس کے ذریعے اسلحہ ناپالی سپلائی کیا جاتا ہے۔ مجھے خود کیپٹن ونود نے بتایا تھا"...... کاشی نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن ہم اب وہاں کیسے پہنچیں گے۔ ہم سے پہلے تو وہ انہیں لے کر نکل جائیں گے"...... ریکھا نے کہا۔

"نہیں۔ دارالحکومت سے چموری کا کافی فاصلہ ہے جبکہ یہاں سے وہ نزدیک ہے پھر واشو گروپ ان لوگوں کو جیپوں پر لاد کر چموری پہنچائے گا اور ہم وہاں پہلے سے پکٹنگ کر لیں گے۔ پھر جیسے ہی کیپٹن

ونود اور شاگل انہیں وصول کر کے کافرستان کی سرحد میں پہنچیں گے ہم ان پر اچانک فائر کھول دیں گے اور اس طرح کیپٹن ونود، شاگل اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے ہم عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے اڑیں گے"...... کاشی نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ شاگل کو ہلاک نہیں کرنا۔ پھر مسئلہ ٹیڑھا ہو جائے گا۔ ہم نے اس سے بس عمران اور اس کے ساتھیوں کو چھیننا ہے"۔ ریکھا نے فوراً ہی کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ ہم ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیں گے۔ پھر وہ وہاں پڑے رہ جائیں گے جبکہ ہم عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر سیدھے پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچ جائیں گے۔ وہاں کوئی بھی کہانی بنائی جا سکتی ہے۔ بہرحال کریڈٹ پاور ایجنسی کو ہی ملے گا"...... کاشی نے کہا تو ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

شاگل، کیپٹن ونود اور اپنے چار مسلح ساتھیوں کے ہمراہ دارالحکومت اور فیروتہ کے درمیان سرحد پر واقع ایک چھوٹی سی بستی چموری کے ایک نیم پختہ مکان میں موجود تھا۔ یہ پورا علاقہ انتہائی گھنے جنگل سے ڈھکا ہوا تھا اور چموری نام کی یہ چھوٹی سی بستی درختوں کی کٹائی کرنے والے مزدوروں کی آبائی بستی تھی۔ یہ لوگ صدیوں سے اس بستی میں رہتے چلے آ رہے تھے اور جنگل میں کٹائی کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتے تھے۔ یہ جنگل سرکاری تھا اور اس میں چونکہ عمارتی کام میں استعمال ہونے والی لکڑی کی کثرت تھی اس لئے جنگل باقاعدہ ٹھیکے پر دیا جاتا تھا اور ٹھیکیدار محکمہ جنگلات کے زیر ہدایت لکڑی کٹواتے اور پھر اسے جنگل سے باہر نکال کر ٹرکوں کے ذریعے پورے ملک میں بھجوا دیا جاتا تھا۔ گو اس بستی کے لوگ بے حد محنتی اور جفاکش تھے لیکن یہ صدیوں سے بے حد غربت کی زندگی

گزارتے چلے آ رہے تھے کیونکہ ٹھیکیدار انہیں انتہائی معمولی معاوضہ دیتے تھے لیکن گزشتہ کئی سالوں سے اس بستی کے رہنے والے چند افراد کی حالت سنبھلی ہوئی نظر آنے لگی تھی۔ انہوں نے جھونپڑیوں یا کچے مکانوں کی بجائے قدرے نیم پختہ مکان بنوا لئے تھے۔ اس کی وجہ واشو گروپ کے لئے اسلحہ کی سپلائی کا کام تھا۔ حکومت کافرستان کے آدمی اس جنگل میں بنے ہوئے خفیہ ذخیروں میں اسلحہ پہنچا دیتے تھے جہاں سے ان لوگوں کے ذریعے اسلحہ خاموشی سے سرحد پار واشو گروپ کو پہنچا دیا جاتا تھا اور حکومت کے ایجنٹ اور خاص طور پر واشو گروپ کی طرف سے انہیں خاصی معقول رقم مل جاتی تھی جس کی وجہ سے ان کی معاشی حالت باقی افراد کی نسبت زیادہ بہتر نظر آنے لگی تھی اور اس وقت شاگل اور کیپٹن ونود جس شخص کے مکان میں موجود تھے وہ اس بستی کا سب سے خوشحال شخص تھا اور اس کا نام کرشا تھا۔ کرشا کو باقاعدہ حکومت کافرستان کی طرف سے اسلحہ سپلائی کا نگران مقرر کیا گیا تھا اس لئے ایک لحاظ سے وہ سرکاری آدمی تھا اور اس کے ساتھ ساتھ وہ واشو گروپ سے بھی بھاری معاوضہ وصول کر لیا کرتا تھا اور اس کے علاوہ وہ بستی کے ان لوگوں سے جن سے وہ اسلحہ اٹھا کر لے جانے کے لئے کام لیتا تھا ان سے بھی وہ کمیشن لیا کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ خاصا خوشحال نظر آ رہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کے مکان میں کرسیاں، میز اور صوفے وغیرہ موجود تھے اور کیپٹن ونود اور شاگل اس وقت کرشا کے مکان کے ایک

کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ شاگل کے آدمی جنگل میں ادھر ادھر چھپے ہوئے تھے۔ گو انہیں اس طرح چھپانے کی ضرورت نہیں تھی لیکن شاگل کو وہم تھا کہ کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے اس نے انہیں باہر رہنے اور نگرانی کرنے کا حکم دے دیا تھا جبکہ شاگل وغیرہ کے سامنے ایک چھوٹا سا لیکن لانگ رینج کا جدید ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا جس کی کال چیک نہ کی جا سکتی تھی۔

"ابھی تک چیف تارشاک کی کال نہیں آئی۔ کہیں غداری تو نہیں کرے گا"...... اچانک شاگل نے کہا۔

"نہیں جناب۔ حکومت کافرستان سے غداری کر کے اس نے اپنی بد قسمتی پر تو مہر نہیں لگوانی"...... کیپٹن ونود نے جواب دیا۔

"نانسنس۔ میں حکومت کافرستان کی بات نہیں کر رہا۔ پاور ایجنسی بھی تو سرکاری ایجنسی ہے۔ وہ اس سے بھی تو مل سکتا ہے"۔ شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ انہیں تو معلوم تک نہیں ہو گا کہ کوئی واشو گروپ بھی ہے یا نہیں"...... کیپٹن ونود نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی اور شاگل نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ تارشاک کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے تارشاک کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس۔

اوور"...... شاگل نے بڑے فخریہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب مجھے اس لئے دیر ہو گئی ہے کہ یہاں ایک خاص چکر چل گیا تھا اور میں اس پر قابو پا لینے کے بعد آپ کو کال کرنا چاہتا تھا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل اور کیپٹن ونود دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کیسا خاص چکر۔ اوور"۔ شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"جناب۔ میں اس کی تفصیل تو آپ کو بتا رہا ہوں۔ کافرستان کی پاور ایجنسی کی مادام ریکھا اور ڈپٹی چیف کاشی نے کافرستان بارڈر سیکورٹی فورس کے راجندر کے ذریعے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو حاصل کرنے کے لئے باقاعدہ سازش کی اور سازش یہ تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے کمانڈر ڈیبی کے خصوصی ہیلی کاپٹر پر ساگری پہنچنا تھا جہاں سے وہ مخصوص جیپوں میں سالانگ پہنچ جاتے۔ راجندر نے اس ہیلی کاپٹر کے پائلٹ سٹوگر کے ساتھ سازش کر لی اور ان کے درمیان طے پایا کہ سٹوگر پرواز کے دوران ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو بے ہوش کر دے گا اور پھر وہ انہیں لے کر سیدھا آشم پہاڑی کے دامن میں پہنچے گا۔ آشم پہاڑی کے دامن والا حصہ ناپال میں ہے جبکہ بلندی والا حصہ کافرستان میں ہے اور یہ بارڈر سیکورٹی فورس کے ہیڈ کوارٹر سے کافی قریب ہے جبکہ مادام ریکھا اور کاشی اور راجندر اپنے ساتھ مسلح آدمیوں کو لے کر آشم پہاڑی کے اس حصے پر موجود رہیں گے جو

کافرستان میں ہے۔ ان کے پاس ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ سٹوگر ان بے ہوش پاکیشیائی ایجنٹوں کو آشم پہاڑی کے دامن میں اتار کر اس راجندر کے حوالے کر کے واپس چلا جاتا اور پھر مادام ریکھا اور کاشی کے آدمی ہیلی کاپٹر پر دامن میں آتے اور بے ہوش پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہیلی کاپٹر میں لاد کر کافرستان لے جاتے جبکہ ہم ساگری میں یا سالانگ میں انتظار کرتے رہ جاتے لیکن یہ سازش ہمارے نوٹس میں آ گئی۔ آشم پہاڑی کے دامن میں ہمارا ایک خفیہ اڈا موجود ہے اور ہمارے کافی افراد وہاں ہر وقت موجود رہتے ہیں اس لئے میں نے یہ پلان طے کر لیا کہ سٹوگر جب ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو بے ہوش کر کے راجندر کے حوالے کرے گا تو ہم ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو اپنی تحویل میں لے کر آپ تک پہنچا دیں گے۔ اوور"۔ تارشاک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور جیسے جیسے وہ تفصیل بتاتا جا رہا تھا ویسے ویسے شاگل کا چہرہ بگڑتا چلا جا رہا تھا۔

"پھر۔ پھر کیا ہوا۔ اب کیا ہوا ہے۔ اوور"...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں نے اپنی تجویز کے مطابق عمل کیا اور پاکیشیائی ایجنٹ اس وقت میری تحویل میں ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا اور کیپٹن ونود کا ستا ہوا چہرہ بھی بے اختیار چمک اٹھا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پاور ایجنسی کا کیا ہوا۔ اوور"...... شاگل نے انتہائی

اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"پاور ایجنسی انہیں تلاش کر کے اب واپس جا چکی ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ وہ کیسے۔ تفصیل بتاؤ تفصیل۔ اوور"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"میرے آدمی آشم پہاڑی کے دامن میں چھپے ہوئے تھے کہ دو ہیلی کاپٹروں پر چھ مسلح افراد راجندر، مادام ریکھا اور کاشی کافرستان والی سائیڈ پر پہنچ گئے۔ وہ سب وہیں رک گئے۔ البتہ راجندر نیچے دامن میں آ گیا۔ اس کے بعد راجندر اور سٹوگر نے ہیلی کاپٹر سے دو عورتوں اور چار مردوں کو بے ہوشی کے عالم میں اتار کر زمین پر لٹا دیا اور پھر سٹوگر ہیلی کاپٹر لے کر واپس چلا گیا۔ ہم تاک میں رہے۔ کافرستان والی سائیڈ سے ایک ہیلی کاپٹر پر پاور ایجنسی کے چھ افراد نیچے دامن میں پہنچ گئے۔ اب ہمارے لئے مداخلت ضروری ہو گئی تھی کیونکہ اب اگر ہم مداخلت نہ کرتے تو یہ لوگ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہیلی کاپٹر پر لے جاتے۔ چنانچہ میرے آدمیوں نے فائر کھول دیا۔ راجندر اور پاور ایجنسی کے چھ افراد ہلاک کر کے وہ چٹانوں کی اوٹ سے نکلے اور ان چھ بے ہوش افراد کو اٹھا کر اپنے اڈے میں پہنچ گئے۔ اس کے بعد مادام ریکھا، کاشی اور پاور ایجنسی کے چار افراد دوسرے ہیلی کاپٹر پر نیچے اترے۔ انہوں نے ہمارے آدمیوں کو تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن وہ ہمارا اڈا کسی صورت بھی تلاش نہ کر سکتے تھے

اس لئے آخرکار وہ واپس چلے گئے۔ اب یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہماری تحویل میں ہیں۔ چنانچہ مجھے اطلاع دی گئی اور میں نے پہلے اپنے آدمیوں سے کہا کہ وہ معلوم کریں کہ پاور ایجنسی کے لوگ اب کہاں ہیں کیونکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم جیسے ہی پاکیشیائی ایجنٹوں کو خفیہ اڈے سے باہر نکالیں یہ لوگ اچانک حملہ کر دیں۔ چنانچہ مجھے ابھی ابھی رپورٹ ملی ہے کہ مادام ریکھا، کاشی اور ان کے آدمی بارڈر سیکورٹی فورس کے ہیڈکوارٹر میں پہنچ گئے اور ابھی وہیں ہیں تو میں نے اپنے آدمیوں کو ان بے ہوش افراد کو اڈے سے نکال کر چموری پہنچانے کا حکم دے دیا ہے۔ میرے آدمی زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر چموری پہنچ جائیں گے۔ اوور"...... تارشاک نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو تارشاک۔ میں کیپٹن ونود بول رہا ہوں۔ تم اپنے آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو سپیشل سٹور میں پہنچا دیں اور پھر اس سٹور کو سیلڈ کر دیں اور واپس چلے جائیں۔ اوور"۔ اچانک کیپٹن ونود نے شاگل کو خاموش رہنے کا اشارہ کر کے خود بات کرتے ہوئے کہا تو شاگل کے چہرے پر پہلے تو غصے کے تاثرات ابھرے لیکن پھر سپیشل سٹور کی بات سن کر وہ نارمل ہو گیا۔

"ٹھیک ہے میں اطلاع دے دیتا ہوں۔ یہ زیادہ بہتر رہے گا۔ اس طرح ہمارے آدمی سامنے ہی نہیں آئیں گے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ جب سپیشل سٹور سیلڈ ہو جائے تو تم نے ہمیں اطلاع دینی ہے۔ اوور"...... کیپٹن ونود نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اطلاع کر دوں گا۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیپٹن ونود نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ بات کیوں کی ہے تم نے"...... شاگل نے کہا۔

"جناب۔ مجھے یقین ہے کہ مادام ریکھا اور کاشی آسانی سے واپس نہیں جائیں گی اور ہو سکتا ہے کہ ان کا کوئی آدمی واشو گروپ کے کسی آدمی کو پہچانتا ہو اور انہیں اطلاع مل جائے کہ واشو گروپ نے یہ حرکت کی ہے تو وہ فوراً سمجھ جائیں گی کہ واشو گروپ سے یہ کام ہم نے کرایا ہے اور اب ہم چموری میں ان ایجنٹوں کو وصول کریں گے"...... کیپٹن ونود نے کہا۔

"کیا احمقانہ بات کر رہے ہو۔ نانسنس۔ انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ کاشی میری بہن کی فرینڈ ہے اور میں پہلے ملٹری انٹیلی جنس کے سپلائی سیکشن میں تھا تو میں نے اسے بتایا تھا کہ یہ اسلحہ چموری کے راستے سپلائی کیا جاتا ہے اور اب اسے معلوم ہے کہ میں سیکرٹ سروس میں ہوں اور یقیناً جس طرح ہمارے آدمی پاور ایجنسی میں ہیں اسی طرح ان کے آدمی بھی ہمارے ہیڈکوارٹر میں ہوں گے اور اگر انہیں یہ اطلاع مل گئی کہ میں آپ کے ساتھ ہوں

تو وہ ساری بات سمجھ جائیں گی اس لئے حفظ ماتقدم کے طور پر میں نے یہ کام کیا ہے"...... کیپٹن ونود نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ پھر ٹھیک ہے"...... شاگل نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" جناب ہم باہر موجود اپنے آدمیوں کو بلا لیں تو زیادہ بہتر ہے ورنہ وہ کنفرم ہو جائیں گے اور پھر انہوں نے پیچھا نہیں چھوڑنا جبکہ انہیں سپیشل سٹور کے بارے میں علم نہ ہو سکے گا اور وہ یہاں جنگل میں ٹکریں مار کر آخر کار واپس چلے جائیں گے اور ہم بعد میں اطمینان سے ساری کارروائی کر لیں گے"...... کیپٹن ونود نے کہا۔

" لیکن اس بستی کے لوگوں سے انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم یہاں ہیں۔ پھر۔ شاگل نے کہا۔

" کرشنا کے ذریعے اس بات کو روکا جا سکتا ہے"...... کیپٹن ونود نے کہا تو شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا تو کیپٹن ونود اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا تاکہ باہر موجود آدمی کو ہدایت دے کر سب کو واپس بلوا لے اور پھر تھوڑی دیر بعد سارے مسلح آدمی مکان میں آ گئے تو کیپٹن ونود نے کرشنا کو بلا کر اسے ہدایات دیں اور پھر واپس وہ اس کمرے میں آ گیا جہاں شاگل موجود تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو کیپٹن ونود نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ تارشاک کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے

تارشاک کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ کیپٹن ونود اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کیپٹن ونود نے کہا۔

" جناب آپ کا مال سپیشل سٹور میں پہنچ چکا ہے اور سپیشل سٹور کو سیلڈ بھی کر دیا گیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کوئی پرابلم۔ اوور"...... کیپٹن ونود نے کہا۔

" نو جناب۔ کوئی پرابلم نہیں ہے۔ میرے آدمی واپس پہنچ چکے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ تھینک یو۔ آپ سے کیا ہوا وعدہ جلدی پورا کر دیا جائے گا۔ اوور"...... کیپٹن ونود نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" شکریہ جناب۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیپٹن ونود نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" یہ سپیشل سٹور کہاں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ عمران اور اس کے ساتھی وہاں سے نکل جائیں"...... شاگل نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" اوہ نہیں جناب۔ اول تو انہیں جلد ہوش نہیں آ سکتا اور اگر آ بھی گیا تو سپیشل سٹور اندر سے کھل ہی نہیں سکتا۔ اسے باہر سے ایک خصوصی میکنزم کے تحت کھولا اور بند کیا جاتا ہے اور وہ اس قدر مضبوط ہے کہ کسی صورت بھی اسے نہ توڑا جا سکتا ہے اور نہ ہی تباہ کیا جا سکتا ہے۔ آپ بے فکر رہیں"...... کیپٹن ونود نے کہا۔

" لیکن ہم کب تک یہاں ایسے بیٹھے رہیں گے"...... شاگل نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

" جناب۔ ایک ڈیڑھ گھنٹہ دیکھ لیں اور پھر ہم انہیں نکال کر لے جائیں گے"...... کیپٹن ونود نے کہا تو شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ابھی دس پندرہ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ کرشنا تیز تیز قدم اٹھاتا اندر داخل ہوا۔

" جناب۔ دو ہیلی کاپٹروں پر دو عورتیں اور چار مسلح مرد یہاں پہنچے ہیں اور آپ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں لیکن میرے آدمیوں نے آپ کی یہاں موجودگی سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ سرکاری آدمی ہیں اور اب وہ جنگل میں جائزہ لے رہے ہیں"۔ کرشنا نے کہا۔

" انہیں جائزہ لینے دو اور ٹکریں مارنے دو۔ وہ خود ہی واپس چلے جائیں گے"...... کیپٹن ونود نے کہا تو کرشنا سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا لیکن دس منٹ بعد ہی اچانک باہر سے ریکھا کے چیخنے کی آواز سنائی دی تو شاگل اور کیپٹن ونود دونوں بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

" جناب۔ مادام ریکھا اور کاشی باہر موجود ہیں اور وہ فوری آپ سے ملنا چاہتی ہیں"...... اچانک ایک آدمی نے اندر داخل ہو کر کہا تو شاگل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" بلاؤ انہیں اندر"...... شاگل نے کہا تو وہ آدمی واپس چلا گیا۔

کیپٹن ونود ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو ریکھا اور کاشی دونوں اندر داخل ہوئیں۔

" تم یہاں کیوں آئی ہو"...... شاگل نے بھینچے بھینچے تلخ لہجے میں کہا۔

" سنو چیف شاگل۔ ہم آپس میں لڑ کر کافرستان کے مفادات کے خلاف مسلسل کام کر رہے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے واشو گروپ کے ساتھ مل کر پاکیشیائی ایجنٹوں کو یہاں منگوا لیا ہے اور اب انہیں کسی سپیشل سٹور میں رکھوا دیا ہے۔ اگر تم انکار کرو گے تو میں یہیں سے پرائم منسٹر صاحب کو فون کر کے پوری فوج یہاں کال کر لوں گی"...... ریکھا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" کر لو۔ میں انہیں بتا دوں گا کہ تم نے کمانڈر ڈیسی کے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ سے سازش کر کے ان ایجنٹوں کو حاصل کرنے کی ناکام کوشش کی ہے"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تمہارے اور تارشاک کے درمیان ٹرانسمیٹر پر جو بات چیت ہوئی ہے وہ نہ صرف ہم نے سن لی ہے بلکہ ٹیپ بھی کر لی ہے۔ تمہارا خیال تھا کہ تمہارا یہ ٹرانسمیٹر سپیشل ہے اور اس کی کال کیچ نہ ہو سکے گی جبکہ ہمارے پاس بھی سپیشل ٹرانسمیٹر کال کیچر ہے اور اس کی نشاندہی پر ہی ہم یہاں پہنچے ہیں"...... ریکھا نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"یہ سب بکواس ہے۔ سازش ہے۔ تم خواہ مخواہ مجھ پر الزام لگا رہی ہو"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب میں عرض کرتی ہوں"...... اچانک کاشی نے نرم لہجے میں کہا۔

"تم خاموش رہو۔ مجھے ریکھا سے بات کرنے دو"...... شاگل نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم آپس میں صلح کر لیں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیں ورنہ ہماری آپس میں لڑائی کا فائدہ پہلے بھی ہمیشہ انہوں نے اٹھایا ہے اور اب پھر وہ اٹھائیں گے اور آپ نے پہلے ہی دیکھا ہے کہ ہماری آپس کی لڑائی کی وجہ سے وہ لوگ باوجود ہم دونوں ایجنسیوں کی کوششوں کے سرحد پار کر جانے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے کہ سرحد پار کر جانے کے باوجود انہیں واپس لے آیا گیا ہے لیکن اگر ہم اسی طرح لڑتے رہے تو وہ لازماً دوبارہ نکل جانے میں کامیاب ہو جائیں گے اور پھر ہمارے ہاتھ نہیں آئیں گے اور اس بار صدر صاحب نے سختی سے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ جو ایجنسی ناکام رہے گی اس کا کورٹ مارشل ہو گا اور اگر دونوں ایجنسیاں ناکام رہیں تو دونوں کا کورٹ مارشل ہو گا"...... کاشی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"کیسے ہو گا ہمارا کورٹ مارشل۔ ہماری تحویل میں ہیں پاکیشیائی ایجنٹ"...... شاگل نے کہا۔

"جناب۔ واقعی آپ کی اور تارشاک کی گفتگو ٹیپ شدہ موجود ہے اور نہ صرف یہ بلکہ پہلی گفتگو بھی ہمارے پاس ٹیپ شدہ ہے جس میں تارشاک نے آپ کو تفصیل بتائی تھی کہ کس طرح انہوں نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو کور کیا لیکن آپ کی وجہ سے تارشاک کے آدمیوں نے ہمارے آدمیوں کو بھی ہلاک کر دیا اور دشمن ایجنٹوں کو لے اڑے۔ اب جب یہ ٹیپس صدر صاحب کے سامنے پیش ہوں گی تو پھر آپ سوچیں کہ کیا ہو گا اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں آپس میں صلح کر کے ان ایجنٹوں کا خاتمہ کر دینا چاہئے اور پھر اسے مشترکہ جدوجہد کے نتیجے کے طور پر صدر صاحب کے سامنے پیش کرنا چاہئے۔ اس طرح دونوں کو شاباش بھی ملے گی اور یہ خوفناک ایجنٹ بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے"...... کاشی نے جواب دیا تو شاگل کے چہرے پر پہلی بار نرمی کے آثار نمودار ہوئے۔ شاید یہ اس گفتگو کی ٹیپس کے حوالے کا اثر تھا جس میں تارشاک نے تفصیل بتائی تھی اور اسے معلوم تھا کہ اس ٹیپس کے بعد صورت حال واقعی اس کے خلاف بھی جا سکتی ہے۔

"بات تو آپ کی ٹھیک ہے لیکن"...... شاگل نے نرم لہجے میں کہا۔

"جناب شاگل۔ آپ مجھ سے سینئر بھی ہیں اور تجربہ کار بھی اس لئے میں آپ کے مقابل واقعی شکست تسلیم کرتی ہوں۔ آپ بے شک اسے اپنا کارنامہ بنا کر پیش کر دیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے

لیکن بہرحال کافرستان کو فائدہ پہنچنا چاہئے"...... ریکھا نے کہا تو شاگل کا چہرہ یکلخت چمک اٹھا۔

"اوہ۔ اوہ ریکھا۔ تم یہ کہہ رہی ہو۔ تمہارے اندر واقعی بے پناہ صلاحیتیں ہیں۔ ٹھیک ہے میں تمہاری اور کاشی کی بات سے متفق ہوں۔ ہمیں آپس میں نہیں الجھنا چاہئے۔ اوکے۔ میں تیار ہوں"۔ شاگل نے فوراً ہی کہا تو ریکھا اور کاشی کے ساتھ ساتھ کیپٹن ونود کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"شکریہ۔ اب یہ ہمارا مشترکہ مشن ہے اور ہم مشترکہ رپورٹ پیش کریں گے"...... ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل مشترکہ ہے"...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر چلیں۔ ان لوگوں کو پہلے ہلاک کریں پھر واپس دارالحکومت پہنچیں۔ کہاں ہے یہ سپیشل سٹور"...... ریکھا نے کہا۔

"میں کرشا کو بلاتا ہوں پھر اکٹھے ہی وہاں چلیں گے"۔ کیپٹن ونود نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو پہلے چند لمحوں تک تو وہ غنودگی کے عالم میں رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگ اٹھا تو وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ کمرہ۔ یہ کیا ہے"...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں جب اپنے بے ہوش پڑے ہوئے ساتھیوں پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ ہمیں کہاں پہنچایا گیا ہے۔ کیا مطلب"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے مناظر یکلخت گھوم گئے تھے۔ اسے یاد تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت کمانڈر ڈیبی کے سرکاری ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر ساگری گاؤں جا رہا تھا جہاں سے انہوں نے جیپوں پر سالانگ جانا تھا اور سالانگ

سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے وہ پاکیشیا پہنچ جاتے۔ کمانڈر ڈیسی نے یہ سارے انتظامات کر دیئے تھے اور چونکہ وہ کافرستانی سرحد کراس کر کے ناپال پہنچ چکے تھے اس لئے اب وہ ہر لحاظ سے مطمئن تھے لیکن پھر اچانک ہیلی کاپٹر میں بیٹھے بیٹھے ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی نامانوس سی بو اس کی ناک سے ٹکرائی ہو لیکن یہ احساس صرف ایک لمحے کے لئے ہوا تھا۔ دوسرے لمحے اس کا ذہن تاریک دلدل میں جیسے ڈوبتا چلا گیا اور اب اسے ہوش آیا تو وہ یہاں ایک بڑے سے کمرے کے فرش پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھی بھی فرش پر پڑے ہوئے تھے اور ابھی تک بے ہوش تھے۔ عمران بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ سب کیا ہے۔ یہ کون سی جگہ ہے اور یہ ہمارے ساتھ کیوں ایسا ہوا ہے"...... عمران نے اٹھ کر کمرے کے فولادی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ اسے احساس ہوا تھا کہ یہاں ہر طرف بارود کی ہلکی ہلکی بو موجود ہے اور پھر عمران اس کمرے سے نکل کر دوسرے کمرے میں پہنچ گیا اور تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس اس کمرے میں پہنچا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے تو اس کے چہرے پر حیرت اور الجھن کے تاثرات بیک وقت موجود تھے۔ یہ عمارت جہاں یہ موجود تھے اپنی ساخت کے لحاظ سے اسلحے کا کوئی بڑا سٹور تھا لیکن یہاں کسی قسم کا اسلحہ موجود نہ تھا اور نہ ہی یہاں کوئی آدمی تھا۔ البتہ یہاں پھیلی ہوئی بارود کی بو

کے ساتھ ساتھ کمروں میں فرش پر ایسے نشانات موجود تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہاں اسلحے کی مخصوص ساخت کی پیٹیاں رکھی جاتی ہوں۔ عمران نے اپنی جیبیں ٹٹولیں لیکن اس کے پاس کوئی اسلحہ نہ تھا کیونکہ انہوں نے ناپال سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے پاکیشیا پہنچنا تھا اور وہ ہر لحاظ سے مطمئن تھے اور اسلحہ ایئرپورٹ پر چیک کیا جا سکتا تھا اس لئے انہوں نے اپنے ساتھ اسلحہ رکھا ہی نہ تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔ اس نے صفدر کو چیک کیا تو اسے احساس ہوا کہ جس زود اثر گیس سے انہیں ہیلی کاپٹر کے اندر بے ہوش کیا گیا تھا اس کے اثرات خاصے کم ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اس نے صفدر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد صفدر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہوئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پھر وہ ساتھ پڑے ہوئے تنویر کی طرف بڑھ گیا۔ سب سے آخر میں صالحہ تھی اور پھر جب صالحہ کے جسم میں بھی حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے۔ اسی لمحے صفدر کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا اور اس طرح باری باری سب ہی ہوش میں آ گئے اور ظاہر ہے سب کا یہی سوال تھا کہ یہ کیا ہوا ہے اور وہ کہاں ہیں اور کیوں ایسا ہوا ہے۔

"میرا خیال ہے کہ اب پاکیشیا کو ہماری ضرورت نہیں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہم کافرستان میں"...... صفدر نے حیران ہو کر

کہا۔

"یہ تو معلوم نہیں ہے البتہ ہم کسی اسلحہ کے سٹور میں ہیں اور اس سٹور سے نکلنے کا بظاہر کوئی راستہ نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"راستہ نہیں ہے۔ کیا مطلب۔ کیوں نہیں ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"اب یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جس نے ہمیں یہاں پہنچایا ہے اس کا خیال ہو گا کہ ہم اس بے ہوشی کی حالت میں عالم ارواح پہنچ جائیں گے کیونکہ یہاں بارود کی تیز بو پھیلی ہوئی ہے اور مکمل طور پر سیلڈ ہونے کی وجہ سے ظاہر ہے یہاں تازہ آکسیجن داخل ہی نہیں ہو سکے گی اور بارود کی موجودگی کی وجہ سے ویسے ہی آکسیجن جلدی غائب ہو جاتی ہے اس لئے ہم اطمینان سے ہلاک ہو جائیں گے اور پھر صدیوں بعد کوئی ماہر آثار قدیمہ جب اس سٹور کو بالکل اسی طرح کھولے گا جس طرح مصری ماہرین آثار قدیمہ اہراموں کو کھولتے ہیں تو ہمارے ڈھانچے سامنے آجائیں گے اور پھر ہم پر تحقیق ہو گی۔ کتابیں شائع ہوں گی، بڑی بڑی کانفرنسیں منعقد ہوں گی اور آخر میں یہ نتیجہ نکالا جائے گا کہ ہم کسی گمشدہ انسانی نسل کی وہ کڑیاں ہیں جو پہلے ماہرین کو نہ مل رہی تھیں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"فضول باتیں کر کے کیوں اپنا ذہن خراب کر رہے ہو۔ چلو

اٹھو۔ ہم نے یہاں سے باہر جانا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں کہ یہاں سے باہر جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اگر یہ اسلحے کا سٹور ہے تو ظاہر ہے اسلحہ باہر سے ہی اندر آتا ہو گا اور باہر جاتا بھی ہو گا"۔ صفدر نے کہا۔

"میں نے سرسری طور پر چیک تو کیا ہے بہرحال اب ذرا گہری نظروں سے چیک کر لیتے ہیں"...... عمران نے کہا اور وہ سب اس کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گئے لیکن تھوڑی دیر بعد سب کے چہروں پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس پوری عمارت میں اندرونی دروازے تو تھے لیکن بیرونی دروازہ ایک بھی نہ تھا اور نہ صرف کوئی دروازہ بلکہ کوئی کھڑکی، روشندان وغیرہ بھی نہ تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ کسی بند ڈبے میں مقید کر دیئے گئے ہوں۔ پھر عمران کے کہنے پر دیواروں کو ٹھونک بیٹ کر چیک کیا گیا لیکن تمام دیواریں ٹھوس تھیں۔ چھتوں کو چیک کیا گیا لیکن چھتوں میں بھی کوئی سوراخ وغیرہ نہ تھا اور دیواریں ایسے ٹھوس میٹریل کی بنی ہوئی تھیں کہ شاید ایٹم بم سے ٹوٹ سکیں تو ٹوٹ سکیں ورنہ عام بموں یا ڈائنامنٹ سے انہیں توڑنا تقریباً ناممکن نظر آ رہا تھا اور یہ عمارت چھوٹے بڑے چھ کمروں پر مشتمل تھی لیکن یہ سارے کمرے خالی تھے اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا انہیں فضا میں بھاری پن کا

احساس ہوتا جارہا تھا۔

" عمران صاحب یہاں واقعی آکسیجن تیزی سے کم ہوتی جا رہی ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

" میں نے تو کہا تھا کہ یہاں سے روحیں ہی نکل سکیں گی اور ڈھانچے پڑے رہ جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم مسکرا رہے ہو کیا تمہیں حالات کی نزاکت کا احساس نہیں ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میرا خیال ہے کہ ہم خواہ مخواہ چکراتے پھر رہے ہیں۔ اس جگہ سے باہر جانے کا راستہ یقیناً کسی سرنگ کے ذریعے ہوگا اور سرنگ کسی تہہ خانے سے جاتی ہوگی"...... اچانک صالحہ نے کہا۔

" نہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہاں کوئی تہہ خانہ نہیں ہے۔ البتہ ایک دیوار کی ہیئت پر مجھے شک ہے کہ وہ موونگ دیوار ہے اور کسی سسٹم کے تحت وہ حرکت کرتی ہوگی"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کون سی دیوار"...... سب نے ہی چونک کر پوچھا۔

" یہ سامنے والی دیوار۔ تم نے غور نہیں کیا۔ اس دیوار اور دوسری دیواروں میں ساخت کا فرق ہے۔ دوسری دیواریں باقاعدہ دیواریں ہیں جبکہ یہ دیوار لگتا ہے کسی چادر سے بنائی گئی ہے۔ دوسری دیواروں کی نسبت یکساں نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو سب اس دیوار کی طرف بڑھ گئے اور پھر غور سے اسے دیکھنے کے بعد

وہ بھی اس نتیجے پر پہنچ گئے کہ عمران کی بات درست ہے۔ راستہ اس دیوار کی حرکت سے ہی پیدا ہوتا ہوگا لیکن اب انہیں سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اس دیوار کو کیسے حرکت میں لایا جائے۔

" اس کا میکنزم چیک کرو۔ اس کے ذریعے ہی اسے حرکت میں لایا جا سکتا ہے"...... جولیا نے کہا اور پھر باوجود سر توڑ کوشش کے وہ اس کا میکنزم چیک نہ کر سکے۔

" تم کیا سوچ رہے ہو عمران"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا جس کی فراخ پیشانی پر اس وقت شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا نظر آ رہا تھا۔

" میں سوچ رہا ہوں کہ آخر ہم لوگ کن لوگوں کے ہتھے چڑھ گئے ہیں اور انہوں نے کیوں ہمیں اس سٹور میں لا کر بند کیا ہے۔ وہ آخر کیا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا اور سب نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے وہ عمران کی اس سوچ سے متفق ہوں۔

" میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہم دوبارہ کافرستان پہنچ چکے ہیں۔ یقیناً ریکھا یا شاگل کو یہ اطلاع مل گئی ہوگی اور انہوں نے اس پائلٹ سے سازش کر کے ہمیں بے ہوش کر کے یہاں پہنچایا ہوگا"...... صفدر نے کہا۔

" اگر ایسی بات ہے بھی سہی تو ہمیں یہاں قید میں رکھنا بلکہ اس طرح زندہ رکھنا اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے اور پھر حکومت ایسے [illegible] کے سٹور نہیں بنایا کرتی۔ یہ تو مجھے لگتا ہے کہ ہم کسی باغی تنظیم کے

ہاتھ لگ گئے ہیں کیونکہ اس انداز کے بند سٹور ہمیشہ ایسی تنظیمیں ہی بناتی ہیں جو کسی حکومت کے خلاف لڑ رہی ہوتی ہیں"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک عقبی چھوٹے کمرے میں سیٹی کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز سن کر وہ سب اچھل پڑے اور تیزی سے اس چھوٹے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔ آواز ایک دیوار کے اندر سے آ رہی تھی اور یہ آواز کسی ٹرانسمیٹر کی کال لگتی تھی۔ عمران نے دیوار پر ہاتھ مارا تو چند لمحوں بعد ہی دیوار کی ایک سائیڈ کسی تختے کی طرح کھل گئی اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ ایک خفیہ الماری تھی اور اس میں جدید ساخت کے دس بارہ ٹرانسمیٹر موجود تھے۔ یہ تمام ٹرانسمیٹر نئے تھے اور ایک ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکل رہی تھی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھایا تو بے اختیار اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ ٹرانسمیٹر کی کال رسیور کرنے والا بٹن پہلے سے ہی پریسڈ تھا۔ شاید بٹن نادانستگی میں پریسڈ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اس پر کال رسیور ہونے لگ گئی تھی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا اور اس کے ساتھ ہی ایک آواز اس کے کانوں میں پڑی تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ بولنے والا کسی کو بتا رہا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو جموری سٹور میں پہنچا دیا گیا ہے اور سٹور کو باہر سے سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ پھر دوسری طرف سے بولنے والے نے اپنا نام کیپٹن ونود بتایا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ ونود نام سے ہی وہ سمجھ گیا

تھا کہ وہ کافرستان میں ہیں اور اس کیپٹن ونود نے کسی سے ان کا سودا کیا ہے۔ کال ختم ہو جانے پر عمران نے ٹرانسمیٹر پر نئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ ٹرانسمیٹر میں کال تھرو کرنے کا کوئی سلسلہ ہی نہ تھا۔

"اوہ۔ یہ صرف رسیونگ سیٹ ہیں مکمل ٹرانسمیٹر نہیں حالانکہ ساخت کے لحاظ سے یہ ٹرانسمیٹر لگتے ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ایک ایک کر کے اس الماری میں موجود تمام ٹرانسمیٹروں کو چیک کیا لیکن وہ سب واقعی رسیونگ سیٹ تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم نہ صرف کافرستان میں ہیں بلکہ کافرستان کی کسی ایجنسی کی قید میں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ونود نام سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ایجنسیاں تو دو ہی ہمارے پیچھے تھیں ایک پاور ایجنسی اور دوسری سیکرٹ سروس۔ اب معلوم نہیں کہ اس کیپٹن ونود کا تعلق کس ایجنسی سے ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"جو بھی ہے بہرحال اب یہ لوگ ہمیں ہلاک کرنے ہی یہاں آئیں گے۔ انہیں اب اطلاع مل گئی ہے کہ ہم یہاں موجود ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ہمارے پاس تو کوئی اسلحہ بھی نہیں ہے"...... صالحہ نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی عقل بھی ہے اور ہاتھ پیر بھی اور دوسری بات یہ کہ وہ لوگ یہ سمجھ کر یہاں آئیں گے کہ ہم انہیں بے ہوشی کے عالم میں ملیں گے جبکہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہوش میں آچکے ہیں اس لئے مایوس ہونے اور پریشان ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"...... عمران نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کی اس بات کا واقعی سب پر انتہائی مثبت اثر پڑا اور ان کے ستے ہوئے چہرے یکلخت نارمل ہو گئے۔

"عمران صاحب۔ اس بار ہم نے آپ کی بات نہیں ماننی"۔ اچانک صفدر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے حتیٰ کہ عمران بھی حیرت بھری نظروں سے صفدر کو دیکھنے لگا تھا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"آپ نے ہمیشہ ریکھا اور شاگل کی ہلاکت سے گریز کیا ہے جس کے نتیجے میں ہم اس چکر میں پھنس گئے ہیں۔ اب اگر موقع ملا تو ہم آپ کی بات نہیں مانیں گے۔ اب انہیں ہلاک ہونا پڑے گا"۔ صفدر نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"تم نے خود موقع ملنے کی بات کی ہے۔ ٹھیک ہے مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ کی یہ سوچ غلط ہے کہ ہم یہاں بیٹھے ان کی آمد کا انتظار کرتے رہیں"...... چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس سٹور کی آب و ہوا میرے خلاف ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ میری سوچی سمجھی رائے ہے جو پارٹی بھی یہاں آئے گی وہ مسلح بھی ہو گی اور ان کی تعداد بھی کافی ہو گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ راستہ کھولتے ہی اندر میزائل فائرنگ شروع کر دیں اس لئے ہمیں اس طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھنا چاہئے"۔ کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم باقاعدہ تالیاں بجانا شروع کر دیں۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھنا نہ سہی ہاتھ پر ہاتھ مارنا سہی"...... عمران نے کہا۔

"کیپٹن شکیل کی بات درست ہے۔ اس طرح ہم میں سے کچھ ساتھی مارے بھی جا سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ اوہ۔ میں نے تو اس پوائنٹ پر سوچا ہی نہ تھا۔ ٹھیک ہے اب ہمیں یہاں سے نکلنا چاہئے"۔ عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ شاید جولیا کی بات سن کر اس کے ذہن میں پہلی بار خیال آیا تھا کہ خالی ہاتھ مقابلہ کرنے کی صورت میں وہ انہیں شکست دے تو دیں لیکن ان میں سے کوئی نہ کوئی ساتھی یا چند ساتھی ہلاک بھی ہو سکتے ہیں اور ظاہر ہے کہ عمران کسی صورت بھی یہ بات برداشت نہ کر سکتا تھا اس لئے اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آؤ۔ اس دیوار کو ایک بار پھر چیک کریں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس کی ایک دیوار کے بارے میں اس نے خیال ظاہر کیا تھا کہ اس دیوار کی حرکت سے راستہ کھل سکتا ہے اور عمران کے چہرے پر چھا جانے والے تاثرات کو دیکھتے ہوئے سب کے چہروں پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ انہیں یقین تھا کہ اب عمران لازماً کوئی نہ کوئی راستہ تلاش کر لے گا۔ عمران اس دیوار کے قریب جا کر رکا اور چند لمحوں تک وہ اس طرح غور سے دیوار کو دیکھتا رہا جیسے دیوار کے آر پار دیکھ رہا ہو جبکہ اس کے ساتھی اس طرح خاموش کھڑے اسے دیکھ رہے تھے جیسے بچے کسی شعبدہ باز کو دیکھتے ہیں کہ وہ اچانک کوئی شعبدہ دکھائے گا۔

"تم یہیں ٹھہرو۔ میں آرہا ہوں"...... عمران نے اچانک مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں انہیں ہوش آیا تھا۔ کچھ دیر بعد عمران واپس آیا تو وہ خالی ہاتھ تھا لیکن وہ آتے ہی دیوار کے ساتھ بیٹھ کر اس کی جڑ میں ہاتھ سے زمین تھپتھپانے لگا۔ اس نے دیوار کی ایک سمت سے زمین کو ہاتھ سے تھپتھپانا شروع کر دیا اور دوسری سمت کو بڑھتا چلا گیا۔ اچانک ایک جگہ اس کا ہاتھ رک گیا۔ اس نے انگلیوں کی مدد سے کچی زمین کو کھودنا شروع کر دیا۔

"میرے پاس خنجر ہے عمران صاحب"...... اچانک کیپٹن شکیل

نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ تو اب تک اسے چھپائے کیوں کھڑے ہو۔ نکالو"۔ عمران نے چونک کر کہا تو کیپٹن شکیل نے اپنا کوٹ اتارا اور اس کے استر کے اندرونی طرف ایک دھاگہ کھینچ کر اس نے دو انگلیاں اس کے اندر ڈالیں۔ دوسرے لمحے ایک باریک دھار کا چپٹا سا خنجر اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے خنجر عمران کی طرف بڑھا دیا اور کوٹ دوبارہ پہن لیا۔ عمران نے اس بار خنجر کی مدد سے زمین کو تیزی سے کھودنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد ہی اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ دیوار کی زمین کے اندر بنیاد موجود نہ تھی بلکہ باقاعدہ فولادی ریلنگ تھی۔ جہاں یہ دیوار بنائی گئی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ عمران کا آئیڈیا درست تھا کہ یہ دیوار باقاعدہ حرکت کرتی تھی۔ عمران نے اس ریلنگ کے نیچے کی زمین کھود ڈالی اور چند لمحوں بعد وہ وہاں اتنا بڑا سوراخ کر لینے میں کامیاب ہو گیا کہ اس کا ہاتھ ریلنگ کے نیچے سے ہو کر دوسری طرف جا سکتا تھا۔ عمران نے اپنا ہاتھ دوسری طرف کیا اور پھر اس نے اس انداز میں کچھ ٹٹولنا شروع کر دیا جیسے وہ کوئی خاص چیز ہاتھ کی مدد سے تلاش کر رہا ہو۔ چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ کو واپس اندر کی طرف جھٹکا دے کر کھینچا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی دیوار تیزی سے سائیڈ میں سرک کر غائب ہو گئی اور اب وہاں اتنا خلا موجود تھا کہ جس میں سے نہ صرف آدمی بلکہ کوئی بڑی چیز بھی لے جائی جا سکتی تھی۔ دوسری طرف ایک

سرنگ نما راہداری تھی جو اوپر کی طرف اٹھتی چلی جا رہی تھی اور آخر میں ایک چٹان نظر آ رہی تھی۔ وہ سب اس خلا سے گزر کر اس راہداری میں سے ہوتے ہوئے اس چٹان کے قریب پہنچ کر رک گئے عمران نے چٹان کی سائیڈوں پر موجود مٹی کو خنجر کی مدد سے کھودنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد وہ ایک سرخ رنگ کی تار مٹی سے برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے خنجر کی مدد سے اس تار کو ایک جھٹکے سے کاٹا تو چٹان ہلکی سی گڑگڑاہٹ سے ایک سمت پر گھومتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی روشنی اور تازہ ہوا اندر داخل ہوئی اور انہیں اوپر گھنے درخت اور جھاڑیاں نظر آنے لگ گئیں۔ عمران نے سر باہر نکال کر دیکھا اور پھر وہ تیزی سے اوپر چڑھ کر باہر آ گیا۔ اس کے پیچھے ایک ایک کر کے سارے ساتھی بھی باہر آ گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک گھنے جنگل کے اندر موجود ہیں۔ اچانک انہیں دور سے کھٹکا سنائی دیا تو وہ سب چونک کر اس طرف دیکھنے لگے جدھر سے آواز سنائی دی تھی۔

"جھاڑیوں کی اوٹ لے لو۔ دو مسلح آدمی آ رہے ہیں۔ ہم نے انہیں اس طرح گرانا ہے کہ آواز بھی نہ نکلے اور ان کا اسلحہ بھی ہم حاصل کر سکیں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب تیزی سے ادھر ادھر جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گئے اور پھر چند لمحوں بعد واقعی درختوں کی اوٹ سے دو مسلح آدمی ادھر ہی آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ مشین گنیں ان کے ہاتھوں میں تھیں اور وہ خاصے چوکنا

اور ہوشیار نظر آ رہے تھے لیکن عمران اور اس کے ساتھی دم سادھے بیٹھے ہوئے تھے اور پھر جیسے ہی وہ دونوں اس جھاڑی کے قریب پہنچے جہاں تنویر اور صفدر چھپے ہوئے تھے تو تنویر اور صفدر دونوں بجلی کی سی تیزی سے جھاڑی کی اوٹ سے نکلے اور دوسرے لمحے ہلکے ہلکے دو دھماکوں اور گھٹی گھٹی چیخوں کے ساتھ ہی وہ دونوں اپنی گردنیں تڑوا کر زمین پر پڑے دکھائی دے رہے تھے۔ تنویر اور صفدر دونوں نے واقعی انتہائی تیز رفتاری سے یہ سارا عمل سرانجام دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی تنویر اور صفدر دونوں نے ان دونوں کے ہاتھوں سے گرنے والی مشین گنیں اٹھا لیں۔

"آؤ اب ادھر چلیں جدھر سے یہ آ رہے تھے"...... عمران نے جھاڑی کی اوٹ سے نکلتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب دبے دبے قدموں اور محتاط انداز میں چلتے ہوئے اس طرف کو بڑھتے چلے گئے جدھر سے وہ دونوں آدمی آئے تھے۔ ابھی انہوں نے کچھ ہی فاصلہ طے کیا ہو گا کہ اچانک عمران نے ہاتھ اٹھا کر اپنے پیچھے آنے والوں کو رکنے کا اشارہ کیا اور وہ سب ٹھٹھک کر رک گئے۔ عمران کو دور ایک درخت کی اوٹ میں ایک مسلح آدمی کھڑا نظر آ گیا تھا۔ گو اس کا رخ دوسری طرف تھا لیکن بہرحال وہ چوکنا انداز میں کھڑا تھا۔ کبھی کبھی وہ گردن موڑ کر دائیں بائیں بھی نظریں دوڑا لیتا تھا لیکن اس کی زیادہ تر توجہ سامنے کی طرف ہی تھی۔ عمران دبے قدموں آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر اچانک اس نے کسی بھوکے چیتے کی طرح اس پر جھپٹا مارا اور دوسرے

لمحے وہ آدمی اس کے بازوؤں میں پھڑکتا ہوا پیچھے ہٹنے لگا۔ عمران نے ایک ہاتھ اس کے منہ پر اور دوسرا اس کے سینے کے گرد رکھ کر اسے اس انداز میں جکڑ لیا تھا کہ باوجود تڑپنے کے وہ اپنے آپ کو چھڑوا نہ پا رہا تھا۔ ایک بازو کے گرد عمران کا بازو تھا جبکہ اس کے دوسرے بازو کو عمران نے سینے پر سے گھومتے ہوئے بازو میں جکڑ رکھا تھا اور عمران تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا جا رہا تھا۔

"خبردار اگر آواز نکالی تو ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا"۔ عمران نے غراتے ہوئے اس کے کان میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کے منہ پر رکھا ہوا ہاتھ ہٹا کر اس کی گردن کے گرد ڈال کر ہاتھ کو پوری قوت سے دبا دیا۔ اس آدمی نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"پپ۔ پپ۔ پرکاش۔ پرکاش"...... اس آدمی نے رک رک کر اور گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔

"کس ایجنسی سے تمہارا تعلق ہے"...... عمران نے دوسرا سوال کیا اور ساتھ ہی گردن کے بازو کو ہلکا سا جھٹکا دیا۔

"پپ۔ پپ۔ پاور ایجنسی۔ پاور ایجنسی سے"...... پرکاش نے پہلے سے زیادہ گھٹے گھٹے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی تلاشی لو"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو

صفدر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اس آدمی کی تلاشی لینا شروع کر دی جبکہ مشین گن پہلے ہی حملے کے وقت اس کے ہاتھ سے گر چکی تھی اور اسے کیپٹن شکیل نے اٹھا لیا تھا۔ چند لمحوں بعد صفدر اس آدمی کی جیب سے ایک مشین پسٹل نکال لینے میں کامیاب ہو گیا۔

"تم یہاں کس کی تلاش کرتے پھر رہے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"مم۔ مم۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔ میری تو ابھی نئی نئی شادی ہوئی ہے"...... اس آدمی نے رک رک کر کہا تو عمران نے یکلخت دونوں بازو ہٹا لئے اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ البتہ صفدر کے ہاتھ سے اس نے مشین پسٹل لے لیا تھا۔ پرکاش نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلنا شروع کر دی۔

"تم۔ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو"...... پرکاش نے چند لمحوں بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم کہاں چھپے ہوئے تھے۔ ہم نے تو اس جنگل کا ایک ایک چپہ دیکھ ڈالا ہے"...... پرکاش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اب وہ پوری طرح سنبھل گیا ہے۔

"جب تم لوگوں نے خود ہی یہاں چھپایا ہے تو پھر تم ہمیں تلاش کیوں کر رہے تھے"...... عمران نے کہا تو پرکاش بے اختیار چونک

پڑا۔

"اوہ نہیں۔ ہم تو تمہیں تلاش کر رہے تھے۔ مجھے لالو نے بتایا ہے کہ تمہیں واشو گروپ نے سیکرٹ سروس کے لئے ہم سے چھینا تھا اور انہوں نے تمہیں یہاں چھپا دیا تھا"...... پرکاش نے کہا۔

"لالو کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ مادام ریکھا اور میڈم کاشی کے ساتھ سیکرٹ سروس کے چیف شاگل سے ملنے گیا ہوا ہے"...... پرکاش نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"پوری تفصیل بتاؤ پرکاش۔ ہم تمہیں زندہ چھوڑ دیں گے ورنہ جس طرح تمہارے دو ساتھیوں کی گردنیں ہم نے توڑ دی ہیں اس طرح تمہاری گردن بھی ایک لمحے میں ٹوٹ سکتی ہے اور پھر تمہاری نئی نویلی دلہن قیامت تک تمہارا انتظار ہی کرتی رہ جائے گی"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو پرکاش نے بے اختیار جھرجھری لی۔

"اوہ نہیں۔ نہیں۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔ مجھے مت مارو۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں"...... پرکاش نے کہا اور پھر اس نے آشم پہاڑی پر ہونے والے تمام واقعات سے لے کر یہاں تک آنے کے تمام واقعات سنا دیئے۔ اس طرح ساری کہانی عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے آ گئی کہ پاور ایجنسی اور سیکرٹ سروس کے دوران کریڈٹ حاصل کرنے کی رسہ کشی کی وجہ سے وہ اس حالت پر پہنچے ہیں۔ جو کچھ پرکاش نے بتایا تھا اس سے عمران نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ ناپال کا کوئی باغی گروپ واشو ہے جس سے شاگل نے

رابطہ کیا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو اغوا کر کے کافرستان پہنچا دے جبکہ ریکھا نے کمانڈر ڈیسی کے پائلٹ سے ساز باز کی اور پھر اس پائلٹ نے انہیں کسی گیس کی مدد سے ہیلی کاپٹر کے اندر دوران پرواز ہی بے ہوش کر دیا اور انہیں آشم پہاڑی کے دامن میں پہنچا دیا لیکن اس سے پہلے کہ ریکھا اور کاشی اور ان کے آدمی انہیں وہاں سے اٹھا کر لے جاتے واشو گروپ کے آدمیوں نے انہیں اٹھا کر چھپا دیا اور پھر یہاں اسلحے کے خفیہ سٹور میں ڈال کر سٹور کو باہر سے سیڈ کر دیا اور کیپٹن ونود شاگل کا آدمی ہے اور اب اس واشو گروپ کے آدمی نے شاگل گروپ کے آدمی کو ٹرانسمیٹر پر ان لوگوں کو سٹور میں پہنچا دیئے جانے کی اطلاع دی ہے اور یہ کال عمران کے ساتھیوں نے بھی سنی تھی۔

"شاگل اور ریکھا اب کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہم چار آدمی مادام ریکھا اور میڈم کاشی کے ساتھ یہاں آئے تھے۔ ہمیں کہا گیا کہ یہاں جنگل میں بے ہوش پاکیشیائی ایجنٹوں کو چھپایا گیا ہے ہم انہیں تلاش کریں۔ ہم تینوں افراد یہاں تلاش کرتے رہے جبکہ لالو نے جو ہم تینوں کا انچارج ہے بستی کے ایک آدمی کو گھیر کر اس سے پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ یہاں بستی میں سیکرٹ سروس کے چیف شاگل دس مسلح افراد کے ساتھ ایک آدمی کرشا کے مکان میں موجود ہیں جس پر مادام ریکھا اور میڈم کاشی نے آپس میں مشورہ کیا اور پھر وہ لالو کو ساتھ لے کر اس آدمی کرشا کے مکان میں چلی

گئیں۔ مجھے لالو نے یہاں کھڑے رہنے اور ہوشیار رہنے کا حکم دیا تھا کیونکہ اس کا کہنا تھا کہ اگر مادام ریکھا کی بات کامیاب نہ ہوئی تو لازماً دونوں ایجنسیاں ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں گی اور سیکرٹ سروس کے ارکان پاکیشیائی ایجنٹوں کو حاصل کرنے کے لئے یہاں جنگل میں آئیں گے اور ہم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ اس نے کہا تھا کہ اگر ایسی صورت ہوئی تو وہ ہاتھ ہلا کر دور سے مخصوص اشارہ کر دے گا۔ میں اسے دیکھ رہا تھا"...... پرکاش نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ اور دکھاؤ مجھے کہاں ہے وہ مکان اور کہاں ہے وہ لالو"...... عمران نے آگے بڑھ کر پرکاش کو بازو سے پکڑ کر اس طرف لے جاتے ہوئے کہا جہاں وہ درخت کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا۔ عمران کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔

"وہ دیکھو وہ نیم پختہ اونچا اور سرخ اینٹوں کا بنا ہوا مکان کرشا کا ہے اور سیکرٹ سروس کا شاگل، مادام ریکھا اور میڈم کاشی اس مکان میں موجود ہیں"...... درخت کے قریب پہنچ کر پرکاش نے اشارے سے گھنے درختوں کے نیچے جھونپڑیوں اور کچے پکے مکانوں سے بنی ہوئی بستی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جس مکان کی طرف اس نے اشارہ کیا تھا وہ ان سب سے اونچا تھا اور نئی طرز سے پختہ اینٹوں کا بنا ہوا تھا اور سہ پہر کی وجہ سے چونکہ ابھی کافی روشنی تھی اس لئے انہیں سب کچھ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ وہ صبح کمانڈر ڈیسی سے

رخصت ہوئے تھے اور اب انہیں یہاں پہنچتے پہنچتے سہ پہر ہو چکی تھی۔

"لالو کہاں ہے" عمران نے پوچھا۔

"وہ جھاڑی کے درخت کے اوپر موجود ہے۔ وہ سامنے" پرکاش نے کہا اور چند لمحوں بعد عمران نے ایک درخت کی شاخوں میں چھپے ہوئے ایک آدمی کو چیک کر لیا۔

"صفدر اسے ہاف آف کر دو لیکن آواز نہ نکلے" عمران نے مڑ کر صفدر سے کہا تو صفدر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر پرکاش کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخ نکل گئی اور اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔

"اسے ختم کر دو ورنہ یہ ہمارے عقب میں رہ کر ہمارے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"یہ خالی ہاتھ ہمارا کیا بگاڑ لے گا۔ ویسے بھی یہ سرکاری آدمی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تم بتاؤ کیا کریں۔ ہمارے پاس تین مشین گنیں اور ایک مشین پسٹل ہے جبکہ شاگل کے ساتھ کیپٹن ونود بھی ہے اور دس مسلح افراد بھی۔ ادھر ریکھا اور کاشی اور اس کے ساتھ یہ آدمی لالو بھی موجود ہے اور پھر اس بستی کے لوگ بھی ظاہر ہے ہمارے خیرخواہ نہیں ہو سکتے"...... عمران نے کہا۔

"تم اس انتظار میں یہاں کھڑے ہو کہ یہ لوگ آپس میں صلح کر

کے اور پھر اکٹھے ہو کر یہاں آئیں اور ہم ان کا مقابلہ نہ کر سکیں۔ یہ لوگ اس مکان میں ہیں اور ہم آسانی سے اس مکان پر فائر کھول سکتے ہیں۔ پھر جیسے ہی یہ لوگ باہر نکلیں گے ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ اگر تمہیں ڈر لگتا ہے تو تم یہاں ٹھہرے رہو میں اور جولیا جا کر یہ کام کر آتے ہیں"...... تنویر نے فوراً ہی جولیا کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ درست ہے۔ مقابلے میں ہم پھنس جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ شاگل اور ریکھا مدد کے لئے کسی قریبی چھاؤنی بارڈر سے مزید مسلح افراد بلا لیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں ان کے کسی ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر کے یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ ہم اس وقت سرحد پر ہیں اس لئے جب تک یہ سنبھلیں گے ہم سرحد کراس کر کے ناپال پہنچ بھی چکے ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"پہلے بھی تو ہم ناپال پہنچ گئے تھے۔ پھر کیا ہوا۔ جب تک ان دونوں شیطانوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا ہمارا اس طرح بھاگنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ لالو درخت سے نیچے اتر رہا ہے۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ دونوں گروپوں میں صلح ہو گئی ہے ورنہ وہ وہیں بیٹھ کر اشارہ کرتا اور مخالف گروپ پر حملہ کرتا۔ اسی مقصد کے لئے وہ درخت پر

موجود تھا"...... عمران نے کہا۔ چونکہ اس مکان کا دروازہ نظر نہ آ رہا تھا اس لئے عمران نے یہ سب کچھ اس لالو کے درخت سے نیچے اترنے کے عمل کو دیکھ کر اندازہ لگایا تھا۔

"اب یہ لوگ مل کر یہاں آئیں گے۔ ہمیں فوراً یہاں سے سائیڈ میں ہو جانا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"کیوں نہ ہم سرحد کی طرف چل پڑیں۔ جب تک یہ لوگ ہمیں تلاش کریں گے ہو سکتا ہے کہ ہم سرحد کراس کر جائیں"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ ان کے پاس ہیلی کاپٹر ہیں۔ میزائل گنیں اور مشین گنیں ہیں۔ اس طرح ہم مارے جا سکتے ہیں۔ البتہ ہم بکھر کر درختوں کے پیچھے ہو جاتے ہیں اور اچانک ان پر حملہ کر کے ان کا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں سائیڈ میں ہو کر اونچی جھاڑیوں کی اوٹ لے لینا چاہئے۔ پھر جیسے حالات ہوں ویسے ہی کیا جائے"...... صفدر نے کہا اور پھر عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ سب مختلف ٹولیوں کی صورت میں سائیڈوں میں ہو کر اونچی جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ عمران کے ساتھ جولیا تھی جبکہ صفدر، تنویر، صالحہ اور کیپٹن شکیل علیحدہ علیحدہ گروپوں کی صورت میں جھاڑیوں کے عقب میں تھے۔ عمران کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا جبکہ جولیا خالی ہاتھ تھی۔ مشین گنیں صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل

کے پاس تھیں۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے آٹھ آدمیوں کو تیزی سے جنگل کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں لیکن وہ محتاط اور چوکنا نہیں تھے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اطمینان سے آگے بڑھ رہے ہوں اور انہیں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہ ہو۔ سب سے آگے وہ آدمی لالو تھا جبکہ شاگل، ریکھا اور کاشی میں سے کوئی بھی ان کے ساتھ نہ تھا اور عمران سمجھ گیا کہ صلح کے بعد اب وہ انہیں صرف اس خفیہ سٹور سے بے ہوشی کے عالم میں اٹھا کر لے جانے کے لئے آرہے ہیں۔

" سنو۔ میں جولیا اور کیپٹن شکیل تینوں ان لوگوں کے یہاں سے آگے بڑھ جانے کے بعد اس مکان کی طرف جائیں گے اور اس کے سامنے جھاڑیوں کی اوٹ میں رہیں گے جبکہ صالحہ، تنویر اور صفدر تینوں یہاں رہیں گے۔ یہ جب ہمیں وہاں سٹور میں نہ پائیں گے تو لازماً اس مکان میں واپس آئیں گے اس وقت ان پر فائر کھول دینا۔ فائرنگ کی آوازیں سن کر لامحالہ شاگل، ریکھا اور کاشی باہر آئیں گے تو ہم انہیں کور کر لیں گے"...... عمران نے قدرے اونچی آواز میں ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے عمران صاحب۔ آپ کی تجویز درست ہے۔ اس طرح ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے اور انہیں کور بھی کیا جا سکتا ہے"...... کچھ فاصلے سے صفدر کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ آنے والے کچھ دیر بعد کافی نزدیک آگئے چونکہ ان کے آنے کا رخ ایسا تھا کہ

وہ نہ ان دونوں لاشوں کو دیکھ سکتے تھے اور نہ ہی پرکاش کو جو بے ہوش پڑا ہوا تھا اس لئے عمران مطمئن تھا کہ یہ سٹور تک پہنچنے سے پہلے کہیں نہیں رکیں گے اور اس طرح وہ آسانی سے اس مکان کے سامنے پہنچ جائیں گے اور پھر وہی ہوا۔ یہ آٹھ کے آٹھ افراد اور وہ لالو ان کے قریب سے گزر کر آگے بڑھتے چلے گئے۔ جب وہ کچھ آگے چلے گئے تو عمران نے جولیا کو اشارہ کیا اور پھر وہ جھکے جھکے انداز میں جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے اس مکان کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ انہوں نے سامنے کچھ فاصلے پر کیپٹن شکیل کو بھی اس انداز میں آگے بڑھتے دیکھ لیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی وہ اس مکان کے دروازے سے کچھ فاصلے پر موجود جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو کر بیٹھ گئے۔ اب کیپٹن شکیل بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا تھا۔ مکان کا دروازہ بند تھا اور باہر بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا اور سائیڈوں پر بھی کوئی آدمی نظر نہ آرہا تھا۔

" ان کے ہیلی کاپٹر نجانے کہاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

" وہ جنگل سے باہر موجود ہوں گے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جنگل کے اندر سے اچانک مشین گنوں کی فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔

" تنویر نے اپنا کام شروع کر دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ فائرنگ ابھی تک جاری تھی۔ اسی لمحے اس بڑے مکان کا دروازہ کھلا اور دو مسلح آدمی تیزی سے

باہر نکلے اور دوڑتے ہوئے جنگل کی طرف بڑھ گئے۔ ان کے ساتھ ایک نوجوان بھی تھا جو خالی ہاتھ تھا۔

"یہ یقیناً کیپٹن ونود ہوگا"...... عمران نے کہا تو جولیا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"کیپٹن شکیل تم یہیں رکو گے۔ یہ لوگ اول تو تنویر اور صفدر کے ہاتھوں مارے جائیں گے لیکن اگر واپس آئیں تو تم نے ان کا خاتمہ کر دینا ہے۔ میں اور جولیا اندر جا رہے ہیں۔ آؤ جولیا"۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل کے سر ہلانے پر عمران اٹھا اور تیزی سے مکان کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جولیا اس کے پیچھے تھی۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران دروازے کے قریب پہنچ کر یکلخت سائیڈ میں ہو گیا اور اس کے اس طرح سائیڈ پر ہوتے ہی جولیا بھی بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ پر ہوئی۔ اسی لمحے کھلے دروازے سے ریکھا باہر آئی۔ اس کے پیچھے کاشی تھی اور سب سے آخر میں شاگل تھا۔ ان کا رخ جنگل کی طرف تھا جبکہ عمران اور جولیا مخالف سائیڈ میں دیوار سے چپکے ہوئے تھے۔ اس لئے ان کی توجہ ادھر نہ گئی تھی۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ فائرنگ آخر کیوں ہوئی ہے"۔ ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اس لئے مس ریکھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ختم کیا جا سکے"۔ عمران نے اچانک کہا تو وہ تینوں اس طرح جھٹکا کھا کر مڑے جیسے ان کے جسموں میں ہزاروں وولٹیج کی برقی رو دوڑتی چلی گئی ہو۔

"خبردار۔ میرے ہاتھ میں مشین گن موجود ہے اور تم تینوں کو معلوم ہے کہ جب تک تم معمولی سی حرکت کرو گے گولیاں تمہارے دلوں میں سوراخ کر چکی ہوں گی" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم عمران۔ تم یہاں۔ کیا۔ کیا مطلب۔ وہ۔ وہ۔ تم تو بے ہوش تھے"...... شاگل کے منہ سے بے اختیار رک رک کر الفاظ نکلے۔

"کیپٹن شکیل جب تک یہ کوئی غلط حرکت نہ کریں تم نے فائر نہیں کھولنا"...... عمران نے یکلخت چیخ کر ان تینوں کی پشت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ تینوں بے اختیار پلٹے اور پھر ان کے چہروں پر یکلخت تاریکی سی چھاتی چلی گئی کیونکہ انہوں نے کیپٹن شکیل کو اپنے عقب میں کھڑا دیکھ لیا تھا۔ کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ اسی لمحے جنگل کی طرف سے ایک بار پھر مشین گنوں کی فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

"جولیا۔ تم پہلے اندر جاؤ اور اگر کوئی اندر موجود ہو تو اس کو ختم کر دو"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی تیزی سے دروازے سے اندر داخل ہو گئی حالانکہ وہ خالی ہاتھ تھی لیکن وہ ایک لمحے کے لئے بھی نہ جھجکی تھی کہ اگر اندر کوئی مسلح آدمی موجود ہو تو وہ خالی ہاتھ اس کا مقابلہ کیسے کرے گی۔ اصل میں یہ اعتماد ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اصل سرمایہ تھا۔ اس دوران کیپٹن شکیل

بھی قریب آ گیا تھا کیونکہ دوسری بار فائرنگ کے بعد شاید وہ یہی سمجھا تھا کہ جو تین آدمی بعد میں جنگل میں گئے ہیں وہ بھی مارے جا چکے ہیں۔

" اندر کوئی موجود نہیں ہے "...... چند لمحوں بعد ہی جولیا نے واپس آ کر کہا۔

" چلو تم تینوں اندر۔ لیکن خیال رکھنا کہ اس بار پوری ٹیم نے تمہاری فوری موت کا فیصلہ دیا ہے۔ تم لوگوں نے اس بار اس انداز میں کارروائی کی ہے کہ اس کے بعد میرے ساتھی تمہیں ہلاک کرنے کے لئے سخت بے چین ہو رہے ہیں اس لئے کوئی غلط حرکت نہ کرنا "...... عمران نے کہا تو شاگل، ریکھا اور کاشی تینوں ہونٹ بھینچ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے اندر داخل ہو گئے۔

" کیپٹن شکیل۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا کوئی آدمی غلط حرکت کرے اس لئے محتاط رہنا "...... عمران نے اندر داخل ہونے سے پہلے کیپٹن شکیل سے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران اندر داخل ہو گیا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ دروازے کی اندرونی طرف کھڑی جولیا کے ہاتھ میں ایک مشین پسٹل موجود تھا۔

" یہ کہاں سے مل گیا "...... عمران نے پوچھا۔

" اندر ایک میز پر پڑا تھا "...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران ان تینوں کو لے کر ایک بڑے

کمرے میں پہنچ گیا۔ جولیا سائیڈ میں کھڑی ہو گئی۔

" بیٹھ جاؤ لیکن اپنے ہاتھ سامنے میز پر رکھ لو "...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ان تینوں نے اس کے حکم کی تعمیل کی۔ اسی لمحے باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور دوسرے لمحے صالحہ کمرے میں داخل ہوئی تو اس کے ہاتھ میں بھی مشین گن تھی۔

" جولیا تم ان کے عقب میں جا کر کھڑی ہو جاؤ جبکہ تمہاری جگہ صالحہ لے گی "...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی تیزی سے سائیڈ سے آگے بڑھی اور پھر شاگل، ریکھا اور کاشی تینوں کی کرسیوں کے عقب میں جا کر کھڑی ہو گئی۔

" ہاں تو کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل صاحب اور پاور ایجنسی کی مادام ریکھا اور کاشی۔ اب تم تینوں بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے "...... عمران نے ان تینوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہماری آپس کی لڑائی نے آج تمہیں یہ موقع دے دیا ہے کہ تم اس انداز میں ہمارے ساتھ بات کر رہے ہو اس لئے ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ جو تمہارے جی میں آئے کرو "...... ریکھا نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

" تمہاری تو آپس میں صلح ہو چکی ہے اور اس کے نتیجے میں تم تینوں اکٹھے نظر آ رہے ہو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب

کہا۔

"کیا تم واقعی ہمیں زندہ چھوڑ دو گے"...... شاگل نے کہا۔

"ہاں اور تمہیں معلوم ہے کہ میں جو کچھ کہتا ہوں ویسے ہی کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ مجھے تمہاری یہ شرط منظور ہے"...... شاگل نے کہا۔

"صالحہ جا کر صفدر کو بلا لاؤ تاکہ ہم یہاں سے روانہ ہو سکیں"۔ عمران نے کہا تو صالحہ سرہلاتی ہوئی مڑی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دو ہیلی کاپٹر چموری بستی سے ناپال کی سرحد کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان میں سے ایک ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر عمران تھا جبکہ دوسرے ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر تنویر تھا۔ تنویر والے ہیلی کاپٹر میں صفدر اور کیپٹن شکیل بھی موجود تھے جبکہ عمران والے ہیلی کاپٹر میں جولیا اور صالحہ سوار تھیں اور شاگل، ریکھا اور کاشی تینوں بھی اسی ہیلی کاپٹر میں موجود تھے لیکن انہیں بے ہوش کر دیا گیا تھا اور وہ ہیلی کاپٹر کے عقبی فرش پر پڑے ہوئے تھے عمران نے چموری سے روانہ ہونے سے پہلے ٹرانسمیٹر پر کمانڈر ڈیسی کو کال کر کے اسے ساری صورت حال بتا دی تھی اور کمانڈر ڈیسی نے اپنے پائلٹ کی غداری پر عمران سے انتہائی شرمندگی کا اظہار کیا تھا۔ اس کے مطابق پائلٹ اس کے بعد طویل رخصت پر چلا گیا تھا اور اس نے عمران کو چموری سے ساگری قصبے تک کا راستہ تفصیل سے

سمجھا دیا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ وہ خود بھی ساگری پہنچ رہا ہے اور پھر تقریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ساگری نامی قصبے کے قریب پہنچے تو انہیں دور سے ہی کمانڈر ڈیسی کا ہیلی کاپٹر قصبے کی سائیڈ میں ایک کھلی جگہ زمین پر کھڑا نظر آگیا۔ عمران نے اپنا ہیلی کاپٹر کمانڈر ڈیسی کے ہیلی کاپٹر کے قریب لے جا کر اتار دیا۔ اس کے پیچھے تنویر نے بھی اپنا ہیلی کاپٹر اتار دیا۔ کمانڈر ڈیسی بذات خود وہاں موجود تھا۔

"میں بے حد شرمندہ ہوں عمران"...... عمران کے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترتے ہی کمانڈر ڈیسی نے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اس میں شرمندہ ہونے والی کوئی بات نہیں ہے ڈیسی۔ ہمارے ساتھ ایسا ہوتا رہتا ہے۔ بہرحال اپنے آدمیوں سے کہو کہ ہیلی کاپٹر پر عقبی طرف فرش پر کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل اور پاور ایجنسی کی چیف مادام ریکھا اور اس کی ڈپٹی کاشی بے ہوش پڑے ہوئے ہیں وہ انہیں اٹھا کر لے آئیں"...... عمران نے کہا تو کمانڈر ڈیسی نے اپنے آدمیوں کو ہدایات دینا شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک قریبی مکان کے ایک بڑے کمرے میں موجود تھے۔ شاگل، ریکھا اور کاشی کو بھی وہیں لے آیا گیا تھا۔ وہ تینوں بے ہوش تھے۔ عمران کے اشارے پر انہیں ایک طرف زمین پر لٹا دیا گیا۔

"انہیں کیوں ساتھ ساتھ لئے پھر رہے ہو۔ گولی مار کر ہلاک کر دو"...... کمانڈر ڈیسی نے کہا۔

"اوہ نہیں ڈیسی۔ یہ لوگ بھی اپنی ڈیوٹی دے رہے تھے۔ مقابلے کے دوران اگر ہلاک ہو جاتے تو دوسری بات تھی لیکن اس طرح انہیں ہلاک نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن پھر انہیں حکومت ناپال کے حوالے کیا جانا ضروری ہو جائے گا اور ایسی صورت میں حکومت کو کیا بتایا جائے گا"۔ کمانڈر ڈیسی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم اس چکر میں مت پڑو ڈیسی۔ یہ خود ہی واپس چلے جائیں گے اور یہی تمہارے حق میں بہتر رہے گا۔ البتہ اب تم مجھے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر مہیا کر دو تو تمہاری مہربانی ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے ہیلی کاپٹر میں ایمرجنسی ڈیل کے لئے موجود ہے۔ میں لے آتا ہوں"...... کمانڈر ڈیسی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"تم انہیں زندہ رکھنے پر کیوں بضد ہو اور سنو وہ فضول سی دلیل مت دینا کہ ان کی جگہ نئے آدمی آ جائیں گے اور تمہیں ان کی نفسیات اور مزاج کا علم نہیں ہو گا۔ یہ ویسے بھی تو مر سکتے ہیں"...... کمانڈر ڈیسی کے باہر جاتے ہی جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے تو خطرہ تھا کہ صفدر نے جس طرح اور جس انداز میں یہ بات نہ ماننے کی دھمکی دی تھی کہیں وہ اپنی دھمکی پر عمل کرتے ہوئے اچانک ان پر فائر نہ کھول دے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ لیڈر ہیں۔ آپ کی اجازت کے بغیر میں کوئی اقدام کیسے کر سکتا ہوں لیکن مس جولیا کی بات درست ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمانڈر ڈیسی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔

"شکریہ"...... عمران نے اس کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لیتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کے کھانے کا بندوبست کرواتا ہوں"...... کمانڈر ڈیسی نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"انہیں ہوش میں لے آؤ تاکہ ان کے سامنے کافرستان کے صدر صاحب سے بات کی جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تم کافرستان کے صدر سے بات کرنا چاہتے ہو۔ کیوں۔ ہم پہلے پاکیشیا تو پہنچ جائیں۔ میں سمجھی تھی کہ تم نے چیف سے بات کرنے کے لئے ٹرانسمیٹر منگوایا ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"چیف کو تمہاری پرواہ ہی نہیں ورنہ وہ لازماً تمہاری خیریت معلوم کرنے کی کوشش کرتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فضول باتیں مت کرو۔ ہم مشن پر کام کر رہے ہیں اور چیف یقیناً ہمارے بارے میں ہم سے زیادہ باخبر ہو گا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ شاگل، ریکھا اور کاشی کے سامنے کیا بات کرنا چاہتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ کسی کو شرمندہ کرنا اچھا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس کالنگ۔ اوور"...... عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کر کے شاگل کی آواز اور لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میں ناپال سے کال کر رہا ہوں۔ صدر صاحب سے رابطہ کراؤ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں خوشخبری سنانی ہے۔ اوور"۔ عمران نے شاگل کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ چیف شاگل کیا پاکیشیائی ایجنٹ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد اچانک ٹرانسمیٹر سے کافرستان کے صدر کی پرجوش آواز سنائی دی۔

"کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل، پاور ایجنسی کی چیف مادام ریکھا اور اس کی ڈپٹی چیف کاشی تینوں میرے اور میرے ساتھیوں کے سامنے بے ہوش پڑے ہوئے ہیں جناب صدر صاحب۔

آپ اگر میری آواز پہچان گئے ہوں تو ٹھیک ورنہ میں اپنا تعارف کرا دوں کہ میرا نام علی عمران ہے اور میں چاہتا تو کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل اور پاور ایجنسی کی ریکھا اور کاشی تینوں کی لاشیں آپ تک پہنچ جاتیں لیکن میں نے انہیں اس لئے ہلاک نہیں کیا کہ میں بے بس افراد کو ہلاک نہیں کیا کرتا اور یہ بھی سن لیں کہ میں واقعی ناپال سے بول رہا ہوں اور شاگل، ریکھا اور کاشی بھی اس وقت ناپال میں موجود ہیں۔ ان کے ہیلی کاپٹروں پر سوار ہو کر ہم یہاں پہنچے ہیں۔ اوور"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے ان سب پر بیک وقت کیسے قابو پا لیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم انسان نہیں ہو۔ اوور"...... صدر صاحب کا لہجہ بتا رہا تھا کہ انہیں عمران کی بات سن کر شدید دھچکا پہنچا ہے۔

"آپ نے دیکھا ہو گا کہ ایک چرواہا سینکڑوں بھیڑوں کو کنٹرول کر لیتا ہے اس لئے کہ وہ بھیڑیں ہوتی ہیں۔ معصوم اور سادہ بھیڑیں۔ بہرحال میں نے آپ کو کال اس لئے کیا ہے کہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ جو لوگ حق پر ہوتے ہیں ان کی مدد اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور جن کی مدد اللہ تعالیٰ کرتا ہے ان کے مقابل تمام شیطانی دعوے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ میں ان تینوں کو زندہ واپس بھجوا رہا ہوں تاکہ باقی تفصیل آپ خود ان کی زبانی سن سکیں۔ گڈ بائی۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" عمران صاحب۔آپ کی اس کال کا کیا مقصد تھا۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آیا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے تمہاری بات کی لاج رکھی ہے۔اس کال کے بعد ان تینوں کا مستقبل یقیناً وہی ہو گا جو تم خود اپنے ہاتھوں کرنا چاہتے تھے"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" اوہ۔اوہ۔میں سمجھ گیا۔اب یقیناً ان کا کورٹ مارشل ہو گا"۔ صفدر نے کہا۔

" ہاں۔اور ایسا ہونا بھی چاہئے۔آخر یہ دونوں چیف ہیں۔ان کا کریا کرم ان کے شایان شان ہونا چاہئے"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔اسی لمحے کمانڈر ڈیسی اندر آیا اور اس نے کھانا لگ جانے کی اطلاع دی۔

" ڈیسی۔اب تم نے ان تینوں کو اسی بے ہوشی کے عالم میں ان کے ہیلی کاپٹروں میں ڈال کر انہیں ہیلی کاپٹروں سمیت کافرستان کی سرحد کے اندر پہنچا دینا ہے۔یہ ہوش میں آکر خود ہی واپس چلے جائیں گے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ایسا ہی ہو گا"...... کمانڈر ڈیسی نے جواب دیا تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

" انہیں اس وقت کافرستان پہنچایا جائے جب ہم سالانگ سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے پاکیشیا پہنچ جائیں"...... جولیا نے کہا۔

" ارے نہیں۔اب اس کی ضرورت نہیں۔اب اتنی جلدی یہ پہلے

کی طرح سازش نہیں کر سکتے"...... عمران نے کہا۔

" جناب اب آپ کو جیپوں پر سالانگ جانے کی ضرورت نہیں۔ میں نے اعلیٰ حکام سے باقاعدہ اجازت لے لی ہے اور ایئرپورٹ پر میرے آدمیوں نے پاکیشیا کے لئے طیارہ چارٹرڈ کرا لیا ہے۔آپ اب یہاں سے ہیلی کاپٹر پر سالانگ ایئرپورٹ پر پہنچیں گے اور وہاں سے طیارہ آپ کو پاکیشیا لے جائے گا۔سب انتظامات مکمل ہو چکے ہیں"...... کمانڈر ڈیسی نے کہا تو سب کے چہروں پر یکلخت اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

ختم شد